امام احمد رضا کانفرنس ۹۷

مجلہ ۱۹۹۷ء

فاتّبعونی یحببکم اللہ

تم میرے فرماں بردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا (آل عمران)

بلغ العلی بکمالہ
کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ
کلام شیخ سعدی

مرکزی دفتر: ۲۵، دوسری منزل، جاپان مینشن، ریگل صدر کراچی۔ پوسٹ کوڈ ۷۴۴۰۰، پوسٹ بکس ۴۸۹ فون ۷۷۲۱۲۱۹/ ۷۷۲۵۱۵۰، ٹیلیگرام "المختار"
شاخ: ڈی۔۴/۴۴، اسٹریٹ ۳۸، سیکٹر ۱/۶-ایف، اسلام آباد۔ پوسٹ کوڈ ۴۴۰۰۰ پوسٹ بکس: ۲۹۱۰، ٹیلیفون ۸۲۵۵۸۷

نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

امام الکلام امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ

عرش کی عقل دنگ ہے ، چرخ میں آسمان ہے
جانِ مراد اب کدھر ، ہائے ترا مکان ہے !

بزمِ ثنائے زُلف میں ، میری عروسِ فکر کو
ساری بہارِ ہشت خُلد ، چھوٹا سا عطردان ہے

عرش پہ جا کے مرغِ عقل ، تھک کے گرا ، غش آگیا
اور ابھی منزلوں پرے ، پہلا ہی آستان ہے

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ ، فرش میں طُرفہ دُھوم دھام
کان جدھر لگائیے ، تیری ہی داستان ہے

اک ترے رُخ کی روشنی ، چین ہے دو جہان کی
اِنس کا اُنس اُسی سے ہے ، جان کی وہ ہی جان ہے

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا ، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی ، جان ہے تو جہان ہے

خوف نہ رکھ رضاؔ ذرا ، تُو تو ہے عبدِ مُصطفیٰ
تیرے لیے امان ہے ، تیرے لیے امان ہے
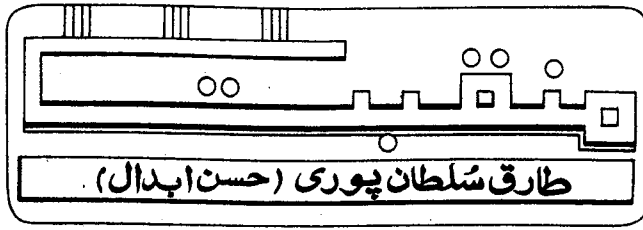
گلستان نعت کا نغمہ سرا — عاشق خیرالوریٰ، احمد رضا

حفظ ناموس محمد مصطفیٰ — تھا یہ اس کی زندگی کا مدعا

تھا علم بردار اس تحریک کا — "جان ایمان ہے ولائے مصطفیٰ"

گر نہیں دل میں ولائے مصطفیٰ — زیست ہے بے مقصد و بے مدعا

عارف توحید وحدت آشنا — خود کو کہتا تھا وہ عبد مصطفیٰ

اس کے اوصاف دماغ و قلب کا — معترف غیروں کو بھی ہونا پڑا

ولولہ انگیز مداح حبیب — روح پرور اس کے نغمات ثنا

وہ غواص فہم و دانائے رموز — وہ حق آگاہ و حقائق آشنا

نکتہ دان و زیرک و روشن ضمیر — قلزم دانش، سمندر علم کا

بے نیاز طعنہ و تحسین خلق — کلمہ حق برملا اس نے کہا

اس سے گستاخان احمد جاں بلب — اس سے خائف دشمنان مصطفیٰ

لاجواب اس کے براہین و نکات — بے مثال اس کے دلائل واہ وا

حرف آخر، جو کیا اس نے رقم — قول فیصل، اس نے جو فرما دیا

کل بھی تھا موجود اس کا رعب و داب — آج بھی قائم ہے اس کا دبدبہ

منکران دین حق کے واسطے — ایک محکم حجت اسلام تھا

کنز ایماں، مخزن عرفاں ہے — ترجمہ قرآں کا جو اس نے کیا

دھوم ہے اس کے فتاویٰ کی بڑی — یہ خصوصی ہے عطائے نبویہ

وہ صحابہ کا ادب دان و محب — وہ عقیدت مند آل مصطفیٰ

اس کا ہاتھ اور دامن آل رسول — فیض یاب نسبت غوث الوریٰ

راست اس کے قامت زیبا پہ ہے — ہر سعادت ہر فضیلت کی قبا

آج بھی اس مرد حق کا ذکر خیر — کو بہ کو، محفل بہ محفل، جا بہ جا

اس کی تاریخ وصال با کمال

"طالب حق، مصدر فقر و غنا"

۱۹۲۱ء

(ادارہ کے زیر اہتمام امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۶ء منعقدہ کراچی میں پڑھی گئی)

صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری

سخن ہائے گفتنی

سن ۱۹۹۶ء

ساقی بیا کہ عشق ندا می کند بلند
آنکس کہ گوید قصہ ما، ہم زما شنید

قرآن حکیم اللہ رب العزت کا کلام بلاغت نظام ہے' یہ حکمت و دانائی کا منبع 'علوم و معارف الٰہیہ کا خزینہ ہے اور عرفان و آگہی کا سر چشمہ ہے۔ اس کے ہر ہر حرف اور ہر ہر نقطہ میں علم و حکمت کے لامتناہی سمندر پنہاں ہیں۔ آیات قرآنی کے معانی' اور اس میں پوشیدہ علوم و معرفت کے رموز و نکات کی وسعت کا اندازہ اسد اللہ الغالب امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے اس قول سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ اگر میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تفسیر لکھنے بیٹھوں تو صرف لفظ "ب" کی تفسیر سے ستر اونٹوں کو بھر دوں' لیکن کیا کروں میرے پاس وقت نہیں ہے۔

قرآن مجید میں پنہاں علم و معرفت اور عرفان و حکمت کے لامتناہی سلسلہ کو اللہ علیم و بصیر جانتا ہے یا پھر اس کی عطا سے اس کا رسول مکرم صاحب قاب قوسین صلی اللہ علیہ وسلم جانیں' لیکن قرآنی علوم اور اس میں پوشیدہ رموز و حکمت کا ادراک اور اس کی نشاندہی وہی شخص کر سکتا ہے جو بارگاہ رب ذوالجلال کا انعام یافتہ ہو اور جس پر اللہ تعالیٰ کے دانا و بینا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر خاص ہو۔ عالم ماکان و مایکون صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر عنایت کی بدولت ایسے شخص پر قرآنی علوم و معارف اور خزائن و عرفان کے پوشیدہ راستے خود بخود کھل جاتے ہیں۔ لیکن یہ جب ہی ممکن ہے کہ جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے اس کی وابستگی والہانہ لگاؤ دیوانگی کی حد میں داخل ہو چکی ہو۔ عشق سرور عالم میں اس کی شیفتگی اسے فنا کی اس منزل تک لے گئی ہو۔ جہاں سے "بقائے دوام" کا مقام شروع ہوتا ہے۔

ایسی ہی صاحب علم و نظر اور باکرامت و باصلاحیت ہستی حضرت علامہ امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کی ہے کہ عشق رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم میں جن کی سرشاری ضرب المثل بن چکی ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو اس لئے کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے مفکر اسلام امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمتہ و الرضوان کو اس عشق صادق کے طفیل بارگاہ الٰہی سے "دانش نورانی" کی دولت سے نوازا گیا ہے' یہی "دانش نورانی" مومن کی فراست نورانی ہے۔ جس کی روشنی میں وہ سوچتا ہے' دیکھتا ہے' بولتا ہے' لکھتا ہے' عمل کرتا ہے' دعوت فکر و عمل دیتا ہے' غرضیکہ اپنی ہر سوچ اور ہر عمل کو اسی پیکر نورانی کے سانچے میں ڈھال لیتا ہے اور قرب الٰہی سے مشرف ہوتا ہے' علامہ اقبال نے اسی "دانش نورانی" کے متعلق کہا ہے کہ یہی وصف ایک مومن کی فراست اور کافر کی سوچ میں وجہ امتیاز ہے مومن چشم بینا سے حقیقت کا مشاہدہ کرتا ہے جبکہ کافر عقل کے گھوڑے دوڑا کر فراخی افلاک میں حیران و پریشان اور خوار و زبوں ہوتا ہے۔

اک دانش نورانی' ایک دانش برہانی
ہے دانش برہانی حیرت کی فراوانی

یہی وجہ ہے کہ امام احمد رضا کا علم' علم لدنی تھا' انہوں نے جو کچھ کہا لکھا اور کیا' جذبہ عشق رسول سے مغلوب ہو کر اور صرف اور صرف غلبئہ اسلام اور فلاح ملت بیضاء کی خاطر کہا' لکھا اور کیا۔ تجدید دین اور احیائے ملت کے حوالے سے ان کے کارنامے حیرت انگیز بھی ہیں اور تاریخ ساز بھی۔ ذرا ان کے محیر عقول کارناموں پر نظر ڈالیں' ان کے تکلم کا انداز دلپذیر' ان کی تحریر کی فصاحت و بلاغت' ان کی تصانیف میں تحقیق و تدقیق کے گوہر گرانمایہ' ان کی غیر

معمولی قوت حافظہ، ندرت اور نکتہ آفرینی، گوشہ نشینی کے باوجود ان کی دانائی بینائی کی وہ وسعت کے گردو پیش کے تغیرات، معیشت و معاشرے کے حالات، حکومت و ولایت کے معاملات سب پر گہری نظر، اور سب کا فہم و ادراک بدرجہ اتم حاصل، یہی نہیں بلکہ ان میں غلط کاریوں کی نشاندہی بھی فرمارہے ہیں اور کار خیر و راہ مستقیم کی طرف رہبری و رہنمائی بھی فرمارہے ہیں یہ سب اللہ تبارک تعالیٰ نے اوصاف حمیدہ صرف ایک فرد واحد، احمد رضا کی ذات میں جمع فرما دیئے ہیں۔

اس پر مستزاد یہ کہ ستر سے زیادہ نقلی اور عقلی قدیم و جدید علوم و فنون پر ایک ہزار سے زیادہ کتب و رسائل تصنیف فرمائے اور ہر علم و فن کو تحقیق کے نئے زاویوں سے روشناس کیا اور اس کے قاری کو رمز آشنائے حقیقت کیا، ہر طالب علم کو اس کے ظرف کے اعتبار سے سیراب کیا طلباء کو ان کے سطح ذہنی کے اعتبار سے، علماء و فضلاء کو ان کی سطح علمی کے اعتبار سے، اور مفتیان حرمین شریفین کو ان کے منصب و مقام کی مناسبت سے، اس کی روشن مثالیں ۱۲ ضخیم جلدوں پر مشتمل ان کے مجموعۂ فتاویٰ "فتاوی رضویہ" میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

حقیقت تو یہ کہ مفکر اسلام امام احمد رضا علیہ الرحمتہ و الرضوان کی ہر تصنیف کا لفظ لفظ صداقت کا آئینہ اور ان کی ہر تحریر کا حرف حرف مستند و معتبر ہے، اس لئے کہ امام احمد رضا کی زبان کی طرح ان کے قلم کا وظیفہ بھی اللہ رب العزت کی حمد و ثناء، اور اس کے رسول مکرم و معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی ہے۔

حقیقت، حقیقت ہوتی ہے، حقیقت روشنی ہے، کذب ظلمت، جھوٹ کی چادر سے آفتاب حقیقت کو چھپایا نہیں جاسکتا۔ امام احمد رضا کی ذات مدتوں جھوٹے پروپیگنڈہ کے گرد و غبار میں چھپانیکی سعی ناکام کی گئی مگر یہ کا سورج طلوع ہو کے رہا۔ نابغہ عصر امام احمد رضا کی قد آور شخصیت کا سورج آب و تاب سے چمک رہا ہے، دنیائے علم جن میں اپنے و پرائے یہود و نصاریٰ مسلم و غیر مسلم سبھی شامل ہیں، بحر العلوم سے سیراب ہورہے ہیں۔ دنیا کی تقریبا" ۲۵ یونیورسٹیوں میں ان پر کام ہورہا ہے۔ اب تک پاکستان، ہندوستان اور امریکہ کی یونیورسٹی سے تقریبا" سات اسکالرز امام احمد رضا پر ڈاکٹریٹ کرچکے ہیں اور متعدد فضلاء

(تقریبا" اتنی ہی تعداد میں) دنیا کی مختلف یونیورسٹیوں میں امام احمد رضا محدث بریلوی پر مختلف عناوین کے تحت ڈاکٹریٹ کے لئے تحقیق کررہے ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ غیر مسلم اسکالرز امام احمد رضا پر تحقیق اور ان کی حیات و تصانیف کے مطالعہ کے بعد حلقہ بگوش اسلام ہو کر "عشق مصطفیٰ" کی حلاوت سے لذت آشنا ہورہے ہیں اور اس حقیقت کے ادارک کے بعد کہ سچا اسلام وہی ہے جو "عشق مصطفیٰ" کی لذت آشنائی عطا فرمائے اور یہ کہ امام احمد رضا محدث بریلوی اسی اسلام کے محافظ اور مبلغ ہیں، یہ نو مسلم اسکالرز محدث بریلوی کی تعلیمات کو عام کرنے کا بیڑا اٹھا رہے ہیں ان پر تحقیق کررہے، ان کی حیات و افکار اور کارناموں کو مشتہر کررہے ہیں، مثلا" ڈاکٹر محمد ہارون سابق پروفیسر آکسفورڈ یونیورسٹی "جو عیسائی نو مسلم ہیں" لیکن دوسری طرف خود کو مسلمان کہلانے والی ایک علم دشمن لابی خصوصی طور سے پاکستان کی جامعات میں، امام احمد رضا پر تحقیق اور ڈاکٹریٹ کرنے کی مسلسل مزاحمت کررہی ہے، جو حیرت ناک بھی ہے، افسوس ناک بھی اور شرمناک بھی لیکن اس مزاحمت کے باوجود انصاف پسند اور علم دوست محققین اپنی انصاف پسندی اور عدل نوازی کا ثبوت دے رہے ہیں اور امام احمد رضا پر تحقیق کا کام مزید جوش و خروش سے ہر سطح پر آگے بڑھ رہا ہے، نہ صرف یہ، بلکہ عالمی سطح پر وسیع سے وسیع تر ہوتا جارہا ہے بحمد اللہ علیٰ ذالک

سب ان سے جلنے والوں کے گل ہوگئے چراغ
احمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی

اور ایسا کیوں نہ ہو؟ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق کا معاملہ ہے اللہ رب العزت "ورفعنا لک ذکرک" کے طفیل اپنے محبوب مکرم کے شیدائیوں کو بھی اعزاز و اکرام سے نوازتا ہے، اور اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے ساتھ ساتھ ان سے محبت کرنے والوں کے ذکر کو حسب مراتب رفعت و بلندی عطا فرماتا ہے اس طرح اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ ساتھ عشاق مصطفےٰ کے دشمنوں پر بھی ذلت و رسوائی مسلط فرماتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اس کے ملائکہ اور تمام مومنین ان پر لعنت کرتے ہیں۔

قارئین کرام

امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ برصغیر پاک و ہند

کے ایک عظیم فقیہہ تھے وہ فقیہہ ہی نہیں بلکہ فقیہہ اعظم تھے' وہ اپنے وقت کے امام اور مفکر اسلام تھے' عصر حاضر کے مجدد تھے' کسی صدی کا مجدد وہ ہوتا ہے جو اپنے دور کے تمام فاضل لوگوں میں نہایت ہی ممتاز اور اہم ترین ہو' اپنے زمانے کے تمام علوم پر وہ حاوی ہوتا ہے۔ زمانے کی نبض پر اس کا ہاتھ ہو اور نبض شناس بھی ہو۔ وہ اپنے زمانے کا اعلیٰ حضرت کہلاتا ہے

اپنے دور کا اعلیٰ حضرت وہ ہوتا ہے جس کے پاس اپنے دور کے اہم ترین مسائل کا حل موجود ہو۔ امام احمد رضا کی تصانیف اٹھاکر دیکھیں امام احمد رضا نے اپنے افکار و تعلیمات سے اس صدی کے اہم ترین مسائل کا حل پیش کیا ہے' ہماری صدی بھی امام احمد رضا کی صدی ہے اس لئے کہ ہماری دنیا کو بھی اسی طرح کے حالات و معاملات سے واسطہ ہے جس طرح امام صاحب کے وقت میں ۱۹۲۱ء میں تھے' اس لئے امام احمد رضا اور ان کی تعلیمات کی اہمیت آج بھی اتنی ہی ہے جس قدر ان کی حیات میں تھی۔

امام احمد رضا کی عبقری شخصیت عالمی اہمیت کی حامل ہے انگلینڈ کے مشہور نو مسلم محقق اور مصنف پروفیسر ڈاکٹر محمد ہارون (سابق استاذ آکسفورڈ یونیورسٹی) اپنے ایک مقالے "امام احمد رضا کی عالمی اہمیت" میں تحریر کرتے ہیں کہ

"عالمی حیثیت کی حامل وہی شخصیت ہو سکتی ہے جو دور جدید کی خوفناک شکستوں اور ناکامیوں میں انسانیت کی رہنمائی کی اہلیت رکھتی ہو' اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی ایسی ہی شخصیت تھے اور اسی وجہ سے ان کی عالمی اہمیت ہے"

چند صفحات کے بعد امام صاحب کی متعدد خصوصیات گنانے کے بعد ڈاکٹر صاحب مزید لکھتے ہیں۔

"امام احمد رضا سائنس کے مقابل اسلام کا دفاع کرنے اور سائنس کی حدیں واضح کرنے کی کاوشوں کی وجہ سے عالمی اہمیت کی حامل شخصیت ہیں صرف امام احمد رضا کے طریق اپنا کر ہی مسلم دنیا اپنے تباہ کن ماضی اور حال سے پیچھا چھڑوا سکتی ہے"

قارئین محترم!

امام احمد رضا کی ہمہ جہت شخصیت نے مسلمانوں کی ہر سطح پر رہنمائی کا فریضہ ادا کیا ہے خواہ وہ ان کے انفرادی معاملات سے تعلق رکھتا ہو یا اجتماعی حیات سے انہوں نے مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی فوز و فلاح اور اصلاح احوال کے لئے کئی تاریخی اہمیت کی تجاویز اور لائحہ عمل پیش کئے۔

انہوں نے ۱۹۱۲ء میں مسلمانوں کی معاشرتی اور اقتصادی اصلاح اور فلاح و ترقی کے لئے جو چار نکاتی پروگرام پیش کیا تھا ان کی افادیت آج کے دور میں بھی ویسی ہے جیسے ان کے زمانے میں تھی بلکہ دیکھا جائے تو اس کی اہمیت میں اضافہ ہوا ہے چونکہ اس دور کی بہ نسبت عالم اسلام آج زیادہ انتشار و افتراق کا شکار ہے' صیہونی اور نصرانی طاغوت کہیں عالم اسلام کے ہمدردوں کا لبادہ اوڑھ کر اور کہیں مسلم حکمرانوں اور نام نہاد علماء اسلام کے بھیس میں نئے نئے عقائد اور نظریات و افکار سے مسلم نوجوانوں کے ذہنوں کو مسموم اور ان کے قلب کو آلودہ کررہے ہیں اس ضمن میں وہ ابلاغ کے تمام قدیم و جدید ذرائع ریڈیو' ٹی وی' ویڈیو' ڈش انٹینا' انٹرنیٹ' کمپیوٹر ٹکنالوجی وغیرہ کا بے دریغ استعمال کررہے ہیں۔ تعلیمی نصاب میں سیکولر انداز فکر اور جنسی بے راہ کو فروغ دینے والے لٹریچر کو متعارف کیا جارہا ہے تاکہ مسلم نوجوان جب ان درسگاہوں سے فارغ ہو کر نکلے تو اپنی شناخت فراموش کرچکا ہو اور باطل قوتیں بطور روبوٹ اپنے مذموم مقاصد کے لئے اسے استعمال کرسکیں حالانکہ اسلام میں تعلیم کا مقصد یہ ہے کہ زیور تعلیم سے آراستہ ہونے کے بعد ایک مسلم فرد نہ صرف مسلم بلکہ انسانی معاشرے کے لئے مفید اور مفیض یعنی فیض پہنچانے والا صالح فرد بن سکے۔

امام احمد رضا کی ژرف نگاہی اور دوربینی کو داد دیں کہ انہوں نے آج سے ۱۰۴ سال قبل ۱۸۹۴ء میں ملت کفر کی ان سازشوں کو بھانپ لیا تھا۔ چنانچہ ان سے بچاؤ اور مسلم نسل کی حفاظت کے لئے انہوں نے ایک دس نکاتی تعلیمی پروگرام مسلم امہ کے سامنے پیش کیا جس پر عمل پیرا ہو کر ہی آنے والی نسلوں کی صحیح خطوط پر تعلیم و تربیت ممکن ہو سکے گی۔

امام احمد رضا کا اپنے دور کے بعض زعما مثلاً" سرسید احمد خان اور مولانا شبلی نعمانی سے تعلیمی نظام و نصاب کی ترتیب و تدوین میں اختلاف کوئی ذاتی اختلاف نہ تھا بلکہ ان حضرات کے پیش کردہ تعلیمی نظام و نصاب کے عوامل و عواقب پر تھا۔ امام احمد رضا نہ تو جدید علوم کی تعلیم کے خلاف تھے اور نہ ہی بدلتے ہوئے حالات اور ترقی پذیر دنیا کے تقاضوں کے تحت نصاب تعلیم کی تربیت نو کے خلاف' بھلا وہ شخص جو خود ستر سے زیادہ علوم قدیم و

جدیدہ بشمول مروجہ ریاضیاتی اور سائنسی علوم پر حاوی ہو کس طرح جدید علوم' اطلاعات کو داخل نصاب کرنے کی مخالفت کرسکتا ہے؟

امام احمد رضا کی عقابی نظروں نے دیکھ لیا تھا کہ علی گڑھ اور ندوہ کا نصاب تعلیم انگریز دور حکومت کے حالات اور حکومت برطانیہ کی تعلیمی پالیسی کے تقاضوں کے مطابق اسلامی عقائد و افکار کو ایڈجسٹ کرکے بنایا جا رہا ہے جبکہ ان کا اعتراض یہ تھا کہ اسلامی عقائد و افکار غیر متغیر ہیں۔ زمانے کی رفتار اور علوم و فنون میں اضافہ کے ساتھ ساتھ وقت کے تقاضوں کے مطابق نئے علوم و فنون کو داخل نصاب کیا جا سکتا ہے لیکن ہر جدید اور نوپید شے کو نصاب کا حصہ بنانا ضروری نہیں' اس لئے کہ بعض جدید معلومات اور علوم واہیات ہوتے ہیں ان پر طلباء کا وقت صرف کرنا وقت کا ضیاع ہوگا۔ اس لئے :(۱) صرف ان مفید علوم کو داخل نصاب کیا جائے جن سے دین وملت کو فائدہ پہنچتا ہو۔

(۲) جدید علوم و نظریات کو اسلامی عقائد و افکار کے تحت داخل کیا جائے اور قرآنی نظریات کو ان سے موکد کیا جائے نہ کہ باطل نظریات کو دوراز کار قرآنی تاویلات سے۔

(۳) اسلامی روایات اور شاندار ماضی سے رشتہ برقرار اور استوار رکھا جائے تاکہ طالب علم کا اسلامی تشخص برقرار رہے اور وہ مسلم معاشرے کے ایک مفید فرد کی حیثیت سے فخر محسوس کر سکے نہ کہ احساس کمتری کا شکار ہو جائے۔

معزز و محترم قارئین !

آج سے سو سال قبل جب امام احمد رضا علیہ الرحمتہ نے یہ تعلیمی پروگرام پیش کیا مسلم معیشت و معاشرہ انحطاط پذیر تھا۔ سلطنت ہند کا تخت مسلمانوں سے چھن چکا تھا' مسلمان محکوم تھے' انگریز حاکم اور ہندو انگریزوں سے سازباز کرکے ہند کی معیشت پر قابض ہو چکے تھے۔ لیکن اس دور انحطاط میں بھی مسلمانوں کا تشخص اور تعلیمی سسٹم باقی تھا' جس کو امام احمد رضا جیسے باصلاحیت مدبر اور مصلح کی قیادت حاصل تھی لیکن آج کے دور میں مسلم معاشرہ ان کے دور سے کہیں زیادہ ٹوٹ پھوٹ اور انتشار کا شکار ہے اس لئے کہ ہمارے پاس نہ اب امام احمد رضا جیسی مخلص' مدبر اور ہمدرد ملت قائدانہ صلاحیت والی شخصیت موجود ہے اور نہ مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کی قوت' المیہ یہ ہے کہ اب ملت اسلامیہ فروعی' لسانی اور نام نہاد جدید فرقوں کے گروہوں میں بٹ چکی ہے اور اس پر طرہ یہ ہے' اور یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ تمام اسلامی ممالک میں یہود و نصاریٰ کا وہ تعلیمی سسٹم مسلط ہے جو بچپن ہی سے مسلمان بچے کے دل و دماغ سے جان کائنات اور جان ایمان سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے نقوش کو مٹا کر حیوانات کے تصور کو ابھارتا ہے اور اس کی پرورش و پرداخت اور تعلیم و تربیت اس انداز پر کی جاتی ہے کہ جامعات سے سندیافتہ ہونے کے بعد اس قدر بدعقیدہ ہو کر نکلتے کہ اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت و عقیدت کا کوئی رشتہ اس کا برقرار نہ رہ سکے' وہ اس ذات گرامی کے متعلق ایک عام خطاکار (نعوذباللہ) بشر سے زیادہ کا عقیدہ نہ رکھ سکے۔ ایسا شخص یہود و نصاریٰ کی لابی کے لئے زہر میں بجھی دو دھاری تلوار کا کام دیتا ہے۔ ایک تو یہ کہ کافرانہ سوچ کے ساتھ ایک مسلم نما شخصیت وجود میں آتی ہے دوسرے یہ کہ انہی نام نہاد مسلم اسکالرز کو مفکر اسلام اور تعلیمات اسلام و علوم اسلامی کے محقق کی حیثیت سے ہماری درسگاہوں میں اور رہبر و رہنما کی حیثیت سے ہماری پارلیمنٹ کے ایوانوں میں متعارف کرا کے اپنے قبیح مقاصد کے حصول کا ذریعہ بناتے ہیں' اس طرح یہ چودہ سو سال سے اپنے سینے میں سلگتی ہوئی دشمنی رسول کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

قارئین محترم !

یہی بات سوچنے سمجھنے کی ہے' جو جتنا بڑا شیدائی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا وہ مسلمانوں کا اتنا ہی بڑا معظم و مکرم اور مرکزی شخصیت ہوگا۔ لیکن دشمنان رسول یعنی صیہونی اور عیسائی لابی کے لئے اس کا وجود اور اس کی تعلیمات اتنا ہی بڑا چیلنج ہوگی۔

امام احمد رضا اس خطہ ارض میں "جذبہ عشق صادق" کے امین اور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے "وفاشعاری" کے نشان مجسم ہیں' ان کی تعلیمات ایک مومن کے عقائد و افکار اور اس کی روایات و معمولات کی محافظ ہیں' ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ایک مومن صالح نہ صرف یہ کہ اپنے ماضی کی سنہری روایات اور علمی ماخذ و معمولات سے رشتہ برقرار رکھ سکتا ہے بلکہ اس کی روشنی میں اپنے حال اور مستقبل کو خوب سے خوب تربنا کر اپنی عاقبت سنوار سکتا ہے۔ امام احمد رضا کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر مسلمان دنیا کے ہر خطہ میں نہ صرف اپنا تشخص برقرار

رکھ سکتے ہیں بلکہ اپنے دین و عقائد کا ابلاغ کر سکتے ہیں اور اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے مسلم معاشرہ کے مفید اور فیض رساں فرد بن سکتے ہیں یہی بات صیہونی اور طاغوتی قوتوں کو ناگوار ہے۔ اسی لئے وہ امام احمد رضا کی ذات اور ان کی تعلیمات کی مخالف ہیں۔ چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی کی ستیزہ کاری جاری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایوان حکومت ہو یا جامعات کی سنڈیکیٹ' میڈیا کے ذرائع ہوں یا اخبار و رسائل کے صفحات اس عاشق رسول کا ذکر خیر آجائے تو سب کے موڈ بگڑ جاتے ہیں' اس سے بڑا ظلم اور کیا ہو سکتا ہے کہ جو ہماری متاع ایمان کا امین ہے جس نے ہمارے دلوں میں "عشق رسول" کی شمع منور کر رکھی ہے' جس نے اس مملکت خداداد پاکستان کے حصول کی تحریک کو مہمیز دی اور جس کے چاہنے والوں نے حصول پاکستان کو ہر سطح پر ممکن بنایا' اس عظیم اور محسن قوم و ملت کی علمی اور ملی خدمات پر تحقیق کے لئے جامعات کے دروازے بند کئے جا رہے ہیں' یہ کون لوگ ہیں جو ایسا کر رہے ہیں؟ یہ وہی لوگ ہیں جن کی آنکھیں سرمہ افرنگ سے روشن ہیں' جن کے اذہان اور قلوب نے صیہونیت اور منافقت کے تعلیمی سسٹم میں پرورش' پرداخت پائی ہے' جن کے دل اللہ عزوجل' اس کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیائے کرام رحمہم اللہ اجمعین کی محبت سے یکسر عاری ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو یہود و نصاریٰ کے مفادات کے نگہبان ہیں۔

لیکن امام احمد رضا عظمت الٰہی کے عقیدہ کا نگہبان اور محبت رسول کا امین ہے' اس لئے اس کا ذکر اور چرچا ہوتا رہے گا۔

امام احمد رضا کو ان کے عظیم کارناموں' خصوصاً "خوشبوئے محبت رسول" کو چاردانگ عالم میں پھیلانے کے لئے رہتی دنیا تک خراج تحسین پیش کیا جاتا رہے گا۔ ہر آنے والا وقت پکار پکار کر کہے گا۔

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

انہی کی یاد منانے' ان کی فکر اور تعلیمات کو عام کرنے اور ان کے مشن "فروغ عشق رسول" کے ابلاغ کے لئے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (پاکستان) گذشتہ ۱۸ سال (۱۹۸۰ء) سے کراچی اور اسلام آباد میں امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد کرتا چلا آرہا ہے۔ اس کے علاوہ برصغیر پاک و ہند اور دیگر ممالک کی جامعات میں امام احمد رضا کی حیات اور علمی و ملی کارناموں کے حوالے سے' ڈاکٹریٹ اور ام فل کے لئے تحقیقی کام کرنے والوں کے لئے رہنمائی اور ترغیب و تشویق کا فریضہ بھی انجام دیتا ہے و نیز ہر سال امام احمد رضا کانفرنس کے موقع پر احمد رضا کی اپنی تصنیف یا ان پر تحریر شدہ کتب اردو' انگریزی اور دیگر علاقائی یا بین الاقوامی زبان میں شائع کرنے کا اہتمام بھی کرتا ہے۔

امسال کی مطبوعات

ادارہ اور اس کے اشاعتی یونٹ المختار پبلی کیشنز کی طرف سے امسال درج ذیل کتب شائع کی گئیں۔

۱.... مجلہ امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۷ء' کراچی
۲.... سالنامہ معارف رضا' شمارہ ۱۷' ۱۹۹۷ء
۳.... مجلہ امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۷ء' اسلام آباد
۴.... دودھ کے رشتے (از امام احمد رضا علیہ الرحمۃ)
۵.... قرآن' سائنس اور امام احمد رضا' اشاعت بار سوم
(از ڈاکٹر مجید اللہ قادری)
۶.... معین مبین بہر دور شمس و سکون زمین
(از اعلیٰ حضرت)
۷.... زبان گلھائی تی (سندھی)
(از اقبال احمد اختر القادری مترجم بھٹی گلزار علی)
۸.... شرح حدائق بخشش (جلد دوم) اشاعت ثانی
(از علامہ فیض احمد اویسی)
۹.... امام احمد رضا اور علماء بہاولپور
(از ڈاکٹر مجید اللہ قادری)
۱۰.... شاہ احمد رضا افغانی (پشتو)
(از ملک محمد اکبر اعوان' ترجمہ ماسٹر محمد شریف)

(نوٹ ..... یہ تمام کتب ادارہ کے اشاعتی یونٹ المختار پبلی کیشنز کراچی سے رعایتی نرخ پر حاصل کی جا سکتی ہیں۔)

مندرجہ ذیل کتب زیر طباعت ہیں وسائل کی کمی کے باعث اس کانفرنس کے موقع پر شائع نہ ہو سکیں توقع ہے سال رواں کے آخر تک یا پھر ۱۹۹۸ء کی کانفرنس کے انعقاد تک یہ زیور طباعت سے انشاء اللہ آراستہ ہو جائیں گے۔

۱.... "کنزالایمان اور دیگر معروف اردو قرآنی تراجم کا تحقیقی

جائزہ" (ڈاکٹریٹ مقالہ، مصنفہ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری)
۲.... "آئینہ رضویات" حصہ سوم
(مرتبہ جناب عبدالستار طاہر مظہری، لاہور)
۳.... "آفتاب افکار رضا" ۵ ہزار اشعار پر مشتمل علامہ شمس الحسن شمس بریلوی علیہ الرحمتہ کا امام احمد رضا کو منظوم خراج تحسین۔

یہ خبر افسوسناک بھی ہے اور اندوہناک بھی کہ حضرت علامہ شمس بریلوی ۱۳ مارچ ۱۹۹۷ء بروز بدھ کراچی میں انتقال فرما گئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے وصال کی خبر سے علماء و فضلاء میں صف ماتم بچھ گئی، تاریخ و سیر، فقہ و تصوف اور شعر و ادب (اردو، فارسی اور عربی) میں آپ کا وسیع مطالعہ تھا۔ شعروشاعری سے گہرا شغف تھا۔ آپ خود بھی استاذانہ کمال کے شاعر تھے۔ فن مقدمہ نگاری میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ آپ کے وصال سے فن مقدمہ نگاری کا ایک باب بند ہوگیا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

ادارہ ہذا نے حسب روایت امسال بھی "امام احمد رضا گولڈ میڈل ریسرچ ایوارڈ" دینے کا فیصلہ کیا ہے اس بار یہ ایوارڈ احمد رضا کے اپنے شہر، بریلی کے معروف اسکالر، ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی کو ان کے Ph.D کے مقالہ "امام احمد رضا بحیثیت نعت گو شاعر" پر دیا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی صاحب نے ۱۹۹۴ء میں یہ مقالہ پیش کر کے روہیل کھنڈ یونیورسٹی بریلی سے Ph.D کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے ساتھ ساتھ ادارہ کے تمام اراکین ان کے اس تحقیقی کارنامہ پر ہدیہ تبریک بھی پیش کرتے ہیں۔ اس گولڈ میڈل کے اجراء کے سلسلہ میں ہم "حضرت حسان نعت کونسل ٹرسٹ" کے بھی شکرگذار ہیں جن کے تعاون سے یہ گولڈ میڈل دیا جا رہا ہے۔

ادارہ اپنے تمام کرم فرماؤں کا، اور خاص کر ان افراد اور اداروں کا جنہوں نے مجلّہ کے لئے اشتہارات اور عطیات دیئے، سپاس گذار ہے، ان کی اعانت، مفید مشوروں اور دعاؤں کے طفیل کانفرنس کا انعقاد اور کتابوں کی اشاعت ممکن ہو سکی، بالخصوص ہم جناب نثار احمد صاحب (چیئرمین پراچہ ٹکسٹائل ملز)، جناب زبیر حبیب، جناب جاوید حبیب (چیئرمین و ڈائریکٹر یونین بسکٹ فیکٹری)، جناب حاجی حنیف عبدالرزاق جانو، جناب سید اللہ رکھا، جناب حاجی محمد حنیف طیب، جناب عبداللطیف قادری، جناب ریاست رسول قادری، جناب منظور حسین جیلانی اور جناب قمر احمد وغیرہم کا بے حد ممنون ہے۔ اس کے علاوہ ادارہ کے دفتر کے عملے، خاص طور سے آفس سیکریٹری جناب ڈاکٹر اقبال احمد اخترالقادری، اکاؤنٹینٹ جناب سید خالد سراج قادری، نائب آفس سیکریٹری جناب سید زاہد اللہ قادری کے شکرگذار ہیں جن کی بے لوث محنت اور شب و روز کاوش کی وجہ سے کانفرنس کے انعقاد سے لیکر کتابت و طباعت کے تمام مراحل آسانی سے طے ہو سکے۔ ہم ان کی اس بے لوث جدوجہد کو بنظر استحسان دیکھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اور ہمارے تمام معاونین کی مساعی جمیلہ کو شرف قبول عطا فرمائے اور اس کی بہترین جزاء انہیں عطا فرمائے۔

فجزاهم الله احسن الجزاء في الدارين

ہم اپنی کامیابیوں پر اللہ کے آگے سربسجود ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت ہماری کوتاہیوں اور فروگذاشتوں کو معاف فرمائے اور ہمیں اپنے نیک مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے اور دونوں جہانوں میں اپنی اور اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی سے سرفراز فرمائے۔ (امین)

والحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين شفيع المذنبين رحمت اللعالمين صلى الله عليه واله واصحابه اجمعين و بارك وسلم

خوش ذوق شائقین کی اوّلین
Crescent
کریسنٹ کا نام
اعلیٰ معیار کی ضمانت
Crescent
کریسنٹ فوڈ انڈسٹریز
حاجی امید علی روڈ، حیدرآباد سندھ۔ فون: ۳۱۹۲۸ — ۳۲۷۷۵
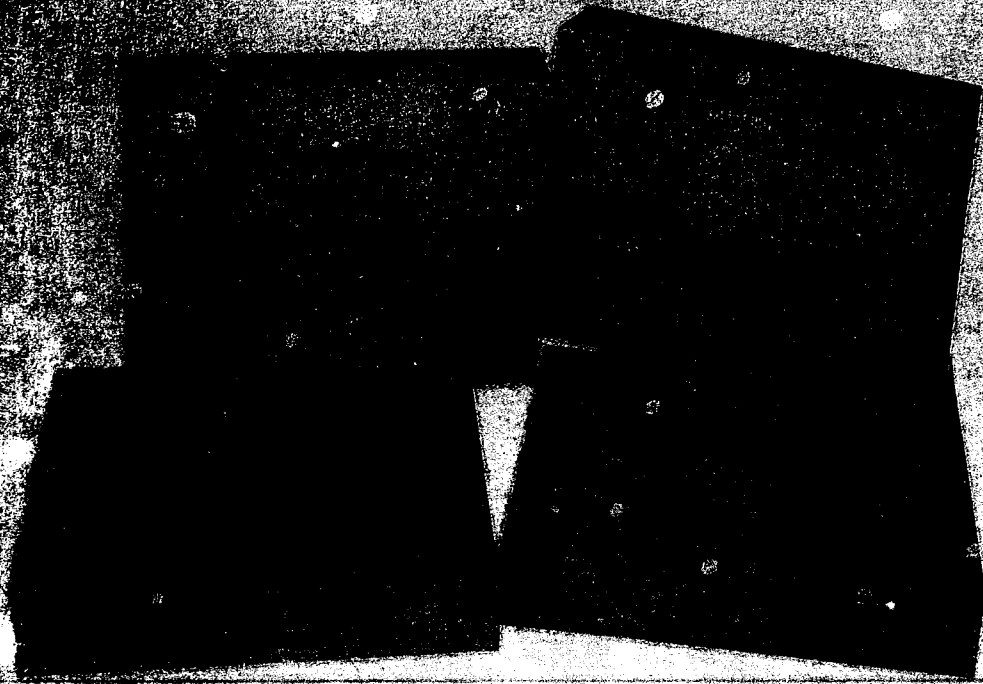
With Best Compliments
from
NAIMA
ENTERPRISES
Karachi-
Phone: 2428
Fax: 2418519
Telex:
DADA PK

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Islamabad, the 13th May, 1997.

پیغام

یوں تو اسلامی تاریخ سرورِ کونین حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام نامی پر جان نثار کرنے والے اور رشد و ہدایت کا پرچم سربلند رکھنے والے بے شمار بندگان صدق و صفا کے کارناموں سے عبارت ہے۔ تاہم جس نابغۂ روزگار شخصیت نے ملتِ اسلامیہ کے دورِ انحطاط بیسویں صدی کے اوائل میں اپنی خداداد صلاحیتوں، عشقِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حرارت اور دینی و دنیوی علوم کی وساطت سے عالمِ اسلام میں نئی روح پھونک دی۔ وہ بلاشبہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی ہی کی ذات ہمہ جہت آیات ہے۔ اسلامی نشاۃِ ثانیہ میں ان کا کردار اپنی مثال آپ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے امام احمد رضا خاں کو بے شمار ذہنی اور روحانی صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ علمِ قرآن و حدیث ہو یا علمِ فقہ و تفسیر، علمِ ہندسہ ہو یا ریاضیات، فلسفہ ہو یا سیاست، شعبہ تقریر ہو یا تحریر، فنِ مناظرہ ہو یا خطابت، ادب ہو یا صحافت، وہ ہر میدان میں مقامِ کمال پر تھے۔ دینی موضوعات پر اور فقہی معاملات میں ان کی دسترس کا بین ثبوت بارہ جلدوں پر مشتمل ان کی تصنیف فتاویٰ رضویہ ہے تو قومی سیاست اور معاملہ فہمی میں دو قومی نظریہ کے وہ پہلے باقاعدہ نقیب ہیں اور ہمارے جملہ مسائل کا حل ان ہی کی تعلیمات کی پیروی میں مضمر ہے۔

فرقہ واریت، علاقائی عصبیت اور امتیازِ زبان و رنگ و نسل نے ملتِ اسلامیہ کے اتحاد کو

پارہ پارہ کردیا ہے۔ ان حالات میں بزرگانِ ملت کے ملفوظات اور خصوصاً امام احمد رضا خاں کے فتاویٰ رضویہ سے فیض حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سے قرآن و حدیث کے آفاقی پیغام کو سمجھنے میں مدد ملے گی جو بنی نوعِ انسان کیلئے دنیا و آخرت کی فلاح کا ذریعہ ہیں۔

ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا یقیناً تحسین و ستائش کا مستحق ہے کہ جس نے امام بریلوی کی نابغۂ روزگار شخصیت کے حوالے سے ہر سال احمد رضا خاں کانفرنس کے انعقاد کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ امسال کانفرنس ہذا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں کی تعلیمات اور فتاویٰ رضویہ کے حوالے سے فرقہ واریت اور دہشت گردی کے خاتمہ اور اسلامی اخوت و بھائی چارے کی فضا قائم کرنے کے لئے اربابِ حل و عقد کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دے گی۔

میری دعا ہے کہ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا اپنے مقاصدِ جلیلہ میں کامیاب و کامران ٹھہرے اور ملتِ اسلامیہ میں اتفاق، اتحاد اور باہمی اعتماد کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کرسکے۔ آمین

وسیم سجاد

(وسیم سجاد)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
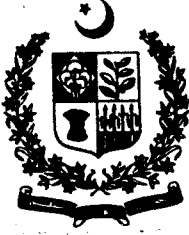
NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

Islamabad.

The

ILLAHI BUKHSH SOOMRO
SPEAKER

جناب سید وجاہت رسول قادری صاحب
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ جیسی ہمہ جہت عبقری اور عالم و فاضل شخصیت کے بارے میں کچھ تحریر کرنا مجھ جیسے بے بضاعت کا کام نہیں۔ اسلئے میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی سب سے نمایاں جہت عشق رسول صلیٰ علیہ وسلم کے حوالے سے اپنے تاثرات پیش کرونگا۔

ناچیز کے خیال میں تمام کمالات تمام فضائل اور تمام اوصاف کا سرچشمہ دراصل عشق مصطفیٰ صلیٰ علیہ وسلم ہی ہے۔

قسام ازل نے سرچشمہ فیوض و برکات سے حضرت امام احمد رضا کو خوب خوب سیراب کیا وہ اس مادۂ عشق سے اس قدر سرشار تھے کہ ان کے رگ و پے سے محبت رسول صلیٰ علیہ وسلم کی خوشبو آتی تھی۔ اس کی سرمستی اور اس کا خمار آپ کی تصنیفات کے ہر شعر میں جلوہ گر ہے۔ عشق رسول صلیٰ علیہ وسلم سے وہ اس قدر سرشار تھے کہ ان کی نشست و برخاست اور ان کی گفتگو کا محور ان کے کلام کا رنگ اور ان کے فکر و خیال کا مرکز صرف اور صرف ذات نبوی صلیٰ علیہ وسلم تھی۔

اعلیٰ حضرت نے زندگی کے ہر موڑ پر "چراغ مصطفوی" سے روشنی حاصل کی اور عشق رسول کی شمعیں فروزاں کیں جو تاقیامت نور بکھیرتی رہیں گی اور جادہ منزل کی طرف رہنمائی کرتی رہیں گی۔

آپ لوگ خوش نصیب ہیں کہ ایسی مبارک ذات کے مشن و فکر کے ابلاغ کا فریضہ انجام دے رہے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔

الٰہی بخش سومرو

الٰہی بخش سومرو

SENATE OF PAKISTAN

Ajmal Khattak

پیغام

ہدایت قرآنی اور سنت نبوی ﷺ اس مادی دنیا میں نور و رحمت کے وہ سرچشمے ہیں جس سے فیض یاب ہو کر انسان کامل ہو سکتا ہے معراج روح حاصل ہو سکتا ہے اور مصائب و آلام کی یہ دھرتی مطمئن اور خوشحال زندگی کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ آج نہ صرف مسلمان علماء و صوفیا اس حقیقت کے داعی ہیں بلکہ اقوام و مذاہب عالم کے حق شناس حکماء بھی اس طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ ہمارے براعظم میں جن ہستیوں نے اس ہدایت اور سنن کے اسرار و رموز کی تعلیم و تنویر کیلئے زندگیاں وقف کیں اپنے براعظم اور دنیا کو اس کی حکمتوں اور برکتوں سے مستفیض کیا نابغۂ عصر حضرت امام احمد رضا خان بریلوی وہ ہستی ہیں جنہوں نے تحقیق، تعلیم اور تبلیغ کی، ریاضت اور نشرواشاعت کی۔ اصلاح نفس اور تنظیم ملت کی راہیں دکھائیں اور سلسلہ چلایا جس کا فیض جاری و ساری ہے۔ یقیناً یہ تمام سرچشمے باران رحمت کے قطروں کی طرح عالم انسانیت کی روحانی تشنگی دور کرنے کے مقصد کیلئے رواں دواں رہیں گے۔ خداوند تعالیٰ اس میں برکت ڈالے اور وہ ذات باری "ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کو توفیق اور مواقع دے کہ نہ صرف سال میں دو بار اسلام آباد اور کراچی میں کانفرنس منعقد کر کے حضرت کی زندگی اور فیوضات کا سلسلہ جاری رکھیں بلکہ جس طرح آپ حضرت نے ہدایت ربانی اور سنت نبوی ﷺ کی مسلسل اور ہر طرح خدمت کی، یہ ادارہ بھی پیروی کرے۔

اجمل خٹک

صدر عوامی نیشنل پارٹی

AKORA KHATTAK, TEHSIL & DISTRICT NOWSHERA, PHONE RES : 05249-216-440

راعی الجامعۃ
معراج خالد
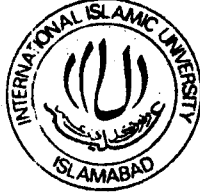
RECTOR
MERAJ KHALID

۳ جون ۱۹۹۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیغام

مجھے یہ جان کر مسرت ہوئی ہے کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی ہر سال متعدد سیمینار منعقد کرتا ہے۔ ان علمی مجالس میں برصغیر کے بلند پایہ دینی رہنماء امام احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی فکر، تعلیمات، خدمات اور آثار اجاگر کرتے ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی (۱۸۵۶ - ۱۹۲۱ء) برصغیر کے نامور محقق، عالم دین، فقیہ اور شاعر تھے۔ انہوں نے مسلمانوں کی اس دور میں علمی اور دینی رہنمائی کی، جب وہ استعماری دور سے گذر رہے تھے۔ برصغیر میں مسلمانوں کے دور انحطاط میں امام احمد رضا بریلوی" نے نہ صرف اہل اسلام کی فکری اور دینی مدد کی بلکہ سیاسی اور معاشرتی میدانوں میں بھی انہوں نے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔

برصغیر کے نامور فرزند امام احمد رضا بریلوی قرآن، حدیث، فقہ، فتوی نویسی، علم ہیئت، علم الافلاک اور علم میراث وغیرہ میں اعلیٰ مہارت کے حامل تھے۔ انہوں نے "کنز الایمان" کے نام سے قرآن حکیم کا اردو ترجمہ کیا جو زبان کی سلاست اور محاورہ کی بندش کے لحاظ سے اردو کے نمایاں تراجم میں شمار ہوتا ہے۔ سوانح نگار لکھتے ہیں کہ فاضل بریلوی کثیر التصانیف تھے۔ انہوں نے اردو، عربی، فارسی، اور ہندی زبان میں سینکڑوں چھوٹی بڑی تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔ جن میں "العطایا النبویہ" (جسے اہل علم "فتاوی رضویہ" کے نام سے جانتے ہیں) ایک اہم علمی کارنامہ ہے۔ یہ فتاوی بارہ جلدوں میں کئی بار طبع ہو چکے ہیں۔ یہ فتاوی نہ صرف اس دور کے ہندوستانی مسلمانوں کے دینی مسائل، علمی رجحانات اور فکری مشکلات سے متعارف کراتے ہیں بلکہ اس دور کی معاشرتی زندگی کے بھی عکاس ہیں۔ فاضل بریلوی نے ان فتاوی کے ذریعے تقریباً زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں دینی رہنمائی فراہم کی ہے۔ جو ان کی علمی عظمت اور وسعت کی دلیل ہے۔
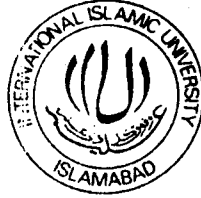
راعی الجامعة
معراج خالد

RECTOR
MERAJ KHALID

نثری تصانیف کے علاوہ امام احمد رضا بریلوی نے شعر کے میدان میں بھی طبع آزمائی کی ہے۔ نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ان کی شعری شناخت ہے۔ انہوں نے اردو نعت کو بہت سے نئے خیالات، محاورات، تلمیحات اور مرکبات عطا کئے نیز انہوں نے نثر نگاری کی طرح نعت بھی اردو، عربی، فارسی اور ہندی چاروں زبانوں میں لکھی اور اردو نعت نگاری کی تاریخ میں بلند مقام پایا، ان کی نعتیں علمی مجالس، محافل میلاد اور میڈیا کے ذریعے شوق سے سنی جاتی ہیں۔ ان کے مشہور سلام "مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام" کو عوام میں مقبولیت کا درجہ حاصل ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ کا ادارہ فکر رضا کو عام کرتے وقت ملی یکجہتی، قومی ہم آہنگی اور دینی روا داری کو فروغ دے گا تاکہ مسلمانوں میں اتحاد کو فروغ حاصل ہو اور وطن عزیز پاکستان میں سب مسلمان باہمی ہم آہنگی کی فضا میں زندگی بسر کریں، اور دینی قدروں کو فروغ حاصل ہو!

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت بخشے اور ہم سب کو دین اسلام کی سچی لگن عطا فرمائے اور اس دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

آپ کا مخلص

(دستخط)

(معراج خالد)
ریکٹر
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی
اسلام آباد

P.O. Box. 1243, Telegram: ALJAMIA, Telex: 54068 IIU PK Tele: 855198, 253479 Fax: 92 - (51) 254879
صندوق البرید: ۱۲۴۳- برقیا: الجامعة - تلکس: IIU PK ۵۴۰۶۸- ہاتف: ۸۵۵۱۹۸، ۲۵۳۴۷۹ فیکس رقم: ۲۵۴۸۷۹- ۵۱- ۹۲

Minister for Population Welfare,
Women Development, Social Welfare
& Special Education, Environment,
Local Government and Rural Development
Government of Pakistan

Syeda Abida Hussain

مکرمی و محترمی جناب سید وجاہت رسول قادری صاحب

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ امر باعث مسرت ہے کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا دور جدید کے ممتاز عالم دین اور مفکر اسلام امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کے یوم وصال پر ایک کانفرنس کا اہتمام کر رہا ہے۔ جس میں ملک اور بیرون ملک سے علماء اور اسکالرز اُن کی زندگی اور کارناموں پر روشنی ڈالیں گے۔

امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کی علمی اور ملی خدمات اس قدر وسیع اور متنوع ہیں کہ ان کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔ آپ نے اپنی تمام زندگی درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں گزاری۔ آپ نے ایک ہزار سے زیادہ کتب و رسائل تصنیف فرمائے لیکن آپ کی علمی تخلیقات میں فتاویٰ رضویہ، کنز الایمان اور حدائق بخشش نہایت ممتاز ہیں۔

آپ اور اراکین ادارہ تحقیقات امام احمد رضا قابل مبارک باد ہیں کہ ایسی بابرکت اور نابغہ عصر شخصیت کے علمی کارناموں سے ارباب علم و فن کو روشناس کرانے کے ساتھ ساتھ اُن کو دعوتِ فکر و قلم بھی دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ان کوششوں کو قبول فرمائے (آمین)۔

والسلام

[signature]

سیدہ عابدہ حسین

Cabinet Block, Pakistan Secretariat, Islamabad, Phone: 9211607 Fax: 9202950

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ الجامعہ

کراچی یونیورسٹی، کراچی

مورخہ ۶/جون ۹۷ء

پیغام

******

یہ جان کر مجھے دلی مسرت ہوئی کہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا اپنی سابقہ روایات کے مطابق اس سال بھی امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد کر رہا ہے جسمیں ملک کے ممتاز اسکالرز اور علمائے دین اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں گے ۔

حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی نہ صرف برصغیر پاک و ہند بلکہ عالم اسلام کی عظیم و جامع الصفات شخصیت تھے جن کا نام اور کام اسلامی تاریخ میں ایک درخشاں باب ہے آپ ہمہ گیر و ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔ آپ بہ یک وقت عظیم مصلح ، مفسر ، محدث، مفتی اور نعت گو شاعر تھے ۔

امام موصوف کے تبحر علمی اور وسعت فکری کے سامنے شعر گوئی کوئی حیثیت نہیں رکھتی لیکن آپ نے شاعری کو برائے شاعری نہیں اپنایا بلکہ مسلک حقہ اور اپنے عشق رسول کے اظہار کا ذریعہ بنایا۔ آپ نے اپنے کلام میں شعر و ادب کے وہ موتی بکھیرے ہیں جسکا جواب دنیائے شاعری میں خال خال ہے۔

امام صاحب کی نعتیں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مرقع ہوتی ہیں اور قرآن و حدیث کے مضامین کی تفسیر۔ آپ کی بلند پایہ نعتیہ شاعری کا مقام و مرتبہ اس سے عیاں ہے کہ آج جامعہ کراچی سمیت کئی جامعات میں امام موصوف کی نعتیہ شاعری اور دیگر فنون کے حوالے سے تحقیقی مقالات لکھے جارہے ہیں ۔

میں امام احمد رضا کانفرنس کے انعقاد پر ادارہ کے تمام رفقا کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اس کی کامیابی کے لیے دعا گو ہوں ۔

(دستخط)

(پروفیسر ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی)

حکیم محمد سعید
HAKIM MOHAMMED SAID
HAMDARD MANZIL
KARACHI 74800
(PAKISTAN)

Karachi Clinic : 215908, Office 616001-5 : Residence 410612
Telex: 24529 HAMD PK, Telefax: 6641766
Lahore: Clinic 237729
Rawalpindi : Clinic 564338, 566716
Peshawar: Clinic 274186; Residence 42703

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
۵ر محرم الحرام ۱۴۱۸ ہجری
13ر مئی 1997 عیسوی

حوالہ نمبر: ذ رت ر ۹۷/۱۲ / ۱۰۵

رہنمائی قرآن حکیم میں جب تفکر و تدبر معراج حاصل کرتے ہیں تو نہ صرف انسان اور اللہ تعالیٰ کے مابین رشتے مستحکم ہوجاتے ہیں بلکہ انسانوں کے مابین اخوت و محبت' اخلاص و خلوص' احترام و اکرام قائم ہوجاتے ہیں اور آدمی کو انسان ہونا میسر ہوجاتا ہے ۔ انسان کی یہ معراج ہے کہ وہ علم و حکمت کی بے پناہ طاقتوں سے عظمتوں اور رفعتوں کے دروازے کھولتا چلا جائے اور قندیل چرخ بن کر اور قندیل فلک کا عنوان جلی بن کر انسانوں کے لیے راہوں کو روشن کرتا جائے ۔

جناب محترم امام احمد رضا خان الافغانی اور الہندی اسی مرتبہ و مقام پر فائز رہے اور ایک ہزار کتابوں سے سامان رشد و ہدایت کرتے رہے ۔ برصغیر میں ان کا مرتبہ و مقام مثالی ہے اور لائق تقلید ہے ۔ علم و حکمت کی راہوں پر چل کر انسان وہ بلندیاں حاصل کرلیتا ہے کہ جو عظمت و رفعت کا عنوان بن جاتی ہیں اور معاشرہ انسان نور اخلاق اور وفور اخلاص سے مزین ہوجاتا ہے ۔

بہ احترامات فراواں

آپ کا مخلص

حکیم محمد سعید

بگرامی خدمت جناب محترم وجاہت رسول قادری صاحب
ادارہ تحقیقات امام احمد رضا'
۲۵ ۔ دوسری منزل' جاپان مینشن'
رضا چوک' ریگل' صدر'
کراچی ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Professor Dr. Mumtaz Bhutto
DEAN
FACULTY OF ISLAMIC STUDIES
UNIVERSITY OF SINDH, JAMSHORO.

Off: 771681-90
Ex: 3092
Res: 771354

DATE. 24.5.1997

REF.

پیغام

مجھے یہ جان کر بے انتہا خوشی ہوئی ہے کہ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا حسب سابق اس سال بھی برصغیر پاک و ہند اور عالم اسلام کی ایک مستند اور نابغہ روزگار شخصیت اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کو خراج تحسین پیش کرنے کی غرض سے امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد کر رہا ہے۔ جس میں دنیا بھر سے محقق، مدبر، مفکر، علمائے عظام اور بزرگان دین کی شرکت متوقع ہے۔

امام احمد رضا خان نے تقریباً ستر مختلف علم و فنون میں ایک ہزار کتابیں تحریر فرمائیں۔ آپ نے تقریباً سو سال قبل مسلمان برصغیر کے لیے خصوصاً اور پورے عالم اسلام کے لیے ایک فکری انقلاب برپا کیا۔ انھوں نے اپنی تصنیفات، تالیفات اور تبلیغی عمل کے ذریعے شکست خوردہ اور مایوسی و ناامیدی کی شکار ملت اسلامیہ کو ایک ولولہ تازہ دیا اور حبّ رسول کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو ایمان و ایقان کی بنیاد ... قرار دیتے ہوئے روحانیت کی نئی کیفیتوں سے ہمکنار کیا۔ اسلام کی آفاقیت، باہمی اتحاد و ہم آہنگی، خالق کائنات کی بندگی اور محبوب خالق کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت ان کی تعلیمات کا مرکزی نقطہ رہے۔ آپ نے علمی اور فکری میدان میں دو قومی نظریے کو تقویت دی اور مسلمانان برصغیر کے لئے علیحدہ مملکت کے تصور کو جلا بخشی۔ میں سمجھتا ہوں کہ امام صاحب کی تعلیمات، ان کی شخصیت ان کا کردار ہمارے لیے آج بھی مشعل راہ ہیں اور ان کی پیروی میں ہی ہمارے گوناگوں مسائل کا حل مضمر ہے۔

(پروفیسر ڈاکٹر ممتاز بھٹو)
رئیس الکلیۃ معارف الاسلامیۃ جامع سندھ
جامشورو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Phones { Off. : 7355541, 7311496; Res. : 5864928

Office of the Dean
Faculty of Islamic & Oriental Learning
UNIVERSITY OF THE PUNJAB
ORIENTAL COLLEGE, LAHORE

DEAN
Prof. Dr. ZUHOOR AHMAD AZHAR

No. D/________/Dean/I.O.L.
Dated 10.5.97

یہ بات باعثِ مسرت و اطمینان ہے کہ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا حسبِ معمول امسال بھی قابلِ فخر و ستائش روایات کو جاری رکھتے ہوئے اس سال بھی امام احمد رضا کانفرنس منعقد کرنے کا عزم رکھتا ہے، یہ وقت کی اہم ضرورت ہے اور ہمارا ملی فریضہ بھی۔

حضرت امام احمد رضا خان ہمارے برصغیر کی ایک مظلوم و محروم علمی شخصیت ہیں، کیونکہ آپ کے مخالفین نے عدل و انصاف سے کام نہیں لیا اور جس مرتبہ اور مقام کے وہ مستحق تھے وہ انہیں نہیں دیا جا سکا، لیکن سچائی چھپانے سے کب تک چھپ سکتی ہے، وقت کی جابرانہ گردش حقائق کو بے نقاب کر کے چھوڑتی ہے، مجھے امید ہے کہ جیسے جیسے اہلِ علم و فضل تعصب و تنگ نظری سے بالاتر ہو کر حضرت کے علمی و ادبی ورثے کا مطالعہ کریں گے بہت ساری غلط فہمیاں اور غلط بیانیاں اپنی موت آپ مر جائیں گی۔

فاضلِ بریلوی ایک بسیار پہلو شخصیت کے مالک ہیں اور ہر پہلو ہمہ طور پر کشش، حیرت انگیز اور دلچسپ ہے، وہ جس فن کے میدان میں اترتے ہیں ہر جگہ سے فاتحانہ مراجعت کرتے نظر آتے ہیں، حضرت امام کی یہ فتوحات ایک مدت تک اہلِ فکر و نظر کے لئے مرکزِ نگاہ رہیں گی اور ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا جیسے عظیم اداروں کا کردار آنے والے محققین کے لئے سنگِ میل ثابت ہوگا۔

بصد خلوص

ظہور احمد اظہر

ڈین/ پرنسپل اورینٹل کالج
پنجاب یونیورسٹی لاہور

10.5.97

Phones Res. : 5864928
Off. : 7311496
7355541

رقم هاتف المنزل 5864928
المكتب 7311496
7355541

National Institute of Historical and Cultural Research

Established in 1973

MESSAGE

It is indeed pleasure for me to convey my deepest regards and best wishes to you for undertaking a very important project in research as well as in seminars and conferences to disseminate the contribution of Imam Ahmad Raza in Pakistan. Needless to say that Imam Ahmad Raza was not only a prominent scholar, saint and theologian, but also one of the first architects of Muslim brotherhood in the subcontinent. He tried to highlight those features of South Asian muslims which unite them and emphasized the tradition of tolerance, understanding and mutual appreciation amongst different sects of Islam. By undertaking this challenge of proper appreciation of his ideas at a time when the Ummah needs such messages which could unite them against those forces which want to create tensions amongst us, is indeed a commendable effort. I wish your organization a success in all your future pursuits which I am sure will bring positive results in bringing harmony and understanding between various sections of our community.

M. A. Syed
(Dr.M.Aslam Syed)
Director

Maulana Wajahat Rasool Qadiri Sahib
President
Institute of Research on Imam Ahmad Raza
No.25, Second Storey Japan Mansion
Post Box No.489
Regal Sadar
Karachi-74400

سعادتِ لوح و قلم

جسٹس میاں محبوب احمد (چیف جسٹس، فیڈرل شریعت کورٹ آف پاکستان)

علم و فکر کی یہ پاکیزہ مجلس جہاں اہل دل اور صاحبان تحقیق جمع ہیں۔ میرے لئے نشان سعادت ہے کہ میں بھی اس متبرک محفل میں شریک ہوں۔ ایسی برکتوں سے معمور محافل میں اہل محبت کے لئے سامان تسکین اور صاحبان علم کی تشنگی کو سیراب کرنے کے مواقع میسر آتے ہیں۔ یہ مقدس بزم آرائیاں ایمان و سلامتی کی غماز ہوتی ہیں۔ یہاں کی حاضری سے عقل کو جلاء اور پاکیزہ فکری کو دوام نصیب ہوتا ہے۔

اس محفل خیر و نور میں ایک ایسے سعادت نشان کا تذکرہ ہے۔ جس نے اپنے کمالات علمیہ سے علم و تحقیق کو نئی جہات سے روشناس کرایا۔ صاحبان علم و فکر کو آگہی کے نئے سراج منور دکھائے۔ اہل دل کی سونی بستیوں میں آج بھی ایسے عشاق کے تذکروں سے روشنی ہوتی ہے۔ جنہوں نے اپنی متاع زیست کو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مقدس چوکھٹ پر نثار کر دیا۔ اور اہل محبت کے لئے یقین آفرینی کے نئے دروازے وا کر دیئے۔ اور یہ سبق عشاق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نصاب محبت میں ہمیشہ کے لئے رقم کر دیا کہ

"ایمان کی جان محبوب خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ادب کا دوسرا نام ہے۔"

برصغیر کی تاریخ میں جب بھی عزم و ثبات، فکر و عمل اور محبت و یقین کی تاریخ رقم کی جائے گی۔ تو مولانا احمد رضا خان کا اسم گرامی باب اول میں زریں حروف سے رقم ہو گا۔ تاریخ کیا ہے؟ یہی کہ افراد کے کردار کا تذکرہ اور اقوام کی کاوشوں پر تبصرہ۔ تاریخ افراد کا بیان کرتی ہے۔ مگر کائنات ارضی میں بعض افراد ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جنہیں تاریخ اپنی تعمیر و زینت کے لئے برائے مدد پکارتی ہے۔

تاریخ کے اوراق پارینہ کو حکایت جدید اور دائمی زیست انہی پاکیزہ نفس کی بدولت نصیب ہوتی ہے۔ جب روشنی کے ان میناروں سے ہدایت کا نور ضیا فرمائی کرتا ہے تو ملائکہ کی محفل میں رشک و حیرانی کا ایک دراز سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اور خلیفہ الٰہی کی عظمتوں پر کائنات گواہ بن جاتی ہے۔

مجھے آج کی محفل کے ممدوح امام احمد رضا کی حیات پر گفتگو کرتے ہوئے ان کی ہمہ جہت شخصیت کا تصور سامنے آتا ہے تو ان کی صفات فاضلہ کے انتخاب میں دشواری آتی ہے کہ ان کی زندگی کے کس پہلو کو بیان کروں اور کس کو ترک کروں۔

شکار ماہ کہ تسخیر آفتاب کروں
میں کس کو ترک کروں کس کا انتخاب کروں

ان کی قرآن فہمی سے لے کر شعر گوئی تک کے موضوعات ایک جہان نو لئے ہوئے ہیں۔ وہ مترجم کی حیثیت میں ہوں تو شعور و بیان اور ادائے زبان کا ایک دبستان جدید نظر آتے ہیں۔ جب محدث کی حیثیت سے دیکھیں۔ تو امام نووی، امام عسقلانی، امام قسطلانی اور امام سیوطی یاد آجاتے ہیں۔ فقہ میں ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے کرم توجہ سے کشکول فکر بھرے نظر آتے ہیں۔ علم کلام میں امام رضا ابو منصور ماتریدی اور اشاعرہ کے آئمہ وقت اور دقت نظری کا نمائندہ

ہیں۔ منطق و فلسفہ کا میدان امام کی شہسواری فکر سے پامال ہے اور ارباب دانش یونان امام احمد رضا کے باجگزار ہیں۔ علوم معقول و منقول کا کونسا شعبہ ہے۔ جس میں اعلیٰ حضرت درجہ اجتہاد پر فائز نہیں ہیں۔ اخلاق و عمل، غیرت و حمیت ملی ان کی ذات کے نرالے پہلو ہیں۔

اصابت فکر میں عکس صدیق ہے۔ حمیت دین میں دبدبہ فاروقی سے مزین ہیں۔

حلم تقویٰ میں رنگ عثمانی جھلکتا ہے۔ فقر و شجاعت میں یہ فقر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ اعلیٰ حضرت کی ذات ایثار نفسی میں دین کے لئے ایسی ڈھال ہیں کہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے ایمان کی عملی تصویر دکھائی دیتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت کی جامع شخصیت کا ہر پہلو مومنانہ اور ہر انداز مجاہدانہ ہے۔ مسلمانوں کی ہر میدان میں ان کی رہنمائی بروقت اور فراست سے معمور تھی۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں برصغیر کا ہر شہر میدان کارزار بن گیا تھا۔ انگریزوں نے اپنی فتح کے بعد قتل و غارت کا بازار گرم کردیا تھا۔

علماء، و مشائخ کا قتل عام ہوا، شعائر اسلام کی توہین ہوئی، اہل اسلام کی املاک ضبط کرلی گئیں۔ یورپ نے اس غارت گری پر ہی اکتفاء نہ کیا۔ بلکہ اس کے مذموم مقاصد میں یہ کوشش بھی شامل تھی کہ مسلمانوں کو ان کی تہذیبی اقدار، دین سے وابستگی، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے پایاں محبت کے جذبے اور الفت جملہ سے محروم کردیا جائے اور اس قوم رسول ھاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر اس شے سے محروم کردیا جائے جو اس کی بقاء اور علیحدہ تشخص کی ضامن ہے۔

ان حالات کا اجمالی سا جائزہ ہم پر یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح کردیتا ہے کہ ان حالات میں دین ملت کی پاسداری کا فریضہ ادا کرنا کس قدر مشکل تھا۔

امام احمد رضا کی ہمہ پہلو ذات نے اس مشکل میں کس انداز سے حالات سے پنجہ آزمائی فرمائی۔

جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازھری کے الفاظ میں "کہ جس کے مقدر میں تمام داخلی اور مذہبی فتنوں سے نبرد آزما ہونا لکھا تھا۔ اور اس کے لئے یہ فریضہ چنا گیا کہ وہ پیکر حسن و جمال منبع فضل و کمال، مصدر کرم و نور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کی جانب ملت کا رخ کردیں۔" ایک اندازے کے مطابق حضرت امام کو ۷۰ کے قریب علوم و فنون پر دسترس حاصل تھی۔ علوم جدید ریاضی، لوگارتھم اور فزکس میں بہت بلند مرتبہ محقق ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر ضیاالدین وائس چانسلر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے آپ سے علوم ریاضی پر گفتگو کے بعد بے ساختہ یہ اعتراف کیا کہ،

"علم لدنی کے بارے میں سنا تھا۔ آج اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا" ان کے علمی مقام کی وضاحت کے لئے ایک بہت بڑے تحقیقاتی ادارے کی ضرورت ہے۔

حضرت امام رضا کو علوم شرعیہ میں بے پناہ دسترس حاصل تھی۔ شجرہ علمی نے ہمیشہ ہی ملت اسلامیہ کی دستگیری فرمائی۔ اکابرین ملت اور زعماء قوم اس اعتراف پر متفق ہیں کہ امام احمد رضا علوم کی جامعیت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

مفکر اسلام شاعر مشرق فرماتے ہیں۔

"ہندوستان کے دور آخر میں مولانا احمد رضا خان جیسا طباع اور ذہین فقیہ پیدا نہیں ہوا۔ مولانا اپنی رائے پختہ انداز میں قائم کرتے اور پھر اس پر مضبوطی سے قائم رہتے تھے۔ مولانا احمد رضا اپنے دور کے امام ابو حنیفہ تھے۔" مولانا کی علمی گہرائی پر جسٹس ملک غلام علی صاحب کی رائے سماعت فرمایئے۔ "جو علمی گہرائی میں نے ان کے یہاں پائی ہے۔ وہ بہت کم علماء میں پائی جاتی ہے۔ عشق خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ان کی سطر سطر سے پھوٹتا ہے۔"

عبدالحئی لکھنوی یوں گویا ہیں۔

"فقہ حنفی اور اس کی جزئیات پر عبور کے سلسلے میں ان کا کوئی بھی ہم عصر ان کا ہم پلہ نہیں" اس پر ان کی کتاب کفل الفقیہ شاہد ہے۔ شاہ معین الدین ندوی نے یوں اعتراف کیا کہ "ان کے عالمانہ، محققانہ فتاویٰ مخالفین اور موافقین سب ہی کے لئے قابل مطالعہ ہیں۔"

ڈاکٹر ایوب قادری کے خراج تحسین کا انداز دیکھئے۔

"اگرچہ فاضل بریلوی تمام علوم متداولہ میں کامل مہارت رکھتے تھے مگر فقہ میں ان کا کوئی مدمقابل نہ تھا۔"

آپ نے ایک علمی نشست میں سورہ والضحیٰ کی تفسیر مسلسل چھ

گھٹنے فرمائی۔ اور آخر میں فرمایا۔ کہ ہم نے اس سورہ مبارکہ کی چند آیات کی تفسیر ۸۰ اجزاء میں لکھی تھی۔ باقی عدم فرصت کی بناء پر نہ لکھ سکے۔"

حضرت احمد رضا کی علمی جداگانہ شان یہ ہے۔ کہ آپ سے اکثر سوالات جلیل القدر علماء نے فرمائے ہیں۔ مسئلے کو اس وضاحت سے بیان فرماتے کہ سائل کی تشنگی ختم ہو جاتی ہے۔ اعلیٰ عدالتیں بھی ان سے راہنمائی حاصل کرتی تھیں۔ وصیت کے مسئلے میں ۶۶ صفحات پر مشتمل فتویٰ چیف کورٹ بہاولپور ارسال فرمایا تھا۔

وسعت نظری ایسی کہ ایک مرتبہ علماء نے مسلمان تعلیمی اداروں کو سرکاری گرانٹ لینے سے منع کر دیا۔ امام احمد رضا نے اس بندش کو نادرست قرار دیا۔ اور فرمایا کہ گورنمنٹ ہم سے ٹیکس لیتی ہے۔ ہم کیوں نہ گرانٹ لیں۔ اور اس مسئلے پر ایک مدلل کتاب رقم فرمائی۔

سیاسی میدان میں گاندھی کے فریب نے تحریک خلافت میں مسلمانوں کو شکست سے دوچار کر دیا تھا۔ مولانا بریلوی نے قبل ازوقت مسئلہ خلافت کو اجاگر کیا تھا۔ اور ہجرت سے منع فرمایا تھا۔

اسی طرح گائے کے ذبح پر گاندھی نے امتناع کے فتاویٰ حاصل کئے۔ اور شعائر اسلام پر پابندی لگانے کا ایک نیا انداز اختیار کیا۔ امام موصوف نے شدت سے اس فکر کا علمی تعاقب کیا۔

امام رضا نے مسلمانوں کی اجتماعی حیات کے لئے جو آئین بنایا۔ اس کی بنیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وفاداری غیر مشروط پر رکھی۔ وہ فرنگی وہندی چنگیزیت کا مقابلہ مصطفویت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس نور سے کرنا چاہتے ہیں جہاں شرار بولہبیت کا وہم بھی نہ گزر سکے۔ اقبال بھی یہی مرض تشخیص کرتے ہیں۔ کہ کفر وطاغوت کی سازش یہی ہے کہ

وہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمد اس کے بدن سے نکال دو

امام احمد رضا نے اس مریضانہ ذہن کی پیداشدہ سازش کا علاج یہ تجویز کیا۔ کہ

ٹھوکریں کھاتے پھرو گے' ان کے در پہ پڑ رہو
قافلہ تو اے رضا اول گیا' آخر گیا

اقبال و رضا کا نظریہ رجوع ملت اسلامیہ کے درد کا درماں ہے۔ اسی نظریہ پر عمل پیرائی ہماری نجات کی ضمانت فراہم کرتی ہے۔ ملت اسلامیہ کے عظیم فرزند اور مجاہد کبیر مولانا محمد علی جوہر نے اس حقیقت کو کس احسن انداز سے بیان فرمایا ہے۔

"اقبال کا کمال یہ ہے کہ اس نے مسلمانوں کے ذہن وفکر کو قرآن کی طرف موڑ دیا۔ اور مولانا احمد رضا خان کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کے قلوب کو صاحب قرآن کی طرف موڑ دیا۔"

مولانا احمد رضا خان کے نزدیک حریت ملت اور حریت فکر کا مصدر وماخذ صرف اور صرف ذات رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستگی ہی میں میسر آسکتا ہے۔ کائنات کی ہر قوت اور ہر طاقت قوت عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی طرف رجوع کرتی ہے۔

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت ہی مرکز ایمان ہے۔ اور ملت ومذہب کی قوت مرکز بارگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق ہی سے میسر آتی ہے۔ انہی کی ذات پاک' انہی کی محبت' مدار جان اور ایمان ہے۔ مرکز سے گریز ہمیشہ شکست وریخت کا سبب بنتا ہے۔

امام احمد رضا کے نزدیک حریت فکر اور حریت وجود صرف اور صرف نسبت عشقیہ سے پیدا ہوتی ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کو نسبت عشقی کی اس زرہ استقامت سے مزین کیا ہے۔ کہ جس کے بعد باطل کی کوئی فکر اور طاغوت کا کوئی حربہ جسد ملت پر کارگر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس وقت قلب ونگاہ اور فکر وعمل اس حسن میں ڈھل جاتا ہے۔

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہ ناں نہیں

ادیبِ والا جاہ علامہ شمس الحسن شمس بریلوی

۱۴۱۷ھ

از: ڈاکٹر مجید اللہ قادری

حضرت علامہ شمس الحسن شمس صدیقی بریلوی ابن مولوی ماسٹر ابوالحسن صدیقی عاصی بریلوی (م ۱۹۳۷ء) ابن مولانا حکیم محمد ابراہیم بدایونی مرحوم و مغفور نیا شہر بریلی محلہ ذخیرہ کے اس مکان میں ۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۹ء میں پیدا ہوئے جس مکان میں عالم اسلام کی ایک عظیم ہستی امام احمد رضا خاں محدث بریلوی (م ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) انقلاب سے ایک سال قبل ۱۲۷۲ھ/۱۸۵۶ء میں پیدا ہوئے تھے۔ یہ مکان دراصل امام احمد رضا کے جدامجد کی ملکیت تھا جس کو بعد میں حضرت شمس کے والد ماجد نے خرید لیا تھا۔ حضرت شمس بریلوی نے امام احمد رضا کا زمانہ تو پایا مگر آپ صرف دو یا ڈھائی برس کے تھے کہ دین اسلام کا یہ مرد حق جس کو دنیا اعلیٰ حضرت کے نام سے یاد کرتی ہے۔ دنیا سے رخصت ہو گیا۔ البتہ حضرت شمس کا بچپن اور تعلیم اعلیٰ حضرت کے دونوں لائق فرزندوں کی گود اور نگرانی میں ہوئی جس کے مثبت اثرات ان کی علمی کاوشوں میں نمایاں ہیں۔

حضرت شمس بریلوی خود بھی ایک علمی خانوادے سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے والد، دادا، پردادا کے علاوہ آپ کے تایا مولوی ریاض الدین صدیقی بریلوی (م ۱۹۳۳ء) صاحب تصانیف بزرگ گذرے ہیں اور روہیل کھنڈ بریلی کے مشاہیر علماء و شعراء اور ادباء میں ان حضرات کا شمار کیا جاتا ہے۔

☆..... حضرت شمس کے پردادا صاحب سیف و قلم تھے۔

آپ کی تصنیف "تاریخ فرح بخش" کا W.Hoey نے بعنوان "Memories of Delhi and Faizabad" کے نام سے انگریزی میں ترجمہ کیا تھا۔

☆..... حضرت شمس کے دادا یعنی جدامجد محترم حکیم محمد ابراہیم بدایونی مراد آباد / روہیل کھنڈ میں قائم ہونے والے پہلے اسکول کے صدر مدرس (ہیڈ ماسٹر) تھے۔

☆..... حضرت شمس کے والد ماجد محترم ابوالحسن عاصی صدیقی بریلوی اپنے وقت کے قابل قدر استاد، بے مثل شاعر اور بریلی کی مشہور صاحب علم شخصیت تھے۔ آپ عاصی تخلص فرماتے اور اکثر کلام صوفیانہ ہے۔ چند اشعار ملاحظہ کیجئے۔

پنہاں یہ کس کے عارض تاباں کا نور ہے
جس کی ضیا سے کعبہ دل رشک نور ہے

کھلتا نہیں ہے بھید قریب و بعید کا
اتنا ہی وہ قریب جتنا کہ دور ہے

عاصی تجھے گناہوں سے اتنا خطر ہے کیوں
دیکھی ہے تو نے شان بھی آمرزگار کی

معراج النبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ نے ایک شعر میں بہت خوبصورتی سے پیش کیا ہے ملاحظہ کیجئے۔

وہ اتنی جلد سیر لامکاں کر کے ہوئے واپس
کہ تھی زنجیر در جنبش میں اور گرمی تھی بستر میں

(ماخوذ جہان شمس ص ۴۱۔۴۳)۔

☆..... حضرت شمس کے تایا مولوی حاجی ریاض الدین صدیقی بریلوی ۱۸۴۵ء میں بریلی میں پیدا ہوئے اور طویل عمر کے بعد ۱۹۳۳ء میں بریلی ہی میں انتقال ہوا۔ آپ غالباً بریلی شہر کے پہلے گریجویٹ ہیں کیونکہ جب آپ نے B.A کا امتحان پاس کیا تو لوگ ان کو دیکھنے آتے تھے کہ بریلی کا کون باشندہ ہے جس نے یہ سند حاصل کی ہے۔ آپ کے ایک صاحبزادے معین الدین اور تین صاحبزادیاں تھیں۔ بڑی صاحبزادی سے پروفیسر یوسف سلیم چشتی پیدا ہوئے جنھوں نے علمی ادبی دنیا میں بڑی شہرت پائی۔

پروفیسر سلیم چشتی کی کتاب "تاریخ تصوف" ان کی معرکتہ الاراء کتاب ہے۔ سلیم یوسف چشتی حضرت شمس کے رشتہ کے بھانجے ہوتے تھے۔ مولوی ریاض الدین کی دوسری بیٹی سے پروفیسر محمود بریلوی پیدا ہوئے۔ پروفیسر محمود علی خاں بریلوی ابن ارشاد علی خاں بریلوی (م ۱۹۴۱ء) ابن قاسم علی خاں رامپوری بریلی میں ۱۹۰۶ء میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ ۱۹۷۷ء میں پاکستان آگئے اور ڈیفنس سروس میں انفارمیشن آفیسر کی حیثیت سے کام کرتے ہوئے ۱۹۵۴ء میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔ آپ ۲ درجن سے زیادہ کتابوں کے مصنف ہیں۔ انہوں نے اردو کے علاوہ انگریزی زبان میں بھی متعدد تاریخی اور اسلامی نقطہ نظر سے کتابیں لکھیں۔

☆..... حضرت شمس بریلوی کے چھوٹے چچا مولوی خلیل الدین صدیقی بریلوی "روسی" لقب سے ملقب تھے کیونکہ آپ عرصہ دراز تک تاشقند (روس) میں السنیہ شرقیہ کے پروفیسر رہے تھے۔ آپ مذہبی علوم کے ساتھ ساتھ متعدد اسلامی زبانوں پر کامل عبور رکھتے تھے۔ آپ کے دو صاحبزادے تھے۔ (ماخوذ "یادگار بریلی" مرتبہ افتخار احمد ۱۹۷۰ ص ۴۶-۴۹)

☆..... حضرت کے دونوں بھائی جوانی میں ہی انتقال فرما گئے ۲۵-۲۶ سال کی عمر میں اور دونوں کی شادیاں بھی نہیں ہوئی تھیں۔

حضرت شمس بریلوی کے تین بیٹے' چھ بیٹیاں اور ۵ داماد ماشاء اللہ حیات ہیں جبکہ سب سے بڑے داماد انتقال کر چکے ہیں اور تین بیٹے بچپن میں فوت ہوگئے جبکہ اہلیہ سکندر بیگم بنت حافظ عبدالسعید خاں کا انتقال ۱۹۹۳ء میں ہوا تھا۔

حضرت شمس بریلوی کا شجرنسب
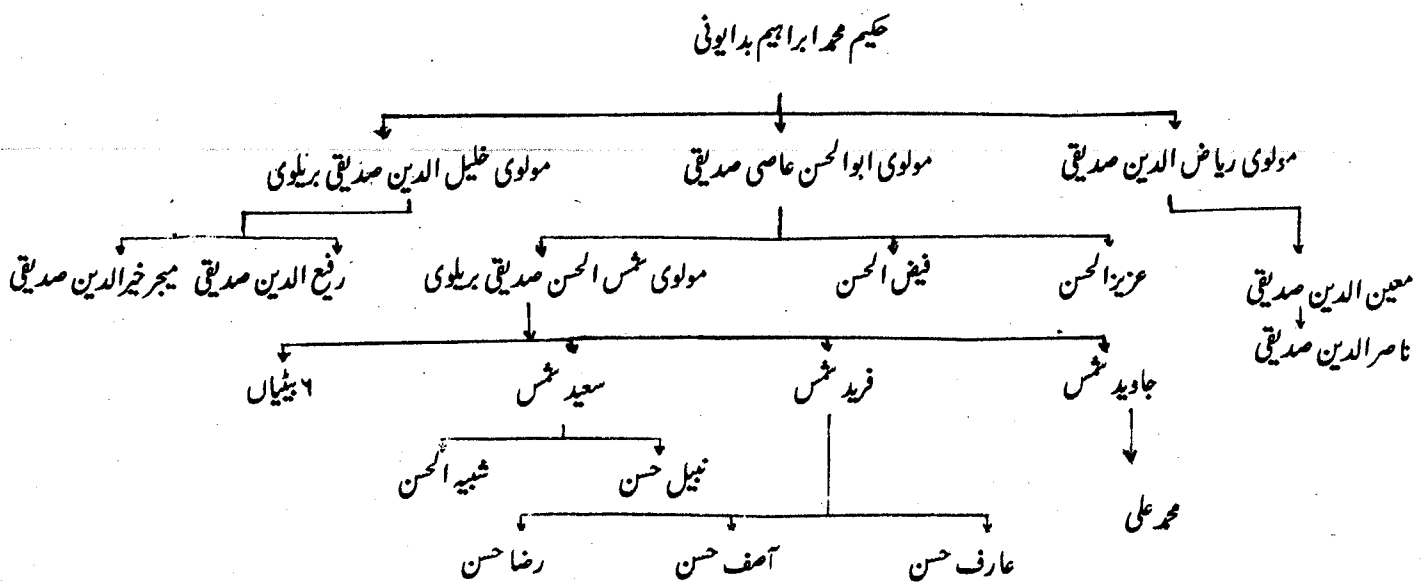
تعلیمی زندگی

حضرت شمس بریلوی نے رسم بسم اللہ کے بعد دارالعلوم منظراسلام میں جس کی بنیاد خود اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء میں رکھی تھی اعلیٰ حضرت کے خلفاء اور دیگر مقتدر علماء سے تعلیم حاصل کی۔ آپ کے بعض اساتذہ کرام کے نام ملاحظہ کریں۔

- حضرت علامہ مفتی محمد حامد رضا خاں قادری بریلوی' خلیفہ و سجادہ نشین امام احمد رضا خاں بریلوی۔
- حافظ عبدالکریم چتورگڑھی' خلیفہ اعلیٰ حضرت
- مولانا رحم الٰہی منگلوری (م ۱۳۶۳ھ)' خلیفہ اعلیٰ حضرت
- مولوی احسان علی مونگیری
- مولانا سید قاسم علی خواہان بریلوی
- مولوی رونق علی بریلوی

اس مدرسہ کے علاوہ آپ نے الٰہ آباد بورڈ سے فارسی زبان کے امتحانات' منشی کامل اور ادیب کامل کے امتحانات امتیازی نمبروں سے پاس کئے۔ شاعری میں آپ نے مولوی سید قاسم علی خواہاں بریلوی سے اصلاح لی اور بعد میں ان کے بیٹے شایان بریلوی کی اصلاح کی۔

درس و تدریس

آپ نے تدریس کا آغاز صرف ۱۷ سال کی عمر میں مدرسہ منظراسلام میں ۱۹۳۵ء سے شعبہ فارسی میں بحیثیت استاد کیا اور ۱۹۴۵ء تک یہ خدمت انجام دیتے رہے اور جب آپ نے مدرسہ منظراسلام چھوڑا اس وقت آپ شعبہ فارسی کے صدر مدرس تھے۔ ۱۹۴۵ء تا ۱۹۵۴ء آپ بریلی کے اسلامیہ کالج میں استاد کی حیثیت سے خدمت انجام دیتے رہے۔ آپ ۱۹۵۶ء میں پاکستان تشریف لے آئے اور گورنمنٹ اسکول ایئرپورٹ میں ملازمت اختیار کی اور ۱۹۷۵ء میں اس ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔

نعتیہ شاعری کی بنیاد

حضرت شمس بریلوی نے ایک موقعہ پر اپنے گھر کی ایک نشست میں راقم السطور کو بتایا کہ دوران تدریس ۱۹۳۷ء میں عرس اعلیٰ حضرت کے موقعہ پر آپ نے نعتیہ مشاعرہ کی بنیاد ڈالی اور یہ نعتیہ مشاعرہ ہر سال بریلی ٹاؤن میں منعقد ہوتا تھا اور اس کی تمام تر ذمہ داری ان پر عائد ہوتی اور ناظم مشاعرہ بھی آپ ہی ہوتے تھے۔ آپ نے مزید بتایا کہ عموماً" چھوٹے مولانا یعنی مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خاں بریلوی (۱۴۰۲ھ/۱۹۸۱ء) اس مشاعرہ کی صدارت فرماتے اور جب کوئی شاعر ذرا سی بھی شرع غلطی کرتا آپ فوراً" سرخ بتی کا بٹن دبا دیتے جس سے سامعین اور شاعر کو معلوم ہو جاتا کہ اس نے کوئی غلطی کی ہے۔ پھر آپ اصلاح فرماتے۔ آپ نے ۱۹۴۳ء کے نعتیہ مشاعرہ میں جو نعت پڑھی تھی اس کے چند اشعار بھی سنائے ملاحظہ کیجئے۔

بیٹھا ہوں دل میں عشق کی دولت لئے ہوئے
جنت سے دور حاصل جنت لئے ہوئے

رضوان کے پاس چند بہاریں ہیں خلد کی
طیبہ کی ہر بہار ہے جنت لئے ہوئے

احقر نے اس موقعہ پر آپ سے استفسار کیا کہ حضرت آپ نے آج تک اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی پر کوئی منقبت نہیں لکھی تو کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا کہ کچھ دنوں میں لے لیجئے گا۔ جب چند دن کے بعد خدمت میں پہنچا تو فرمانے لگے مجید اللہ اعلیٰ حضرت کوئی معمولی شخصیت نہیں اور ان کے علمی کارنامے دوچار نہیں وہ اور ان کی علمی کاوشیں ہمہ جہت ہیں اس لئے دس بیس نہیں سینکڑوں اشعار ان کی شخصیت کے لئے بھی کم ہیں اس لئے آپ مجھے کچھ وقت دیں تو بھرپور منظوم نذرانہ عقیدت آپ کو پیش کروں گا۔ المختصر آپ نے ۵ ہزار اشعار پر مشتمل اعلیٰ حضرت کی شخصیت اور ان کی علمی کاوشوں پر منظوم اظہار خیال مثنوی مولانا روم کی بحر میں لکھ کر احقر کے حوالے

کردیا اور شرط یہ لگائی کہ اس کو کتابت کے بعد شائع کیا جائے۔ انشاء اللہ اس کی اشاعت کا جلد از جلد بندوبست کیا جائے گا کیونکہ یہ حضرت کا دیوان بھی ہے اور بقول خود ان کے کہ میں نے اپنی تمام تر شاعری کی توانائی صرف کردی ہے اور میرے بعد اس قسم کی کوئی خدمت نہ کرسکے گا۔
(ملفوظات شمس غیر مطبوعہ)

ادبی و قلمی خدمات

○.... ۱۹۳۶ء میں "انشاء ابوالفضل" (دفتر اول) کی شرح لکھی جو انور بک ڈپو لکھنؤ سے شائع ہوئی۔

○.... ۱۹۴۲ء میں میر حسن کی مثنوی "سحرالبیان" پر مقدمہ لکھا۔ ۱۹۴۶ء میں نول کشور پریس سے اس کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوا۔

○.... "تنقیدی شہ پارے" اورینٹل بک ڈپو بریلی سے شائع ہوئی۔

○.... ۱۹۴۶ء تا ۱۹۵۲ء آپ ایجوکیشن بک ڈپو علی گڑھ سے وابستہ رہے اور کئی کتابیں تصنیف فرمائیں ان میں چند نام قابل ذکر ہیں۔ مثلاً"

☆ تہذیب خانہ داری ☆ بچوں کی تربیت

○.... پاکستان آمد کے بعد ۱۹۵۲ء تا ۱۹۶۶ء آپ ایجوکیشنل پریس سے وابستہ ہوئے اور ادارہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی سے آپ کی مندرجہ ذیل کتابیں شائع ہوئیں۔

☆ ترجمہ گلستان سعدی مع حواشی
☆ ترجمہ بوستان سعدی معہ حواشی
☆ شرح دیوان حافظ شیرازی معہ حواشی
☆ ترجمہ مدارج النبوت جلد دوم
☆ سعیدی اردو کمپوزیشن حصہ اول و دوم

○.... اسی دوران دیگر اداروں نے بھی آپ کی مندرجہ ذیل مطبوعات شائع کیں۔

☆ ارمغان سیفی پر تنقید ناشر سلطان احمد نقوی
☆ تکان مرگ کا ترجمہ "موت کا جھٹکا" مکتبہ رشیدیہ کراچی
☆ معلم الدین کا ترجمہ مکتبہ رشیدیہ کراچی
☆ نفسیات کے زاویئے ناشر محراب ادب کراچی
☆ لمعات خواجہ کا ترجمہ معہ سوانح و تبصرہ ناشر ادارہ معین الادب کراچی
☆ ترجمہ لطائف اشرفی
☆ مقدمہ مقامات صوفیہ ناشر مکتبہ نبویہ لاہور
☆ مقدمہ ماثر الکرم دائرۃ المصنفین کراچی

○.... علامہ صاحب ۱۹۶۶ء تا ۱۹۹۵ء مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی سے وابستہ رہے' اس دوران آپ کی کئی معرکتہ الاراء تصنیفات' تالیفات و تراجم معہ مقدمات شائع ہوئیں۔

☆ مقدمہ کشف المحجوب ☆ مقدمہ مکاشفۃ القلوب
☆ مقدمہ فوائد الفوائد ☆ مقدمہ مدارج النبوۃ
☆ مقدمہ خصائص الکبریٰ ☆ مقدمہ و ترجمہ فیہ ما فیہ
☆ مقدمہ ارشادات رسول صلی اللہ علیہ وسلم
☆ مقدمہ کلیات جامی (فارسی)
☆ مقدمہ و ترجمہ غنیتہ الطالبین
☆ مقدمہ و ترجمہ تاریخ الخلفاء
☆ مقدمہ و ترجمہ عوارف المعارف
☆ مقدمہ و ترجمہ نفحات الانس
☆ مقدمہ و ترجمہ اورنگ زیب خطوط کے آئینے میں
☆ کلام رضا کا تحقیقی و ادبی جائزہ
☆ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت
☆ نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
☆ مقدمہ و ترتیب کلام "ذوق نعت" (مولانا حسن رضا بریلوی) ☆

○.... ۱۹۸۰ء تا وصال آپ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی سرپرستی فرماتے رہے ہیں۔ آپ کا شمار ادارہ کے بانیوں میں ہوتا ہے اس دوران آپ کے کئی مقالات اور کتابیں

ادارہ سے شائع ہوئیں اور کئی زیر طبع ہیں۔
☆ امام احمد رضا کی حاشیہ نگاری جلد اول ۱۹۸۴ء
☆ امام احمد رضا کی حاشیہ نگاری جلد دوم ۱۹۸۶ء
○.... مقالات جو معارف رضا کے مختلف سالانہ شماروں میں شائع ہوئے۔
☆ فتاویٰ رضویہ کا فقہی مقام شمارہ ۱۹۸۱ء
☆ امام احمد رضا کے حواشی کا تحقیقی جائزہ ۱۹۸۶ء
☆ امام احمد رضا کی حاشیہ نگاری ۱۹۸۳ء
☆ شرح قصیدہ رضا براصطلاح نجوم و فلکیات ۱۹۸۷ء
☆ شرح قصیدہ رضا براصطلاح نجوم و فلکیات ۱۹۸۸ء
☆ محدث بریلوی اور میاں نذیر حسین دہلوی ۱۹۹۱ء
☆ فتاویٰ رضویہ اور فتاویٰ عالمگیریہ زیر طبع
☆ "آفتاب افکار رضا" مثنوی کی بحر میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے علوم و فنون کا ۵ ہزار اشعار میں تعارف و تبصرہ
☆ "تاریخ نعت" (زیر طبع)
☆ "لمعات شمس" حضرت شمس صاحب کی مختصر سوانح و تعارف ۱۹۸۶ء
☆ "جہان شمس" حضرت شمس کا تفصیلی تعارف اور ان کی تصنیفات و تالیفات اور دیوان پر تبصرہ' مولف اسمٰعیل رضا ذبیح ترمذی

بحیثیت شاعر...... آپ اردو' عربی' فارسی کے علاوہ انگریزی زبان میں بھی اشعار کہتے ہیں افسوس کہ آپ کا دیوان تلف ہو گیا۔

حضرت شمس بریلوی کی حیات و افکار پر ان کی حیات میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا نے ایک کتاب "جہان شمس" کے نام سے ۱۹۹۲ء میں شائع کی تھی۔ اس کتاب کے مولف حضرت کے بھانجے سید اسمٰعیل رضا ترمذی مدظلہ العالی تھے اور اس کی تدوین و تزئین احقر نے کی تھی۔ اس کے علاوہ مولانا غلام یحییٰ مصباحی نے انڈیا میں اپنے Ph.D کے مقالے میں حضرت شمس بریلوی کی دینی' ادبی خدمات کا جائزہ لیا ہے

حضرت شمس بریلوی سے احقر کی پہلی ملاقات ۱۹۸۳ء کے کسی مہینے میں ہوئی تھی جو مجھے یاد نہیں اور اس کے بعد مہینے در مہینے میں ایک ملاقات ضرور ہوتی تھی۔ احقر نے اکثر نشستوں کو قلمبند کرلیا ہے جو ملفوظات کی شکل میں انشاء اللہ ترتیب دوں گا۔ حضرت کی شخصیت کو انتہائی مختصر الفاظوں میں یوں خراج عقیدت اور اظہار خیال پیش کرتا ہوں کہ :
"آپ سچے پکے حنفی بریلوی مسلمان' رواداری کے پابند' سچے اور کھرے' مخلص اور وفادار' وقت اور وعدے کے پابند' زبان و قلم میں محتاط' انتہائی حساس' مہمان نواز' دوستوں سے اچھی توقعات'گوشہ نشین"

راقم کی حضرت علامہ شمس الحسن شمس بریلوی قدس سرہ العزیز سے آخری ملاقات ڈیفنس کے مکان میں انتقال سے چند روز قبل ۲۴ فروری ۱۹۹۷ء/۱۶ شوال ۱۴۱۷ھ بروز پیر شام ساڑھے چار بجے ہوئی۔ اس آخری ملاقات میں آخری کلمات جو حضرت شمس کی زبان سے سنے وہ خود ان کی لکھی ہوئی فارسی کی ایک رباعی تھی۔ ملاحظہ کیجئے :

در راہ بقا باغ و صحرا **بگذشت**
تلخی و خوشی و زشت و زیبا **بگذشت**
بیہات کہ بیشتر عمر فانی
بے طاعت ایزد تعالیٰ **بگذشت**

(حضرت شمس)

پھر وہ گھڑی آگئی کہ حضرت خالق حقیقی کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے اس دنیا سے رات ۹ بجے بروز بدھ' ۱۲ مارچ ۱۹۹۷ء/۱۴۱۷ھ کو (P.N.S شفا ہسپتال کراچی میں) اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ کراچی کے سخی حسن قبرستان میں تدفین ہوئی۔

وہ جو اک مقدمہ نگار تھا' وہ جو اک ادیب شہیر تھا
جسے کہتے تھے شمس بریلوی' یہ اس کی لوح مزار ہے
(حضرت شمس)

ایشیا کا عظیم محقق

یہ مسلم بات ہے کہ قوموں کا ارتقاء اور استحکام سلف کے کارناموں سے آگاہی حاصل کر کے ان کے نقش قدم پر عمل پیرا ہو کر ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ ملت کے نونہال' مذہب اسلام کے جلیل القدر فرزندوں کی سیرت پاک سے آشنا ہو کر ہی نیا ولولہ' عزم و ہمت اور کامرانی کا راستہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اکابر ملت کی سیرت کے نقوش و آثار جس قدر دل کی گہرائیوں میں اترتے جائیں گے اسی قدر کامیابی کی منزلیں آسان سے آسان تر ہوتی چلی جائیں گی اور عظیم شخصیتوں کے نمایاں کارناموں کا تصور جس قدر دھندلا جائے گا اتنا ہی مقصد کا حصول مشکل سے مشکل تر ہوتا جائے گا۔

تقریباً" ہر دور میں ایسے افراد بکثرت پائے گئے جنہوں نے حق و صداقت کے خلاف آواز اٹھائی۔ باطل کی پشت پناہی کی' لیکن ان کا طرز عمل مختلف رہا ہے کسی نے کھل کر باطل کی اشاعت کی اور حق کی مخالفت کی تو کسی نے اہل اقتدار کا دامن تھام کر اپنی ناپاک سازشوں کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی۔ ایسے اشخاص بھی کچھ کم نہیں ہوئے جنہوں نے اہل حق کا لبادہ اوڑھ کر اپنی اسکیم کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی جدوجہد کی۔ غرض یہ سلسلہ بہت دیر سے شروع ہے' لیکن مردان حق کی کوششوں نے ہمیشہ ایسے اشخاص کے عزائم کے تاروپود بکھیر کر رکھ دیا۔ ان کی پرخلوص سائی جمیلہ نے فریب کاروں کے گھناؤنے منصوبے کا پردہ چاک کر کے بروقت سیدھے سادے مسلمانوں کا تعلق سرکار ابد قرار مدنی تاجدار احمد مختار نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے مضبوط اور مستحکم کردیا۔ یہ حضرات کرام داد و تحسین یا طعن و تشنیع سے قطعا" ماوارء ہو کر عوام و خواص کو ملت بیضا و دین متین اسلام کی نورانی تعلیمات کی یاد دہانی کراتے رہے۔

اہل اسلام کے انہی عظیم محسنوں اور راہنماؤں میں تحقیق و تدقیق کے بادشاہ شریعت و طریقت کے آگاہ' امام اہلسنت موجودہ صدی کے مجدد' شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ خلافت راشدہ کے بعد بنوامیہ اور بنو عباس نے اسلام اور مسلمانوں کی مذہبی' معاشی' معاشرتی اور تعلیمی خدمات انجام دینے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ ان کے علاوہ دیگر مسلمان بادشاہ بھی حتی الامکان اپنے فرائض سے غافل نہ رہے۔ ہندوستان میں سلطان محمود غزنوی بھی اسلامی تعلیمات کے تعارف کے لئے معاون ثابت ہوئے۔ سلطان محمود غزنوی سے لیکر مغل

خاندان کے آخری چشم و چراغ تک مسلمان بادشاہوں نے ملت اسلامیہ کی بقاء و استحکام کے لئے حد امکان کوششیں کیں۔ ان فرمانرواؤں میں محمد تغلق اور حضرت شاہ اورنگزیب کے نام نامی سرفہرست نظر آتے ہیں۔

بادشاہوں کی اس جدوجہد اور کاوشوں کو تسلیم کرنے کے بعد یہ بھی ضرور ماننا پڑے گا کہ آئمہ دین' اولیائے کرام' صالحین اور علمائے ربانی بھی تبلیغ اسلام و تعلیم دین متین کے فرائض سے غافل نہیں رہے۔ اگر ہم ان کی حیات طیبہ کا بغور مطالعہ کرتے تو ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ ان کی دینی و ملی خدمات بادشاہوں کے مقابلہ میں زیادہ بھی ہیں اور گراں بہا بھی ان علمائے کرام کی فہرست میں صوفیائے کرام کے علاوہ حضرت محدث عبدالحق دہلوی' حضرت شاہ عبدالعزیز' حضرت مجدد الف ثانی سرہندی' حضرت عبدالقادر بدایونی وغیرہ کے علاوہ ایسے علمائے ربانین بھی ہیں جنہیں ہم علمائے متاخرین کے نام سے منسوب کر سکتے ہیں۔

ان علمائے متاخرین میں حضرت امام احمد رضا مجدد بریلوی کا نام نامی و اسم گرامی سرفہرست ہے انہوں نے اس عالم رنگ و بو میں اس وقت آنکھ کھولی جب مغلیہ خاندان کا اقتدار آخری سانسیں لے رہا تھا۔ ان کا بچپن اس وقت کا آئینہ دار ہے جب ہندوستان پر انگریزوں کا مکمل تسلط ہو چکا تھا۔ انہیں شعور زندگی اس وقت نصیب ہوا جب ہندوستانی مسلمان انگریزوں کے نرغے میں پھنسے ہوئے تھے۔ مذہبی قدریں زوال پذیر تھیں۔ بدمذہبی و لادینی کا دور دورہ تھا۔ فرق باطلہ ہندوستان بھر میں اپنے آہنی پنجہ پیوست کرنے کی خاطر ہر ممکن کوششوں میں مصروف تھے بدمذہب کا سیلاب اور شتم رسالت کا طوفان برپا تھا۔ اسلامی زندگی کا ہر پہلو مجروح ہو چکا تھا۔ مذہب مہذب اہلسنت کے رہنما یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے تھے کہ اب مسلمانوں کا کیا حشر ہوگا؟

اس سلسلے میں ملت اسلامیہ کے صحیح اور سچے رہنماؤں نے اپنے مخصوص اندازوں میں قوم کو جھنجوڑنے' انہیں ماضی کی جھلک دکھانے و بیدار کرنے کی حتی المقدور کوششیں کیں مگر حالات بد سے بدتر ہوتے چلے گئے اور کفر و ضلالت اور بدمذہبی و لادینی کی تاریک گھٹاؤں نے ہر طرف ڈیرے ڈالنے شروع کر دیئے۔ ایسے نازک و پر آشوب وقت میں امام احمد رضا بریلوی نے اسلام و ناموس رسالت کے تحفظ و بقاء کے لئے تن من دھن کی بازی لگا دی اور مسلمانوں کی بے دریغ اور بے لوث خدمات انجام دینے کا بیڑا اٹھایا۔

علمائے کرام کا بیان ہے کہ بارہویں اور تیرہویں دو صدیوں میں دنیائے اسلام میں اعلیٰ حضرت جیسے جامع و مانع متصف بهمه صفات کوئی عالم پیدا نہیں ہوا۔ آپ کی ذات گرامی بے شمار اوصاف و محاسن اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ جلالت علمی و کمال عملی میں آپ کی نظیر نہیں ملتی۔ وسعت علم اور رائے کی پختگی میں پورے دور میں آپ کا کوئی ثانی نہیں خدمت دین متین میں جس خلوص سعی مسلسل اور بے باکی کا آپ نے مظاہرہ فرمایا وہ آپ ہی کا حصہ تھا ایک دفعہ افسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری عمر سے دس گنا زیادہ کام میرے ذمے فرما دیا ہے اگر دس آدمی میری مدد کو ہوتے تو جو کچھ سینے میں ہے کسی قدر باہر آجاتا اور ایک دفعہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میری عمر سے دس گنا کام لے لیا ہے یہ اس کا انتہائی فضل و کرم ہے۔

حقیقت بھی یہ ہے کہ جس نے آپ کی خدمت فیضدرجت میں حاضری دی اس نے برملا اس بات کا اعتراف کیا کہ آپ علم و فضل کے بحر ناپیدا کار ہیں۔ آپ کی ایک ہزار کے لگ بھگ تصنیفات آج بھی اس بات کی صداقت پر شاہد عدل ہیں صرف فتاوی رضویہ ہی کو لیجئے اس میں آپ نے ہزاروں مسائل پر بے لاگ تحقیق و تدقیق فرمائی ہے آپ کی تصنیفات کے مطالعہ کرنے والوں کو پہلا احساس یہ ہوتا ہے کہ آپ قلم کے بادشاہ ہیں اور کتاب و سنت اور علمائے ملت کے فرمودات پر بہت ہی گہری نظر رکھتے ہیں جس نے فتاوے رضویہ کی جلد اول کا مطالعہ کیا وہ اس کو تسلیم

کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ بے شک آپ اس صدی کے مجدد تھے پچاس علم و فنون میں آپ کے تحریری شہ پارے موجود ہیں۔

شعبان ۱۲۸۶ھ سے لیکر ۲۵ر صفر ۱۳۴۰ھ تک پوری چون برس مسند افتا پر تمکن رہے اور اس عرصہ میں اتنا کچھ لکھا کہ حضرت علامہ الحاج مولانا شاہ محمد حسنین رضا خان صاحب نے جب حساب لگایا تو فی دن چھپن صفحات کتابت و تحریر کے نکلے۔ قوت تحریر کا یہ عالم تھا کہ کوئی سوال آیا تو اس کے جواب میں دلائل کا انبار لگ جاتا پھر بھی آپ کے قلم حقیقت رقم کو سیری نہ ہوتی تھی۔ آپ کی ایک ایک کتاب معلومات کا خزینہ اور تحقیقات کا گنجینہ ہے اور بے شمار حقائق و معارف سے محمل ہے ہر تصنیف کا نام ایسا پیارا اور دلکش ہے جسے پڑھ کر اہل علم عش عش کر اٹھتے ہیں۔ ہر کتاب کا نام حسین و جمیل اور فقروں کی صورت میں علم و ادب میں ڈوبا ہوا۔ فصاحت و بلاغت میں ڈوبا ہوا اور معانی و بیان کی میزان پر وزن کیا ہوا ہے اور جس کتاب میں جس موضوع پر کلام ہے اس کے نام میں مختصر طور پر اس کا بیان ہے اس پر طرہ یہ کہ ہر تصنیف کا نام تاریخی ہے اس طرح ہر کتاب کے شروع میں اس میں بیان شدہ مسئلے کے مطابق علیحدہ علیحدہ عربی خطبہ ہے جو آپ کے علمی تجربہ پر شاہد عدل ہے۔

جہاں آپ کی معلومات مذہبی علوم کے علاوہ سائنسی فنون کے متعلق تھیں وہاں آپ کی نظر ملکی سیاست اور دور کے مسائل پر بھی ویسے ہی تھے اور "اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام" وغیرہ آپ کی اس موضوع پر بے نظیر تصانیف ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ امام احمد رضا بریلوی نے انگریز نواز علماء کے خلاف قلم اٹھایا۔ آپ ہی نے انگریزی حکومت اور انگریزوں کے خلاف تحریر و تقریر کے ذریعے سے شدید نفرت کا اظہار کیا، مگر افسوس کہ اکثر مورخین کی ستم ظریفی اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ جو لوگ انگریزوں کے اشاروں پر شب و روز مصروف کار رہا کرتے تھے اور انہی کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے فرزندان اسلام کو کافر و مشرک قرار دے کر افتراق و انتشار پھیلاتے تھے بلکہ مسلمانوں کے خون میں ہاتھ رنگ کر مسرت محسوس کرتے تھے آج انہیں شہید، مجاہد اور تحریک آزادی کے قائد جیسے القاب سے مشہور کیا جاتا ہے اس کے برعکس وہ حضرات جنہوں نے ببانگ دھل کفار سے نفرت دلائی اور ان کی تعظیم نہ کرنے کا سبق سکھایا انہیں تعصب اور تنگ نظری کی بناء پر تاریخ کے اوراق میں جگہ دینے سے بھی انکار کیا گیا بلکہ یہ کوشش کی گئی کہ صفحہ قرطاس میں ان عظیم جانثاروں کا ذکر بھی نہ آنے پائے خود ہم میں سے بہت کم افراد ایسے ہوں گے جو مجاہد ملت امیر علامہ فضل حق خیر آبادی، شاہ احمد اللہ مدراسی، مفتی عنایت کاکوروی، علامہ کافی، اعلیٰ حضرت بریلوی، صدرالافاضل، امیر ملت پیر جماعت علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے مجاہدانہ کارناموں سے واقف ہوں گے۔ یہی وہ بزرگ ہیں جن کی مجاہدانہ یلغاروں سے انگریزی حکومت بوکھلا اٹھی اور سامراجیت کے ایوانوں میں زلزلہ پیدا ہوا۔

حالیہ دور میں پریس کی طاقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا جن جماعتوں کے پاس نشرواشاعت کے ذرائع ہیں وہ کچھ نہ ہوتے ہوئے بھی بہت کچھ ہیں اور جن کے پاس پریس نہیں وہ بہت کچھ ہونے کے باوجود بھی کچھ نہیں۔

افسوس تو اس بات کا ہے کہ ہمارا کوئی ادیب، کوئی شاعر، کوئی صحافی اس خصوصی موضوع پر قلم اٹھانا گوارا نہیں کرتا اور اگر کبھی ایسی جرات کرتا بھی ہے تو اس کی نگارشات پریس پر قابض حضرات کی مصلحت اندیشی کی نذر ہو جاتی ہے۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا لائق صد مبارکباد ہے کہ جس نے امام احمد رضا کی شخصیت اور ان کے کارناموں کو پریس تک پہنچایا۔

یہ جاننے کے لیے کہ
پچھلے نوّے سال سے زائد عرصے سے رُوح افزا
کروڑوں شائقین کا پسندیدہ مشروب کیوں ہے،
آپ کو کسی تردّد کی ضرورت نہیں :
صرف
رُوح افزا
کا ایک گلاس نوشِ جاں کیجیے۔
معیار ہر قیمت پر
ٹھنڈک اور فرحت لیے تازگی بھرا ذائقہ
ہمدرد
مدینۃ الحکمۃ تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ۔
آپ ہمدرد دوست ہیں۔ اعتماد کے ساتھ مصنوعاتِ ہمدرد خریدتے ہیں۔
شہرِ علم و حکمت کی تعمیر میں لگ رہا ہے۔ اس کی تعمیر میں آپ بھی شریک ہیں۔
Adarts-HRA-8/97

ڈاکٹر سید عبداللہ طارق (رکن مؤتمر عالم اسلامی، برائے انڈیا)

امام احمد رضا اور سائنس

امام احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ کے علم کی عظمتوں کے کس پہلو کا بیان کروں۔ وہ علم کا سمندر تھے۔ ایک موج تک پہنچنے کی کوشش ہی کرتا ہوں کہ اگلی سرسراتی ہوئی ہوا سر کے اوپر سے گزر جاتی ہے اور حدنگاہ تک ایسی موجیں ہی موجیں نظر آتی ہیں۔ کیا سمندر کو کبھی کوزے میں بند کیا جاسکا ہے؟ اور پھر یہ خاکسار تو ابھی تازہ بتازہ ان کے مداحوں کی فہرست میں وارد ہوا ہے۔

علوم قرآنیہ سے گھر کے ماحول کے باعث بچپن ہی سے کچھ مناسبت رہی ہے، مگر ایک طفل مکتب کے لئے یہ ممکن نہیں کہ امام صاحب کی علوم دینیہ پر دسترس کے تذکرے کا احاطہ بھی کرسکے۔ امامان وقت نے جس کا لوہا مانا اس کے اس میدان کے جواہر سے آشنا کرانے کے لئے اہل علم موجود ہیں اور حق ادا کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ میں اس تذکرے کو سائنس تک محدود رکھوں گا کہ اسے میں اپنے لئے سہل پاتا ہوں۔

سائنس زمانہ طالب علمی میں میرا خاص مضمون تھا۔ جدید دور میں کئی عالم ایسے گزرے ہیں جن کو سائنس سے نابلد نہیں کہا جا سکتا اور سائنس کے ہر طالب علم کے دل میں ایسے ہر عالم کی وقعت پیدا ہونا ناگزیر ہے جس نے سائنس کا مطالعہ بھی کیا ہو۔

ستمبر ۹۰ء میں برادر عزیز محمد شہاب الدین رضوی صاحب (جو اس وقت سنی دنیا بریلی کے مدیر ہیں) نے مجھے ایک کتاب مطالعے کے لئے دی "فوز مبین در ردحرکت زمین" جو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی تصنیف تھی۔ دو سال قبل (ہفت روزہ) ہجوم نئی دہلی کے ذریعہ اعلیٰ حضرت کی طرف سے وہ شکوک و شبہات رفع ہو چکے تھے۔ جو میرے حلقہ تعارف کے باعث شروع سے میرے دماغ میں بسے تھے۔ جاوید بھائی کا ممنون ہوں کہ انہوں نے میری آنکھیں کھولی تھیں اور شہاب صاحب میرے محسن ہیں کہ اعلیٰ حضرت کے مقام کی طرف مجھے متوجہ کرگئے۔ ان کی دی ہوئی کتاب کے اوراق الٹتا رہا اور حیرت کے سمندر میں غوطے کھاتا رہا۔ تقریباً ایک صدی قبل اس وقت کی جدید سائنس کی اتنی عمیق واقفیت رکھنے والا عالم دین اور اہل سائنس اسے صرف ایک فرسودہ عالم سمجھتے تھے۔ (ان کے ساتھ اس ناانصافی میں ان کے پیروؤں کا بھی حصہ ہے۔ اس موضوع پر انشاء اللہ العزیز پھر کبھی اظہار خیال کروں گا) بعض علمائے دین کی سائنس سے واقفیت اور اس کے حوالے پیش کرنا قابل تحسین تھا لیکن خود سائنس کے میدان میں ممتاز سائنس دانوں کا انہیں کی زبان میں مدلل تعاقب میرے لئے ایک حیرت ناک تجربہ تھا۔ امام صاحب نے اس معرکتہ الارا تصنیف میں **گیلیلو** کے Law of Falling Bodies (گرنے والے اجسام

ے اصول) کو پرنیکس اور کپلو کے گردش سیارگان کے
ریات اور آئزک نیوٹن کے (Law of Inertia)
لیہ جمود) اور (Law of Gravitation) کشش
ل کا اصول کا رد کیا ہے۔ البرٹ آئن اسٹائن کی
نظریہ اضافت پر گفتگو (Theory of Relativity
) ہے اور ارشمیدس کے اصول (پانی میں اشیاء کے وزن
ں ہٹائے ہوئے پانی کے وزن کی بقدر کمی ہو جاتی ہے) کی
ئید کی ہے۔ کتاب میں حضرت مولانا نے مدوجزر کی
صیلات پر بہت طویل تکنیکی بحث کی ہے۔ دیگر سیاروں پر
سام کے اوزان میں کمی بیشی پر تبصرہ فرمایا ہے۔ علاوہ
یں کتاب مذکورہ میں وہ سمندر کی گہرائی زمین کے قطر،
لف سیاروں کے اہم فاصلے، مختلف مادوں کی Relative
Densities ہوا کے دباؤ کے سائنسی دعوؤں کی
صیلات اور اعداد و شمار سے نہ صرف واقف نظر آتے ہیں
ہ اپنے دلائل کے ثبوت میں ان اعداد و شمار کا استعمال
رتے ہیں۔

آج اعلیٰ حضرت کی عظمت کا جیتا جاگتا ثبوت خود
ئنس نے ہمیں فراہم کردیا ہے۔ مذکورہ کتاب میں حضرت
م نے سکون شمس کا مدلل رد فرمایا تھا اور آج سائنس کو
تراف ہے کہ سورج ساکن نہیں ہے بلکہ گردش میں ہے۔
رج اپنے محور پر ایک چکر ۲۵ دن میں پورے کرتا ہے اور
پنے مدار (Orbit) میں ۱۵۰ میل فی سیکنڈ کی رفتار سے
ردش کر رہا ہے۔ جدید سائنسی تحقیقات نے اب یہ بتایا
ہ کہ سورج اور چاند کی زندگی ایک روز ختم ہو جائے گی
ر یہ کہ سورج ایک مخصوص سمت میں بہا چلا جا رہا ہے۔
ج سائنس اس مقام کا محل وقوع بھی بتاتی ہے اور جہاں
ے سورج جا کر ختم ہو گا اسے Solar Apex کا نام دیا
یا ہے۔ سورج اس سمت ۱۲ میل فی سیکنڈ کی رفتار سے بہہ
ہے۔

اللہ اکبر! اللہ عز و جل نے اپنے حبیب کی معرفت
اپنے کلام میں ڈیڑھ ہزار سال قبل مطلع فرما دیا تھا کہ۔

"اے سننے والے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ رات لاتا ہے دن کے حصے میں اور دن کرتا ہے رات کے حصے میں اور اس نے سورج اور چاند کام میں لگائے۔ ہر ایک ایک مقرر معیاد تک چلتا ہے ----" (لقمان ۔ ۲۹) (کنز الایمان)

نیز۔ "اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لئے۔ یہ حکم ہے زبردست علم والے کا۔" (یٰسین ۔ ۳۸)

یہ اعزاز عاشق زار مصطفیٰ جان رحمت، احمد رضا کا مقدر ہوا کہ سائنس کے سکون شمس کے نظریے کے پیش ہونے کے بعد وہ پہلا شخص تھا جس نے سائنسی دلائل ہی سے اس کا رد کیا اور سورج کو حرکت پذیر اور محو گردش ثابت کیا۔

آج حق ثابت ہو چکا۔ باطل ملیا میٹ ہو گیا۔ "ان الباطل کان زھوقا" لیکن افسوس! حق پرست امام احمد رضا کو پیروان امام، امامان سائنس سے تسلیم کروانے میں ہنوز ناکام ہیں۔

امام صاحب کی عظمت کا ایک اور زندہ ثبوت یہ ہے کہ بابائے جدید سائنس سر آئزک نیوٹن کے بیشتر نظریات میں آج سائنس نے ترمیم کرلی ہے۔

دور زوال کی شروعات کے بعد سے آج تک میرے علم میں ایک بھی عالم دین ایسا نہیں ہے جس نے بارہا اپنے وقت کی سائنس کو اسی کے میدان میں اسی کی زبان میں چیلنج کیا ہو اور بالآخر کامران رہا ہو۔ لفظ "بارہا" میں نے اس لئے استعمال کیا کہ کم از کم ایک اور واقعہ اسی نوع کا امام صاحب کے تذکرے میں جگہ جگہ میں نے پڑھا ہے اور یقیناً" بیشتر قارئین کی نظر سے وہ پہلے ہی گزر چکا ہو گا کہ امریکی میٹولوجسٹ البرٹ پورٹا نے پیشن گوئی کی تھی کہ ۱۷ دسمبر ۱۹۱۹ء کو سیاروں کے اجتماع اور کشش کے باعث دنیا میں زلزلے اور طوفان آئیں گے۔ امام صاحب نے اس کے رد میں ایک رسالہ تحریر فرمایا اور امام صاحب کی بات سچ ثابت ہوئی۔ پورٹا کی پیشن گوئی غلط نکلی۔

سرمایۂ سعادت

پروفیسر وسیم بریلوی ۱ صدر شعبۂ اردو، بریلی پوسٹ گریجویٹ کالج، بریلی انڈیا

ایک بڑا تخلیقی ذہن اپنے عہد کے تنقیدی معیاروں کو بے حقیقت بنانے کا فن جانتا ہے۔ غیر شعوری طور پر ہی وہ کچھ ایسا کرجاتا ہے کہ تنقید اس کے فن سے آنکھ ملانے کی ہمت نہیں کرپاتی۔ اردو شاعری کے ناقدین نے "میر" سے لیکر "فراق" تک سبھی کے قد ناپے مگر اردو غزل کے بہترین پارکھ نے بھی یہ ہمت نہیں کہ مولانا احمد رضا خاں کی نعت کے منفرد رکھ رکھاؤں سے بحث کر سکتا۔ اردو کے بڑے شاعروں کا سارا بڑا پن شاعرانہ سحرکاریوں کے گرد گھومتا ہے۔ ان سب کا جلوہ ایک جگہ اور پورے فکری و فنی التزام کے ساتھ اگر دیکھنا ہو تو فاضل بریلوی کی "حدائق بخشش" دیکھیں۔

یہاں میر کی دردمندی بھی ہے، غالب کا تفکر بھی، مومن کی شائستہ نظری بھی ہے، سودا کی خلاقی ذہنی بھی، درد کی عارفانہ سادگی بھی ہے، ذوق کی زبان دانی بھی، اقبال کی فلسفیانہ گہرائی بھی ہے، حالی کی عاجزی وانکساری بھی، جگر کی والہانہ ربودگی بھی ہے، فانی کی فلسفیانہ نظری بھی، حسرت کی واقعیت بھی ہے اور اصغر کی معرفت پسندی بھی۔

کہنا یہ ہے کہ اردو شاعری کی دوسو سالہ تاریخ میں جو طرز فکر کا اعتبار رونما ہوا ہے اس کی اعلیٰ ترین عکاسی کا بہترین نمونہ حضرت فاضل بریلوی کی نعت نگاری ہے۔ یہ اور بات ہے کہ وہ ایک رنگ کی تلاش میں ہزار رنگوں سے ہوکر نہیں گزرے۔ قدرت کا ان پر احسان تھا کہ ان کی نگہ حقیقت شناس اٹھی تو محبوب حق پر، رکی تو محبوب حق پر۔ ایک ہی رنگ میں آنکھ ایسی رنگی کہ جملہ مظاہر کائنات حسن نگاہ ہوکر رہ گئے۔ عشق رسول میں غرق ہوکر انہیں شاید خود نہ اندازہ ہو کہ وہ اردو کی اعلیٰ ترین شاعری کے کن کن مقامات کو چھو گئے۔ وہ تو عشق سرور دو عالم میں غلطاں رہے، انہیں کیا پتہ کہ ان کے عشق میں وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ ان کا کہا ہوا نہیں لگتا۔ ایسا لگتا ہے کہ جیسے کوئی کہلوا رہا ہے اور وہ کہہ رہے ہیں۔ یہ بات اردو کے کسی شاعر کے یہاں ہے ہی نہیں۔ اس لئے ان کی شاعرانہ انفرادیت کو کسی بھی بڑے سے بڑے ناقد شعر کے لئے تسلیم کرنا سرمایہ سعادت سے کم نہیں۔

TRUST ON **AL-ABID'S** HIGH GRADE PRINTING OF COTTON AND SYNTHETIC CLOTH, BED SHEETS PLAIN AND IN FLANNEL, DYEING, PRINTING, FINISHING OF ALL KIND OF BLENDED FABRICS, SHIRTING, SUITING, LAWN ON THE MOST MODERN AND LATEST PLANTS TO MEET STANDARDS REQUIRED ANY WHERE IN THE WORLD.

A—39, S.I.T.E., MANGHOPIR ROAD KARACHI
PHONES 294354 (PABX) 5 LINES
TLX NO 25524 ASMIL PK
CABLE SILKELO

فاضل بریلوی اور تجدیدِ ملت

پروفیسر شبیر احمد (پرنسپل امام اعظم کالج، مقبوضہ کشمیر)

اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دین کی تبلیغ چودہ سو سال قبل ہی مکمل کردی تھی۔ اس لئے اصلاً" اب کسی دوسرے نبی کی حاجت و ضرورت نہ تھی کہ دین اسلام ساری کائنات کا دین اور محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ساری کائنات کے رہنما و پیغمبر ہیں۔ لیکن کفر و گمراہی کے اس تودہ خاک کو پاش پاش کرنے کے لئے ہر سو سال پر خداوند قدوس ایک "مردمومن" کا انتخاب عمل میں لاتا ہے جو تجدیدی کارناموں کے ذریعہ دین کو پھراس کی اصلی خدوخال کے ساتھ عوام کے سامنے پیش کرتا ہے۔

اس منصب جلیلہ پر فائز پہلی صدی کے بالاتفاق مجدد خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز، دوسری صدی کے بالاتفاق حضرت امام شافعی، تیسری صدی کے قاضی ابوالعباس ابن شریح شافعی، ابوالحسن اشعری اور محمد بن جریر طبری، چوتھی صدی کے ابوبکر بن باقلانی اور ابوطیب صعلوکی، پانچویں صدی کے حجتہ الاسلام حضرت محمد امام غزالی، چھٹی صدی کے امام فخرالدین رازی، ساتویں صدی کے تقی الدین بن دقیق السعیدی، آٹھویں صدی کے زین الدین عراقی، شمس الدین جزری، اور سراج الدین ملتیقی، نویں صدی کے جلال الملتہ والدین حافظ عبدالرحمٰن سیوطی، دسویں صدی کے شہاب الدین رملی اور مولانا علی بن سلطان قاری مکی، گیارہویں صدی کے شیخ احمد سرہندی ملقب بہ "مجدد الف ثانی" چودھویں صدی کے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

یوں تو آج کے اس پرفتن دور میں اعلیٰ حضرت کا منصب تجدید اور احیائے سنت کا کارنامہ اتنا واضح ہے کہ چنداں قیل و قال کی حاجت و ضرورت نہیں۔ البتہ مطالعہ کرکے معلوم ہوا کہ جو شرطیں علماء اسلام نے کسی مجدد کے لئے متعین کی ہیں ان شرطوں پر اعلیٰ حضرت پورے اترتے ہیں۔ چند ضروری علامات ملاحظہ ہوں :

(۱)..... ایک صدی ہجری کا آخری اور دوسری صدی ہجری کا ابتدائی حصہ پائے۔

(۲)..... صدی کے آخر ہی میں مرجع خلائق ہو جائے کہ بجائے عوام الناس علماء اس کی طرف مسائل دینیہ میں رجوع کریں۔ دینی علوم و فنون میں ایک متبحر اور کامل عالم ہو۔

(۳)..... سنت کی نصرت و حمایت اور بدعت کی مخالفت اور اس کے استیصال میں سرگرم ہو۔

(۴)..... حفاظت دین کی ہر ممکن تدابیر اختیار کرے۔

(۵)..... اسلام دشمن افکار و تحریکات کے خلاف ہمیشہ سینہ

سپر رہے۔

علمی دینی تصانیف کے ذریعہ تیرہویں صدی کے اواخر ہی میں آپ کے علم و فضل کا شہرہ ہر چہار جانب ہو چکا تھا کہ سرزمین ہند سے حجاز مقدس تک اپنے علمی فضل و کمال کے ذریعہ خلق خدا کی رہنمائی فرما رہے تھے اور بلا تردد علماء حجاز بھی دینی معاملات میں آپ کی طرف رجوع فرماتے رہے۔

اعلیٰ حضرت کے "تبحر علمی" کے بارے میں پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (پی ایچ ڈی) سابق ایڈیشنل سیکریٹری، وزارت تعلیم، حکومت سندھ کا تجزیہ سننے کے لائق ہے وہ لکھتے ہیں :

"فاضل بریلوی نے علوم درسیہ کے علاوہ دیگر علوم و فنون کی تحصیل کی اور بعض علوم و فنون کی تو خود آپ کی طبع سلیم نے رہنمائی کی ایسے تمام علوم کی تعداد ۵۴ ہے۔"

ہمارے خیال میں عالم اسلام میں مشکل سے کوئی ایسا عالم نظر آئے گا جو اس قدر علوم و فنون پر دستگاہ رکھتا ہو۔ پروفیسر مسعود احمد دوسری جگہ امام احمد رضا کی علمی سرگرمیوں کا یوں اظہار کرتے ہیں :

"امام احمد رضا کے فکر کا ہر گوشہ تحقیق و تدقیق کا مقتضی اور ایک الگ مقالے کا محتاج، راقم کو امام احمد رضا پر تحقیقی کام کرتے ہوئے ۱۸ سال گزر چکے ہیں مگر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ابھی ساحل سمندر تک بھی رسائی نہ ہو سکی۔ شناوری اور غواصی تو بہت دور کی بات ہے۔"

تقریباً ہزار سے زائد کتابیں آپ کی قلمکاری کی یادگار ہیں جن میں داد تحقیق دیکر آپ نے اپنی عبقریت کا لوہا اقوام عالم سے منوالیا جو آپ کی تبحر علمی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

سنت رسول اللہ پر عمل اور اس کی نصرت و حمایت پر کمربستگی آپ کا مقصد حیات اور تحفہ زندگی تھا جن کے لئے آپ نے باطل کے منہ زوروں کا بھرپور جواب دیا اور ہمیشہ کے لئے خاموش کردیا۔ آپ نے کئی ایک ختم ہوتی ہوئی سنتوں کا احیاء کیا اور امت مسلمہ میں پیدا شدہ بدعات و منکرات کا زبان و قلم سے خوب تر استیصال فرمایا اور انہیں بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکا۔ **العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ** کے مطالعہ کے بعد بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے کتنی عرق ریزی و جانفشانی کے ساتھ احیاء دین کا فریضہ انجام دیا۔

حفاظت دین اسلام اور اس کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اکناف عالم میں سینکڑوں تلامذہ اور خلفاء کا جال بچھا دیا جنہوں نے اپنی گرانقدر استعداد اور آپ کے پیدا کردہ ذوق یقین کے ذریعہ عالم اسلام کی صحیح رہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔ جنہوں نے اپنی کاوشوں کے ذریعہ مسلمانوں میں ایک عظیم الشان نہ ختم ہونے والا جذبہ ملی پیدا کردیا۔ گویا آپ سرزمین بریلی پر بیٹھ کر تمام عالم اسلام کو کنٹرول کر رہے تھے اور لوگوں کو عشق و عرفان کے لذت آمیز لبالب جام سے سیراب فرما رہے تھے۔ مولانا یٰسین اختر صاحب امام احمد رضا کی تبلیغ کے سلسلے میں یوں فرماتے ہیں :

"امام احمد رضا زمانہ کی رفتار اور اس کے انقلابات سے پورے طور پر باخبر تھے اس کے تقاضوں اور مطالبات کی تکمیل کے لئے انہوں نے بذات خود اپنے جلیل القدر تلامذہ و خلفاء کو اپنی رہنمائی میں لیکر ایسے ایسے عظیم کارنامے انجام دیئے جو ہماری اسلامی تاریخ کے روشن و تابناک ابواب ہیں۔"

آپ کو بہت سی مخالف قوتوں کے ساتھ نبرد آزما ہونا پڑا۔

(الف)..... اعلیٰ حضرت کو اپنے وقت میں "دیوبندی جماعت" کے نام سے ایک ایسے گمراہ فرقہ سے واسطہ پڑا جو ایک طرف اپنے کو حنفی کہتا دوسری طرف محمد بن عبدالوہاب نجدی سے لیکر اسمٰعیل دہلوی تک ان سارے افراد کا علمبردار تھا جو سلف صالحین اور ائمہ دین کی بارگاہوں سے ٹھکرائے جا چکے تھے ویسے ہندوستان میں باطل پرست فرقوں

کی کمی نہ تھی جبکہ اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے ہر ایک کا مکمل استیصال فرمایا لیکن زیادہ شدومد کے ساتھ دیوبندیت کی تردید فرمائی۔

(ب).... ندویت جب اپنے چولی دامن سے نکل کر باہر آئی اور لوگوں کو صلح کلیت اور نیچریت کی طرف مائل کرنا شروع کیا تو آپ نے اس کے استیصال میں متعدد رسائل کے علاوہ "فتاویٰ الحرمین" لکھ کر اسے مکمل طور پر ساکت اور خاموش کردیا۔

(ج).... رفض و تشیع کی تردید میں آپ نے ردالرفضتہ اور دلالتہ الطاعنتہ جیسی کتابیں مرقوم فرما کر ان عقائد و اعمال کی دھجیاں اڑا دیں۔

(د).... مرزا غلام احمد قادیانی نے جب جھوٹا دعویٰ نبوت کیا تو آپ اس کے خلاف سینہ سپر ہوگئے۔ المبین ختم النبیین' السوءالعقاب اور قہرالدیان علیٰ مرتد بقادیان' کے نام سے مستقل رسائل لکھ کر آپ نے اس کو مرتد قرار دیا۔

(ہ).... فلسفہ قدیمہ کے اصول و نظریات جب قوانین اسلام سے متصادم ہوئے تو آپ نے اس کی تردید میں ایسی مجتہدانہ بحث فرمائی کہ صدیوں کے مسلمات کی بنیادیں متزلزل ہوگئیں۔ "الکلمتہ الملہمہ" اور "فوز مبین" جس کی شاہد اور واضح دلیل ہیں۔

(و).... صوفی مزاج لوگوں کی گمراہیاں جب حد سے تجاوز کرنے لگیں تو "الزبدۃ الزکیتہ" لکھ کر ان کی سخت گرفت فرمائی۔

غرضیکہ اسلام سے متصادم نظریات کا آپ نے ڈٹ کر مقابلہ کیا کہ باطل کے ایوان میں زلزلے اور باطل پرست تھرا اٹھے۔

امام احمد رضا کی ہمہ گیر شخصیت کا جب اس طرح ہم بغور مطالعہ کرتے ہیں تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ ان کے اندر تین خصوصیات کامل اور واضح طور پر پائی جاتی ہیں۔ تمسک بالدین' عشق و محبت رسول' رد بدعات و منکرات۔ چنانچہ زندگی کے ہر عمل اور اپنی گفتار و رفتار میں آپ نے وہی انداز اختیار فرمایا جو روح ایمانی اور اقتضائے دین سے قریب تر ہوتا ہے جیسا کہ مولانا حسنین رضا بریلوی فرماتے ہیں :

"زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ میں نے بعض مشائخ کرام کو فرماتے سنا کہ اعلیٰ حضرت کی اتباع سنت دیکھ کر صحابہ کرام کی زیارت کا لطف آگیا یعنی اعلیٰ حضرت صحابہ کرام کے زہد و تقویٰ کا نمونہ تھے۔"

رد منکرات کا جو عظیم الشان کارنامہ آپ نے انجام دیا وہ اتنا واضح ہے کہ بیان کی اصلاحاً" حاجت نہیں۔ مسلم معاشرہ میں پھیلی ہوئی بہت سی بدعتوں کو بیخ وبن سے اکھاڑ پھینکنے کی سعی بلیغ کی اور ان کے مضر اثرات سے ہر ایک کو باخبر کیا جیسا کہ آپ کی کتب اس پر شاہد و بیان ہیں۔

رد فرقہ باطلہ کے بارے میں فرماتے ہیں :

"وہابیوں کے علاوہ ان تمام بدعتیوں کے عقائد باطلہ کا رد کر کے انہیں گزند پہنچاتا رہتا ہوں جو دین کے مدعی ہونے کے باوجود دین میں فساد ڈالتے ہیں۔"

ان بے مثال خصوصیتوں اور عظیم الشان کارناموں کی روشنی میں آپ کی حیات مبارکہ کا وہ خوشگوار منظر ابھر کر نظر نواز ہوتا ہے کہ درحقیقت آپ ایسے اجل جلیل تھے جن کی پوری متاع حیات اسلام' بانی اسلام کی خدمت اور باطل نظریات و افکار سے معرکہ آرائی میں صرف ہوئی۔ ان حقائق کی پردہ کشائی سے واضح ہوا کہ آپ بلاشبہ چودھویں صدی کے مجدد اعظم ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ وآلہ واصحابہ

المفتی الاعظم محمد مصطفٰی رضا القادری علیہ الرحمۃ والرضوان

۱۳۱۰ ـــــ ۱۴۰۲ھ

شخصیتہ من کبار علماء المسلمین بالهند ومن الفقهاء المبرزین فی العهد الجدید ومن المفتیین الموثوق بہم کاملا فی المسائل الشرعیة کان جمهور المسلمین یثق بفتاواہ الصادرة فی معاملاتهم ودینهم کما کان یراجع العلماء الیہ فی فتاواهم ویلتفون التصادیق من هذہ الشخصیة التاریخیة۔

وقد اصدر المفتی الاعظم قدس سرہ العزیز فتاوی اکثر من مأة الف فتوی طول حیاتہ۔

واقعة لقد ولد المفتی الاعظم الشیخ محمد مصطفٰی رضا القادری الحنفی البرکاتی فی ۱۸ من شهر ذی الحجة سنة ۱۳۱۰ الهجریة، فی بیت کان معروفا فی ارجاء الهند بعلمہ وبخدمات الاسلامیة۔ کان والدہ الامام احمد رضا القادری المتوفی سنة ۱۳۴۰ھ شمسا من شموس الاسلام وبحرا من بحور العلم ومجدد للدین القویم الذی یعرف جمیع العالم وحسبک فتاواہ الکبری المعروفة بالعطایا النبویة فی الفتاوی الرضویة وکتبہ الاسلامیة الاخری فی شتی اللغات۔ فترعرع هذا الولید السعید فی ربوع العلم واخذ العلوم والمعارف من ابیہ العبقری وعلماء اسرتہ وغیرهم کالشیخ العلامة رحم الٰہی المنکوری وبرع وتفوق فی العلوم الاسلامیة والفنون العقلیة وبعد ان تخرج من العلوم بدأ بخدام الاسلام والمسلمین، فکان یرشد الناس بعلمہ وعملہ وورعہ فی جانب وفی جانب آخر یصدر الفتاوی الموجهة الیہ من جمیع ضواحی الهند وخارجها وقد بذل جمیع حیاتہ لخدمة الاسلام والمسلمین واصدار الفتاوی والامر بالمعروف والنهی عن المنکر وکان لایخاف لومة لائم ولا سلطة حکومة فی هذا الصدد کانت الحکومة الهندیة حاولت عدة مراة ان تاخذ فتوی منہ تحقیقا لبعض اهوائها ولکن لم تنجح فی أهدافها کما حاولت ان تاخذ فتوی منہ تبرر "تحدید النسل" ولکن لم تحقق امنیتها وخابت املها، ورفض المفتی الاعظم هذہ النظریة رفضا باتا۔

وعدد الذین بایعوا علی یدہ فی دینهم ملیونات والخلفاء المجازون عنہ اکثر من الف وشیخہ فی الطریقة سید العارفین سراج السالکین الشاہ ابوالحسین احمد النوری المارهروی وابوہ الامام احمد رضا القادری قدس سرهما ومن مؤلفاتہ الشهیرة (۱) الفتاوی المصطفویة (۲) الملفوظ (۳) سامان بخشش (مجموعة المدائح النبویة) (۴) الموت الاحمر (۵) القول العجیب فی جواز التثویب وغیرها من الکتب النافعة الاخری۔

رحلتہ وقد رحل هذا جبل العلم والورع والتقوی الی رحمة اللّٰہ تعالٰی فی لیلة ۱۴ من شهر محرم الحرام ۱۴۰۲ھ وقد حضر فی جنازتہ والصلاة علیہ ملیونات من الناس وبعض سفراء العالم ومثل هذا التجمهر لم یر من قبل ویحتفل المجمع الرضوی (رضا اکادمی) فی بومبائی بذکری ولادتہ بمناسبة مرور مأة سنة بالغ اهتمامہ اظهارا لعقیدتہ ومحبتہ معہ وتقدیرا لخدماتہ الاسلامیة الجلیلة لانہ زهد فی الدنیا وعمل طول حیاتہ لنشر الکتاب والسنة وقد خلف عنہ وناب منابہ فضیلة الشیخ العلامة الکبیر المفتی محمد اختر رضا القادری الازهری فی ارشاد الناس واصدار الفتاوی الیهم

العبد الضعیف ـــــ محمد عبد المبین النعمانی القادری الرضوی

مدیر دار العلوم القادریة بجریاکوت وعضو المجمع الاسلامی بمبارکفور۔ اعظم جراہ۔ (الہند)

صاحبزادہ سیّد وجاہت رسول قادری

تعارف۔ خدمات

مرتبہ: پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

نام : سید وجاہت رسول قادری

والد : مولانا سید وزارت رسول قادری حامدی (المتوفی ۱۹۷۶ء) مدفون کراچی مرید و خلیفہ حضرت مولانا مفتی حامد رضا خان قادری (م ۱۹۴۳ء)

جد امجد : مولانا مفتی سید ہدایت رسول قادری لکھنوی (المتوفی ۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۵ء) عالم و فاضل، فقیہ و مفتی، واعظ و مناظر، شیر بیشہ اہلسنّت مرید و خلیفہ حضرت شاہ ابوالحسن احمد نوری (م ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء) علیہ الرحمہ و خلیفہ امام احمد رضا خاں قادری برکاتی محدث بریلوی (م ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء)

پرداد : مولانا محمد احمد رسول قادری

جدامجد کے داد : مولانا قادر علی صاحب خلیفہ و مرید حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی (م ۱۳۱۳ھ)

والدہ : نذیر النساء (م ۱۴۰۸ھ / ۱۹۸۷ء) بنت محترم یٰسین خاں صاحب مرحوم

پیدائش : ۱۶ر جولائی ۱۹۳۹ء بنارس، انڈیا

تعلیم :

☆-- قرآن مجید ناظرہ اور اردو کی ابتدائی کتابیں والدہ ماجدہ سے پڑھیں۔

☆-- دارالعلوم حمیدیہ رضویہ بنارس میں ۱۹۴۶ء میں داخل ہوئے اور ابتدائی دینی تعلیم حاصل کی۔

☆-- ۱۹۴۷ء میں اپنے والد ماجد کی ملازمت کے باعث مشرقی پاکستان ہجرت کر گئے۔ والد ماجد ایسٹ انڈیا ریلوے (ای۔ آئی۔ آر) میں ملازمت فرماتے تھے۔

☆-- ۱۹۵۷ء میں ناظم الدین ہائی اسکول سے میٹرک پاس کیا۔

☆-- ۱۹۶۱ء میں راجشاہی گورنمنٹ کالج سے (Hons) B.A. اکنامکس میں پاس کیا۔

☆-- ۱۹۶۳ء میں راجشاہی یونیورسٹی سے M.A معاشیات کی ڈگری حاصل کی۔

☆-- مشرقی پاکستان میں قیام کے دوران آپ نے اردو اور فارسی کی تعلیم حضرت علامہ فضل قدیر ندوی دامت برکاتہم عالیہ تلمیذ مولانا مفتی حکیم امجد علی صاحب اعظمی اور جناب کلیم سہسرامی و پروفیسر شیدائی صاحب سے حاصل کی۔

☆-- ۱۹۸۳ء میں آپ نے D.I.A.B.D کا ڈپلومہ حاصل کیا۔ ۱۹۸۸ء آپ نے جمعیتہ نشراللغتہ العربیتہ سے ۶ ماہ کا عربی زبان کا ڈپلومہ حاصل کیا۔

☆-- ۱۹۸۸ء میں شیخ الحدیث والتفسیر مولانا مفتی نصراللہ خاں الافغانی سابق چیف جسٹس سپریم کورٹ افغانستان سے فتاویٰ رضویہ، قدوری اور بخاری شریف کے کچھ اسباق پڑھے۔

معاش

☆-- آپ ۱۹۶۴ء میں کراچی تشریف لے آئے اور کراچی یونیورسٹی میں MBA میں داخلہ لیا لیکن بوجوہ ایک سال بعد چھوڑ کر ۱۹۶۶ء سے حبیب بینک میں ملازمت اختیار کی۔
☆-- ۱۹۸۴ء میں حبیب بینک کے .A.V.P مقرر ہوئے۔
☆-- ۱۹۹۲ء میں V.P کے عہدے پر ترقی حاصل کی۔
☆-- ۱۹۹۴ء سے سینئر وائس پریزیڈنٹ S.V.P کے منصب پر خدمت انجام دے رہے ہیں۔
☆-- حبیب بینک میں Zakat اور Hajj سیل کے سربراہ رہ چکے ہیں جس کے دوران آپ نے Zakat Guide Line کے عنوان سے ایک منفرد کتاب لکھی جو کسی بھی بینکار کی طرف سے پہلی کتاب قرار دی جاسکتی ہے۔
☆-- آپ نے حبیب بینک میں ٹریننگ ڈویژن میں ۳ سال تک تدریسی خدمت بھی انجام دی ہے۔

سلسلہ قادریہ رضویہ سے وابستگی

☆-- آپ ۱۹۶۳ء میں بمقام اجمیر شریف حضرت مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفیٰ رضا خاں قادری نوری بریلوی علیہ الرحمہ (م ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۱ء) سے بیعت ہوئے۔
☆-- آپ کو حضرت علامہ مولانا مفتی تقدس علی خاں قادری بریلوی علیہ الرحمہ (م ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء) خلیفہ و داماد مولانا مفتی حامد رضا خاں قادری بریلوی نے ۱۹۸۵ء میں سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ حامدیہ کے تمام سلاسل میں اجازت و خلافت عطا فرمائی۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا سے تعلق

☆-- ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی بنیاد ۱۹۸۰ء میں ڈالی گئی تھی اور آپ ابتداء ہی سے اس ادارہ سے وابستہ ہیں۔
☆-- ۱۹۸۶ء میں جب ادارہ رجسٹرڈ کرایا گیا تو اس وقت آپ مجلس عاملہ کے رکن منتخب کیے گئے تھے۔
☆-- ۱۹۸۷ء میں آپ کو ادارہ کا نائب صدر منتخب کیا گیا۔
☆-- ۱۹۹۲ء میں جب مولانا سید ریاست علی قادری علیہ الرحمہ بانی ادارہ ھذا اور خلیفہ مفتی اعظم ہند کا اچانک ۳ر جنوری کو انتقال ہوگیا تو آپ کو ادارہ ہذا کا صدر منتخب کیا گیا اور اس وقت بھی آپ ادارہ ہذا کی صدارت فرما رہے ہیں۔

قلمی خدمات

آپ نے امام احمد رضا کے مختلف علمی گوشوں پر اردو اور انگریزی میں مقالات تحریر فرمائے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے ان کی تفصیلات :
☆-- اقوال اعلیٰ حضرت معارف رضا شمارہ ہفتم ۱۹۸۷ء
☆-- قرآن پاک کے اردو تراجم کا تقابلی جائزہ، معارف رضا شمارہ نہم ۱۹۸۹ء
☆-- امام احمد رضا پر تحقیق کی نئی جہات، معارف رضا شمارہ دوازدہم ۱۹۹۲ء
☆-- اردو نعتیہ شاعری میں امام احمد رضا کا مقام، مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۴ء
☆-- مولانا حسن رضا کی نعتیہ شاعری، مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۰ء

Role of Imam Ahmed Raza Khan Barelvi in upholding the sanctity of the Holy Prophet, Marrif-e-Raza Vol.6. 1986

اس کے علاوہ معارف رضا اور مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس کے سخن ہائے گفتنی اور پیش لفظ سید ریاست علی قادری کے بعد آپ ہی اب تک تحریر فرما رہے ہیں۔ اس کے علاوہ کئی کتب تالیف فرمائی ہیں۔

☆-- یادگار سلف (حضرت مفتی تقدس علی خاں)

مرتبین : ڈاکٹر مجید اللہ قادری، وجاہت رسول قادری

☆-- صاحب فیض رضا (سید ریاست علی قادری)

مرتبین : ڈاکٹر مجید اللہ قادری، وجاہت رسول قادری

☆-- آئینہ رضویات، جلد اول

مرتبین : ڈاکٹر مجید اللہ قادری، وجاہت رسول قادری

☆-- تذکرہ مولانا ہدایت رسول قادری (زیر طبع)

☆-- تذکرہ مولانا وزارت رسول قادری (زیر طبع)

تاریخی کارنامہ

صاحبزادہ وجاہت رسول قادری صاحب کا ایک تاریخی کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے پہلی دفعہ امام احمد رضا خاں قادری محدث بریلوی پر ایک دستاویزی فلم (Documentary Film) انڈیا جاکر تیار کی تھی جس کو پاکستان ٹیلیویژن نے ایڈٹ کرکے اپنے پروگرام ٹی۔ وی انسائیکلوپیڈیا میں ۱۲ منٹ کی فلم ۱۹۸۹ء میں دو دفعہ نشر کی تھی جس کو پاکستان اور انڈیا کے کروڑوں عوام نے دیکھا۔

حج و زیارت حرمین

آپ نے ماشاء اللہ ۴ حج اور متعدد بار عمرہ کی سعادت حاصل کی ہے۔

دینی خدمات

آپ علمائے اہلسنت کے مقررین میں ایک نمایاں حیثیت رکھتے ہیں اور اپنے شعلہ بیانی سے لوگوں کے قلوب کو عشق رسول سے منور کرتے ہیں۔ آپ باقاعدہ کراچی کینٹ کے

علاقے سندھ کلب کی شعبانی مسجد میں جمعہ کی خطابت و امامت بھی فرماتے ہیں۔ آپ شاعری سے بھی ذوق رکھتے ہیں اور کئی نعتیں، منقبتیں اور سہرے تحریر فرمائے ہیں۔

خاندانی حالات

اہلیہ	:	ڈاکٹر میجر (ریٹائرڈ) برجیس جہاں بنت پروفیسر سید عزیزالدین نقوی مرحوم
برادران	:	شجاعت رسول قادری نزاہت رسول قادری صباحت رسول قادری ریاست رسول قادری
اولاد امجاد	:	صولت رسول قادری سطوت رسول قادری
قیام	:	عسکری اپارٹمنٹ، ۳ بلاک، ۴۔ ایف کراچی کینٹ عقب کڈنی سینٹر ہاسپٹل۔ کراچی نمبر ۷۵۵۳۰

فاضل بریلوی کی اجتہادی برتری ہر خاص و عام کو دعوت فکر دیتی ہے، تحریک پاکستان کی شاہراہ پر اعلیٰ حضرت کے گہرے نقوش پائے جاتے ہیں، ڈائریکٹر قائد اعظم اکیڈمی

پیغامِ رضا

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (سرپرست، ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا)

جدید تحقیق کے مطابق رضا بریلوی ۷۵ سے زیادہ علوم و فنون میں مہارت رکھتے تھے' تقریباً" پندرہ علوم و فنون کا تعلق براہ راست شعروادب سے ہے...... بلکہ ان کے شعری اور نثری ادب میں ان کے ہر علم و فن کی جھلک نظر آتی ہے...... ویسے ادب کا دامن بہت وسیع ہے...... شاید اتنا وسیع کسی علم و فن کا دامن نہ ہوگا...... جس علم پر اس کی تجلی پڑتی ہے' اس کا ہو جاتا ہے...... ادب ایک ایسا عطر مجموعہ ہے جس کی خوشبو سے مشام جاں معطر ہوتا ہے...... الفاظ و حروف' اس کا جسم ہیں اور جذبہ اس کی روح...... روح اس کی نبستی ہے...... دل اس کا گھر ہے...... دماغ اس کی سواری ہے...... آنکھیں اس کی خادم ہیں...... قلم اس کا چوبدار ہے......

مطالعہ و مشاہدہ جتنا وسیع ہوتا جاتا ہے...... ذہنی افق اتنا ہی پھیلتا جاتا ہے...... پھر مطالعہ و مشاہدہ کا ایک جہاں نہیں' بیسیوں جہاں ہیں...... خارجی بھی داخلی بھی...... ہماری دنیا صرف یہ جہاں ہے...... مگر دیدہ ور کی نظر میں ہر جا جہان دیگر ہے...... رضا بریلوی کا مطالعہ اور مشاہدہ بڑا وسیع تھا' اس لئے ان کا ذہنی افق وسعتوں کو اپنے آغوش میں لئے ہوئے ہے...... ہم ان وسعتوں میں پرواز کرتے ہیں مگر پا نہیں سکتے...... اس کی حدود کو چھو نہیں سکتے...... ان وسعتوں کے باہر جانا تو بہت دور کی بات ہے...... فکر و فن کے بھی سماوات ہیں...... ان پنہائیوں کو وہی پا سکتے ہیں جو ادا شناس ادب ہوں۔

رضا بریلوی کی شاعرانہ خوبیوں کی کیا بات کی جائے...... کون سی خوبی ہے جو یہاں نہیں...... ان کی شاعری پیکر حسن و جمال ہے...... سبحان اللہ سبحان اللہ...... معانی و بیان کی دل آویزیاں...... صنائع و بدائع کی جلوہ ریزیاں...... تشبیہات و استعارات کی سحر انگیزیاں...... الفاظ و حروف کی حیرت انگیز صف بندیاں...... محاوروں کا حسین امتزاج...... روزمرہ کا دل آویز استعمال...... طرز ادا کی رنگینی و بانکپن...... سادگی و پرکاری...... ندرت فکر و خیال...... بے ساختگی و برجستگی...... موسیقیت و نغمگی...... رفعت مضامین...... نکھرے ستھرے پاکیزہ اشعار...... سراپا انتخاب...... فکرو خیال کو جس سانچے میں ڈھالتے ہیں حسیں سے حسیں نظر آتا ہے...... غزل کو اتنا بلند کیا کہ نعت بنا دیا اور نغمہ نعت کو اس بلند آہنگی سے چھیڑا کہ زمین و آسمان گونجنے لگے......

○

عربی زبان پر یہ قدرت کہ قصائد میں ۳۰۰ اشعار تک بھی قافیہ مکرر نہ آیا...... اور اردو کی اپنی تنگ دامانی کی وجہ

سے ۱۲۳ اشعار تک قافیہ مکرر نہ آیا...... رضا بریلوی نے اردو کی حدوں کو چھولیا...... اردو قصیدوں میں ان کا قصیدہ معراجیہ' ان کی شاعری کا کمال بھی ہے اور شباب بھی...... اس کی نظیرپوری اردو شاعری میں نہیں...... جو پڑھتا ہے پھڑک اٹھتا ہے...... جو سنتا ہے' سر دھنتا ہے...... اگر رضا بریلوی یہی ایک قصیدہ لیکر میدان شاعری میں اترتے تو سب شاعروں پر گوئے سبقت لے جاتے...... ایسا مرصع قصیدہ راقم نے اپنی چالیس سالہ ادبی زندگی میں نہ سنا اور نہ دیکھا۔ یہ قصیدہ ۱۳۰۳ھ /۱۸۸۵ء سے قبل کہا گیا مگر جب ۱۵ر جون ۱۹۱۴ء کو اخبار دبدبہ سکندری میں رام پور (بھارت) سے شائع ہوا تو مدیر نے اس پر جو نوٹ لکھا وہ گفتنی بھی ہے اور شنیدنی بھی...... آپ بھی ملاحظہ فرمائیں :

قصیدہ در تہنیت شادی اسراء

جس کی ہر سطر مروارید فصاحت و بلاغت کی سلک آبدار...... جس کا ہر مصرع گل ہائے بلاغت کا خوشنما ہار...... ہر لفظ عمدہ' پاکیزہ...... زیور حسن سے آراستہ...... تحقیق صوری و معنوی کا دریا...... خوبی کے سانچے میں ڈھلا ہوا...... بحر محبت محبوب رب عزت کو کمال جوش و خروش میں لانے والا...... جاں نثاران حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مست و بے خود بنانے والے...... جس کی نظیر عالم میں مفقود' سراپا محمود و مسعود...... تصنیف لطیف' بہار گلشن شریعت...... طراز دامن ہدایت...... سرآمد فصحا و بلغاء...... استاذ الشعراء...... امام المحققین...... تاج المدققین...... پیشوائے اہل سنت...... مجدد مائتہ حاضرہ...... موئید ملت طاہرہ...... علی جناب' تقوی ماب' مولانا مولوی حاجی قاری شاہ محمد احمد رضا خاں صاحب قبلہ محمدی' سنی' حنفی' قادری برکاتی' بریلوی مد ظلہم الاقدس

(دبدبہ سکندری' رام پور' شمارہ ۱۵ر جون ۱۹۱۴ء' ج ۵۰' نمبر۲۹' ص ۷-۹)

○

رضا بریلوی کے نزدیک نعت کہنا' تلوار کی دھار پر چلنا ہے...... وہ زندگی بھر تلوار کی دھار پر چلتے رہے...... ان کے نزدیک حمد باری تعالیٰ میں کوئی حد نہیں اور نعت گوئی میں دونوں جانب سخت حدبندیاں ہیں...... مگر حدود میں رہ کر جب وہ پرواز کرتے ہیں تو ان حدود کی وسعتوں اور پنہائیوں کا عالم دیدنی ہوتا ہے...... وہ آداب نعت گوئی سے آشنا تھے...... ان کے شعور میں بڑی گہرائی تھی...... ان کے عرفان و آگہی میں بڑی گیرائی تھی...... جذبے کی صداقت اور محبت کی نورانیت نے ان کے کلام کو بہت بلند کردیا...... ان کا کلام نعت حبیب کا وہ مشرق ہے جس سے آفتاب جہاں تاب کی شعائیں پھوٹ رہی ہیں اور سارے عالم کو منور کر رہی ہیں...... سوزوساز اور جذبہ و اثر نے گویا الفاظ کو زباں دے دی...... باکمال شاعر ہوتے ہوئے بھی' شاعری کو کبھی وجہ افتخار نہ سمجھا...... ہاں ذکر حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سرمایہ صد نازش و افتخار جانا...... رضا بریلوی کی شاعری کی بلندی کا یہ عالم ہے کہ شاعروں کی بھیڑ بھاڑ میں وہ سروقد نمایاں نظر آرہے ہیں...... خراماں خراماں چلے آرہے ہیں...... چہرہ زیبا دیکھنے کے لئے سب بے چین ہیں...... سب ان کے حضور سرجھکائے سلام کے لئے حاضر ہیں......

○

رضا بریلوی نے انیسویں صدی میں اس وقت نعرہ مستانہ بلند کیا جب متاع عشق و محبت لٹ رہی تھی...... فکر و خیال پر شب خوں مارے جا رہے تھے...... کارواں سے احساس زیاں چھینا جا رہا تھا...... رضا بریلوی نے دماغ کو بیدار رکھا...... دل کو زندہ رکھا...... چراغ محبت کو روشن رکھا' بجھنے نہ دیا...... خیالوں کی دنیا کو زندگی سے آشنا

کیا...... مجازی محبوبوں کے چنگل سے نکالا...... مستوں کو ہشیار کیا...... رندوں کو آب حیات دیا...... اندھیروں میں اجالا کیا...... اجالوں کو رشک آفتاب کیا...... زمانے کے اسیروں کو آزاد کیا...... موجوں سے لڑنے کا حوصلہ دیا...... مایوسوں کو آس دی...... ناامیدوں کو امید دی...... خاک نشینوں کو عرش نشیں کردیا...... احساسات کے دھارے کو موڑ دیا...... جذبات کی دنیا کو یکسر بدل دیا...... اور نعت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے گیت اس بلند آہنگی سے گائے کہ سارا جہاں گانے لگا...... سب جھکنے لگے...... سب جھومنے لگے' ہاں

؎ گونج گونج اٹھے ہیں نغمات رضا سے بوستاں

...... رضا بریلوی کی نعت گوئی ایک تحریک بن گئی...... دیکھتے ہی دیکھتے نعت گو شعراء کا ایک قافلہ رواں دواں نظر آنے لگا...... شعری مجموعوں کا نہ ختم ہونے والا ایک سلسلہ شروع ہوا جو آج تک جاری ہے...... یہ اس نعرہ مستانہ کا جواب ہے جو انیسویں صدی عیسوی کی تاریک فضاؤں میں رضا بریلوی نے لگایا تھا...... ڈاکٹر اقبال اسی آواز کی' آواز بازگشت ہیں......

آج عالم اسلام کو پیغام رضا کی ضرورت ہے...... ہولناک صدائیں سن سن کے کان پک گئے...... گھٹا ٹوپ اندھیروں نے بینائی سلب کرلی...... نفرتوں سے دماغ کھول رہے ہیں...... عصبیتوں سے دل جل رہے ہیں...... محبت کے چمن لٹ رہے ہیں...... انسانیت سسک رہی ہے...... جذبات سرد پڑ گئے...... حیرت کدے میں آگئے...... سب ایک ایک کا منہ دیکھ رہے ہیں...... پیاسے ایک ایک بوند کو ترس رہے ہیں...... بھوکے ایک ایک ٹکڑے کو تک رہے ہیں...... ہاں' وہ جان جاناں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں ہے جس نے الٰہی نغموں سے کانوں میں رس گھولے؟...... انسان کو جاں نواز بنایا...... وہ جان ایماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں ہے جس نے نفرتوں اور عصبیتوں کو پیروں تلے روندا' دشمنوں کو گلے لگایا...... وہ جان جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں ہے جس نے بھوکوں کو کھانا کھلایا' پیاسوں کو پانی پلایا' ہمدردی و غم خواری کا سبق سکھایا...... ہاں وہ جان جاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں ہے جس نے سسکتی انسانیت کو سہارا دیا اور محبت و اخوت کا پیغام سنایا...... وہ جان عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں ہے جس نے مردہ تنوں میں نئی روح پھونکی' جہاں میں حیرت انگیز انقلاب برپا کیا...... آج سارے عالم کو اس کی ضرورت ہے...... ہاں' اے رضا!...... اے اسلام کے شیدائی! اے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فدائی!...... آج اسی کے گیت گا' آج اسی کے نغمے الاپ کہ خزاں میں بہار آئے' اندھیروں میں اجالا ہو...... ہاں:

یہی کہتی ہے بلبل باغ جناں کہ رضا کی طرح کوئی سحربیاں
نہیں ہند میں واصف شاہ ھدیٰ مجھے شوخی طبع رضا کی قسم

Norway Enterprises
Cargo
Services
614, Uni Plaza,
I.I. Chundrigar Road,
Karachi.
Phone # 2425846/
2417452
Fax # 2418519
Head Office:
Paris Road/Sialkot
Phone # 591666/593131
Fax # 587878

With
Best
Compliments
from
Mohammad Rafique Qadri
on the Occasion of
Imam Ahmad Raza Conference 1996.
AYOOB SOAP INDUSTRIES
(PVT) LTD.
D-155, S.I.T.E,
KARACHI.
PH: 293442

قرآن حکیم علوم و معارف اور خزائن و عرفان کا منبع و سرچشمہ ہے۔ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں کائنات کے تمام علوم پنہاں و پوشیدہ ہیں۔ قرآنی فہم و ادراک رکھنے والا ایسے علوم کی نشاندہی کر سکتا ہے اور جو بارگاہ رب العزت سے خصوصی انعام یافتہ ہو وہ بدرجہ اتم قرآنی علوم و معارف کے ایسے انکشافات کر لیتا ہے جو ہر کس و ناکس کی دانش و بینش سے ماورا ہیں۔ ایسی ہی ایک باولایت ہستی مفکر اسلام علامہ امام احمد رضا خان قادری بریلوی قدس سرہ کی ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے خصوصی انعامات اور علوم و معارف سے نوازا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آج علوم دینیہ اور علوم جدیدہ سے منسلک بڑے بڑے علماء و دانشور اور ملکی و غیر ملکی یونیورسٹیز کے ریسرچ اسکالرز امام احمد رضا کے علمی دانش کدہ میں گم ہیں اور علامہ امام بریلوی کی ہمہ جہت شخصیت و عالمگیر اسلامی خدمات پر بڑی بڑی ڈگریاں (M.Phil اور Ph.D) حاصل کرنے پر فخر محسوس کرتے ہیں اور بین الاقوامی کانفرنسوں اور سیمیناروں میں مفکر اسلام کی کتابوں کے حوالے سے پیش کرتے ہیں۔

مفکر اسلام پر عطائے الٰہی کی ایسی نوازشات کا اگرچہ ہم احاطہ تو نہیں کر سکتے تاہم علوم دینیہ کے ساتھ ساتھ جدید سائنسی علوم پر ان کی نادر نگارشات انعامات الٰہیہ کا پتہ ضرور دیتی ہیں اور جدید علوم پر ان کی کامل دسترس اور حیرت انگیز تحقیق کو آشکارا کرتی ہیں۔ مفکر اسلام کا علوم قدیم و جدید پر کامل عبور جہاں اعلیٰ ذہن اور ارفع شخصیت کا گواہ ہے وہاں پر عالم اسلام کے لئے اسلام کی حقانیت کو ثابت کرتے ہوئے قابل فخر بھی ہے۔

مفکر اسلام علامہ امام بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے میڈیکل سائنس کے مشکل اور مخصوص شعبہ پر کلام کیا ہے اور بڑی وضاحت کیساتھ اسلامی نظریات کی حقانیت کو ثابت کرکے قرآن و حدیث کی عظمت کو برقرار رکھا ہے اور اسلامی سرحدوں کے محافظ کی حیثیت سے یہاں تک ثابت کیا ہے کہ سائنس کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جس کا قرآن و حدیث میں مفصل یا اشارتاً" کوئی ذکر موجود نہ ہو نیز مفکر اسلام نے مریض کی عیادت اور دیکھ بھال کے اس عالمی پیغام محبت کو اپنی نادر تصانیف میں بڑی شدومد سے واضح کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ مریض سے محبت اور حسن سلوک اسوہ حسنہ کی ایسی بے نظیر مثالیں ہیں جسے کوئی دوسرا مذہب پیش نہیں کر سکتا۔

الصمصام علی مشکک

فی ایۃ علوم الارحام۔ سنہ ۱۳۱۵ھ

قرآن، میڈیکل امبیریالوجی اور امام احمد رضا

(A Review of Quran, Medical Embryology and Imam Ahmed Raza)

میڈیکل سائنس کے موضوع پر مفکر اسلام امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عظیم اسلامی خدمت (Islamic Contribution) اپنی مثال آپ ہے ایک طرف یہ رسالہ پادری کے سوال کا رد بلیغ ہے تو دوسری جانب اسلام کی دائمی حقانیت کو ثابت کرتے ہوئے سائنسی بنیادوں پر عالم اسلام کے لئے راہنمائی کرتا ہے اور ساتھ ہی دور حاضر کے مسئلے کا لاجواب حل بھی ہے۔

اس رسالے کا پس منظر بھی کسی کا استفسار ہے یعنی سو برس قبل آپ سے ایک فتویٰ پوچھا گیا کہ "ایک پادری کا کہنا ہے کہ قرآن میں ہے کہ پیٹ کا حال کوئی نہیں جانتا کہ بچہ ذکور (لڑکا) سے یا اناث (لڑکی) سے ہے حالانکہ ہم نے ایک آلہ نکالا ہے جس سے سب حال معلوم ہو جاتا ہے اور پتہ ملتا ہے۔"

اس کے جواب میں مجدد اعظم، فقیہ عالم، مفکر اسلام علامہ امام بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مسلم امہ کی نمائندگی کرتے ہوئے نہایت مدلل انداز میں ایک علمی، تحقیقی اور مبسوط و بے مثال رسالہ بنام **"الصمصام علی مشکک فی ایۃ علوم الارحام"** تحریر فرمایا۔

☆..... مفکر اسلام نے اس رسالہ میں ابتداً" نفس مضمون سے متعلق سات قرآنی آیات مبارکہ پیش کی ہیں۔

☆..... مفکر اسلام نے اس رسالہ میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و برتری (Supermacy) کو بڑے شدومد کے ساتھ بیان کیا ہے۔

☆..... مفکر اسلام نے اس رسالہ میں مخلوق کے علم کو عطائے الٰہی ثابت کرتے ہوئے قرآنی حوالہ جات پیش کئے ہیں۔

☆..... مفکر اسلام نے اس رسالہ میں جدید سائنسی ریسرچ کو محدود نہیں کیا بلکہ تحقیق کی راہ کو آنے والی نسلوں کے لئے برقرار و بحال رکھا ہے مگر اسلامی سرحدوں کی مکمل حفاظت و پاسداری کی ہے۔

☆..... مفکر اسلام کا یہ رسالہ گرچہ خالص اسلامی نوعیت کا ہے مگر اس رسالہ میں جدید سائنسی علوم کا استعمال اجمالاً" یا تفصیلاً" ملتا ہے **مثلاً"**

(i) Genetics جنیات

(ii) Modern Embryology **جدید علم جنین**

(iii) Physics **طبیعات**

(iv) Topology (Math) (ٹوپالوجی) **علم مقامات**

(v) Geometry علم ہندسہ

(vi) Astronomy **علم ہیت و فلکیات**

(vii) Astrology **علم نجوم**

(viii) Zoology (Biology) **علم حیوانیات**

(ix) Philosophy and Logic **فلسفہ اور منطق**

(x) Gramer **گرائمر(صرف، نحو)**

☆..... مفکر اسلام نے اس رسالہ میں ایک جگہ لکھا ہے کہ قرآن نے کسی جگہ فرمایا ہے کہ کوئی کبھی کسی مادہ کے حمل کو کسی تدبیر سے اتنا نہیں معلوم کر سکتا کہ نر (Male) ہے یا مادہ (Female) اگر کہیں ایسا فرمایا تو نشان دو اس لئے پادری کو یا تو بے فہمی محض ہوئی ہے یا حسب عادت دیدہ دانستہ کلام الٰہی پر افترا و تہمت ہے۔

☆..... مفکر اسلام نے مذکورہ رسالہ میں ایک جگہ لکھا ہے کہ اگر جدید تجربات کے بعد کوئی آلہ بتا دیتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں لڑکی ہے یا لڑکا تو یہ کوئی انوکھی بات نہیں پہلے بھی مجربین اس قسم کے قیاسات پیش کرتے رہے ہیں ایسا علم بھی عطائے الٰہی سے ہے جو اس آلے سے حاصل ہو جاتا ہے۔

☆..... مفکر اسلام کا یہ رسالہ صحیح اسلامی نظریات و حقائق

کی روشنی میں آنے والی نسل کے لئے راہنمائی کرتا ہے اور بالعموم عوام الناس اور بالخصوص جدید تعلیم سے تعلق رکھنے والے اشخاص کے مضطرب اذہان کو دور حاضر کے پیچیدہ اور نازک مسئلے کا جامع اور اطمینان بخش جواب مہیا کرتا ہے۔ ایسی علمی اور نادر تحقیق بلاشبہ امام موصوف کے رہبر عالم اسلام ہونے کا بین ثبوت ہے۔

امام احمد رضا اور جدید ایمبریالوجی

(Imam Ahmed Raza and Modern Embryology)

چودھویں صدی میں مفکر اسلام علامہ امام احمد رضا نے رہبر عالم اسلام کی حیثیت سے مسلم امہ کی نمائندگی و رہنمائی کا پورا حق ادا کیا ہے اور قرآنی استدلال پیش کر کے خالص میڈیکل کے مضمون Embryology پر بحث کی ہے۔ آپ نے میڈیکل Embryology کے بارے میں بعض ایسے انکشافات کئے ہیں کہ میڈیکل سائنس کے ماہرین داد دیئے بغیر نہ رہ سکیں۔

مفکر اسلام چونکہ عطائے الٰہی سے قرآنی علوم و معارف سے آگاہ ہیں اس لئے قرآن ہی سے میڈیکل ایمبریالوجی کے موضوع پر نفیس بحث فرماتے ہیں۔

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ترجمہ : "تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں بناتا ہے ایک طرح کے بعد اور طرح، تین اندھیریوں میں، یہ ہے اللہ تمہارا رب، اسی کی بادشاہی ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں، پھر کہاں پھیرے جاتے ہو۔" (کنزالایمان الزمر ۳۹:۶)

کنزالایمان کے تفسیری حاشیہ خزائن العرفان پر مذکورہ تین اندھیریاں یوں درج ہیں۔

1- ایک اندھیری پیٹ کی

2- دوسری رحم کی

3- تیسری بچہ دان کی

جدید تحقیق کے مطابق یہ تین اندھیرے (Three Viels of darkness) یہ ہیں

a. Amniotic Membrane

b. Uterine Wall

c. Abdomnial Wall (Anterior)

مفکر اسلام اپنی تصنیف **الصمصام** میں ایک جگہ لکھتے ہیں کہ **جنین** پر تین اور پردے ہوتے ہیں۔

لفظ **جنین** کے لغوی معنی یہ ہیں

پیٹ کا بچہ، وہ بچہ جو رحم مادر میں ہو

ادھورا بچہ، **مضغہ** (لوتھڑا)

میڈیکل کی اصطلاح میں **جنین** سے مراد Embryo ہو سکتا ہے یا پھر Fetus-

Embryonic Period 3 ہفتے تا 8 ہفتے تک کی نشوونما کا عرصہ

Feetal Period 3 مہینے تا پیدائش تک کی نشوونما کا عرصہ۔

اگر **جنین** سے مراد Embryo لیا جائے تو یہ پردے کچھ یوں ہیں۔

EMBRYONIC PERIOD

Ectodermal Germinal Layer

Mesodermal Germinal Layer

Endodermal Germinal Layer

اگر **جنین** سے مراد Fetus لیا جائے تو یہ پردے یوں ہیں۔

FETAL LAYERS

Amniotic Fluid

Aminotic Membrane

Chorion

ان پردوں کی وضاحت و تفصیل سے مراد مفکر اسلام کی یہ ہے کہ بچہ ماں کے پیٹ میں کتنے پردوں اور تہوں میں محفوظ ہوتا ہے اور بظاہر ایسی صورت نہیں کہ لڑکی یا لڑکا کے فرق کو معلوم کیا جاسکے یا اس کا جسم مکمل طور پر بذریعہ آلہ (Ultrasound Machine) نظر آجائے اس وضاحت کے بعد مفکر اسلام سابقہ تجربات کے حوالے سے بتاتے ہیں کہ پہلے بھی تجربہ کار لوگ مختلف قیاسات و علامات سے فرق معلوم کرلیا کرتے تھے لہٰذا جدید تجربات

کے بعد اگر کوئی آلہ (Ultrasound Machine) وغیرہ ایجاد ہوا ہے جو لڑکی/لڑکے کے فرق کا پتہ دیتا ہے تو یہ کوئی نہیں بات نہیں ہے اس قسم کے آلہ کا وجود ممکن ہوسکتا ہے لیکن یہ آلہ صرف بعض ظاہری علامات کے فرق کو ظاہر کرتا ہوگا۔

امام احمد رضا اور جنیٹکس

(Imam Ahmed Raza and Genetics)

مفکر اسلام کو اللہ تعالیٰ نے خصوصی عنایات سے نوازا تھا اور علوم و معارف کا بے بہا خزانہ عطا فرمایا تھا۔ عشق رسالت کے فیضان یافتہ اس بطل جلیل نے خداداد صلاحیت سے مختلف مواقع پر ان علوم کا استعمال فرمایا اور دورحاضر کے ہر مسئلہ پر قلم اٹھایا اور محققین و ماہرین کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا یہی وجہ ہے کہ آج بڑے بڑے اسکالرز امام احمد رضا کے علمی دنش کدہ کو قابل فخر سمجھتے ہیں اور اسکو علم لدنی قرار دیتے ہیں۔

مفکر اسلام کی Genetics پر علمی تحریر کو جدید ریسرچ کی روشنی میں پرکھاجائے تو یہ بحث آجکل

Genetic Control of Protein Synthesis

Cell Function and Cell Reproduction

کے زمرے میں آتی ہے۔ بحوالہ

8th Edition Chapter. No. 3

Page. 25, GYTONS PHYSIOLOGY

امام احمد رضا اور جدید سائنس

(الٹرا ساؤنڈ مشین کی ساخت

فزکس کے اصول کے تحت)

مفکر اسلام علامہ امام احمد رضا نے جدید سائنسی تحقیقات کو بحال رکھتے ہوئے آلہ (Ultrasound Machine) کو عقل انسانی کا کرشمہ بتایا

اور اللہ تعالیٰ کی عطا کو بنیاد قرار دیا ہے بلکہ سو برس قبل اس عبقری زمانہ نے آلے کی ساخت کو فزکس کے جدید اصولوں کے تحت قلمبند فرمایا۔ اس سے مفکر اسلام کے ذہن کی سائنسی پہنچ (Scientific Approach)، فزکس پر کامل مہارت اور جدید انجنیئرنگ اور ٹیکنالوجی کے حوالے سے علمی تبحر کا پتہ چلتا ہے۔ مفکر اسلام نے ایک صدی قبل خداداد صلاحیت سے الٹرا ساؤنڈ مشین کی ساخت کو فزکس کے قوانین انعکاس نور (Reflection of Light) اور انعطاف نور (Law of Refraction of Light) (Law of کی بنیاد (Base) پر بیان کیا ہے۔ مفکر اسلام علامہ امام احمد رضا کی یہ ایجاد نے والی نسل کے لئے نہ صرف دعوت فکر ہے بلکہ قابل فخر بھی ہے۔

امام احمد رضا کی جذام پر تحقیق

(الحق المجتلی فی حکم المبتلی)

جذام ایک قدیم جلدی (Skin) اور اعصابی تاروں (Peripheral Nerves) کی بیماری ہے۔ اس میں مبتلا مریض کو انتہائی حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ مفکر اسلام علامہ امام احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ نے اس بیماری پر اسلامی نظریات پر مبنی جو تحقیق کی ہے اس سے مریض سے نفرت کی بجائے علاج و معالجہ اور دیکھ بھال کا شعور پیدا ہوا ہے اور اسی نظریئے کی تائید اب جدید میڈیکل ریسرچ نے کی ہے۔

سابقہ تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ جذام ایک متعدی مرض ہے۔ رضوی تحقیق نے اسلامی نظریات کو واضح کرتے ہوئے جذام کو غیر متعدی قرار دیا ہے۔ آج جبکہ جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے سالہاسال کی محنت شاقہ اور تحقیق و تجربات سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ اب جذام متعدی بیماری نہیں رہی بلکہ قابل علاج مرض ہے

تناسب کے اعتبار سے جذام 70% غیر متعدی اور 30% متعدی بھی غیر متعدی ہو جاتی ہے اگر بروقت اور صحیح علاج ہو۔

قابل غور بات یہ ہے کہ چند عرصہ قبل کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج اور میوہسپتال لاہور کے آڈیٹوریم میں لپروسی (جذام) سیمینار میں جب ایک انگریزی پروفیسر نے انکشاف کیا کہ جدید تحقیق کے مطابق جذام اب متعدی بیماری نہیں بلکہ 70% غیر متعدی اور 30% متعدی ہے تو راقم نے وہاں برملا مفکر اسلام کی جذام پر تحقیق کو واضح کیا جسے تمام ماہرین نے سراہا۔

اسی طرح حال ہی میں 27,26 نومبر 1995ء کو ڈیرہ غازی خان میں منعقدہ لپروسی سیمینار میں راقم نے جب ڈاکٹر اقبال احمد اور جرمن لیڈی ڈاکٹر کرس شموزر (Chris Schmotzer) مفکر اسلام کی جذام پر تصنیف "**الحق المجتلی فی حکم المبتلی**" پیش کیں تو دونوں ماہرین نے امام احمد رضا کے نظریہ جذام (غیر متعدی) کو نہایت خوش دلی سے سراہا۔

اب یہ بات روزروشن کی طرح واضح ہو گئی ہے کہ میڈیکل سائنس جذام کے متعلق جو نظریہ آج رکھتی ہے یہی نظریہ مفکر اسلام علامہ امام احمد رضا سوبرس قبل اسلامی نظریات کی روشنی میں اپنی تصنیف میں واضح کر چکے تھے۔ مسلم امہ کے لئے بالخصوص اور پوری انسانیت کے لئے بالعموم آپ کی یہ حیرت انگریز تحقیق قابل فخر رہے گی۔

امام احمد رضا کی طاعون پر تحقیق

(تیسر الماعون لسکن فی الطاعون)

طاعون ایک قدیم' انتہائی خطرناک وبائی مرض ہے جس سے ماضی میں لاکھوں انسانی جانیں ضائع ہوئیں اور اس کا خوف اب تک مسلط ہے یہ بھی ایک قابل علاج مرض ہے۔

وباء کی روک تھام کا قانون آج بھی یہی ہے کہ طاعون زدہ افراد متاثرہ علاقے سے نہ جائیں اور تندرست لوگ متاثرہ علاقے میں نہ آئیں۔ یہ بیماری چوہوں کے پسوؤں کے ذریعے انسان میں منتقل ہوتی ہے پھر وباء کی صورت میں انسانیت کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے اور موت واقع ہو جاتی ہے۔

مفکر اسلام نے میڈیکل سائنس کے اس موضوع پر 90 برس قبل ایک علمی کتاب "**تیسر الماعون لسکن فی الطاعون**" تصنیف فرمائی اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں طاعون سے متعلق اسلامی نظریات کو واضح کیا ساتھ ہی تکلیف اور بیماری کی حالت میں مریض سے حسن سلوک' بھائی چارہ' قربانی اور محبت و اخوت کے اسلامی پیغام و تعلیمات سے آگاہ کیا۔

حدیث پاک میں ہے

"طاعون سے بھاگنا گناہ کبیرہ ہے اور طاعون سے بھاگنے والے کو میدان جنگ سے بھاگنے والا قرار دیا گیا ہے اور جو اس میں صبر کرتا رہے اس کے لئے شہید کا ثواب ہے۔"

ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں ہے :

ترجمہ : طاعون سے نہ بھاگو کیونکہ طاعون سے بھاگنا تقدیر الہٰی سے بھاگنا ہے تاکہ تمہارے مریض صحیح دیکھ بھال اور تمہارے مردے تجہیز و تکفین نہ ہونے کی بناء پر ضائع نہ ہو جائیں۔

رضوی تحقیق اور جدید میڈیکل سائنس کے نظریات آپس میں مطابقت رکھتے ہیں لیکن مفکر اسلام نے اسلامی موقف کی وضاحت محبت و اخوت کی لافانی تعلیمات سے دی ہے اور اسلامی نظریات کی مکمل حفاظت و پاسداری کی ہے۔ خدمت انسانیت کا یہ اعلیٰ نمونہ ہمیشہ قابل فخر رہا ہے اور رہے گا۔
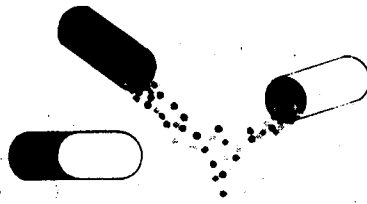
With Best Compliments
from
Mehran
Commercial
Enterprises
C-124,
National Auto Plaza
Marston Road,
Karachi.
Ph. # 7763809

عشقِ مصطفیٰ کی شمعِ فروزاں

مرحبا اے عشق خوش سودائے ما
اے دوائے جملہ علتہائے ما

سرزمین ہند کا ذرہ ذرہ گواہ ہے کہ عاشق رسول امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ ملت طیبہ طاہرہ کے ایک ایسے وفاشعار محب صادق تھے کہ انہوں نے فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق و وارفتگی ہی کو اصل الاصول قرار دے کر زندگی کا لمحہ لمحہ یاد محبوب میں قربان کردیا اور اضطراب دلی بڑھا، تو حکیم و طبیب ان کے زخم جگر کا علاج کیا کرتے کہ سوز دروں اور آہ گرم سے ایسا دھواں اٹھا جس میں حرارت عشق سے بوئے کباب آنے لگی۔

تو نے تو کردیا طبیب آتش سینہ کا علاج
آج کے دور آہ میں بوئے کباب آئے کیوں؟

(رضا)

اور حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثناء کے ذکرو فکر میں آنسوؤں کی ایسی جھڑی لگی کہ اس میں خون جگر کی آمیزش نظر آنے لگی۔

دل کھول کے خوں رولے غم عارض شہ میں
نکلے تو کہیں حسرت خوں نابہ شدن پھول

(رضا)

داغ دل حب مہرنیم روز کی طرح چمک اٹھا تو اس کی شعاعوں کو یاقوت مرجان سے زیادہ قیمتی سمجھنے لگے اور اس درد محبت پہ اتراتے ہوئے بیتابی شوق میں پکار اٹھے۔

جان ہے عشق مصطفےٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں

(رضا)

عاشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجد و شوق اور ذوق فدائیت کا یہ عالم ہے کہ جس سر میں رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سودا نہ سمایا ہو اور جو دل ان کی یاد سے خالی ہے آپ کی نظر میں اس کی کوئی قیمت ہی نہیں۔

دل ہے وہ دل جو تری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا

(رضا)

اور دیار حبیب کی کشش ہے کہ کشاں کشاں انکے جان و دل اور ہوش و خرد ہر ایک کو محبوب کردگار کے قدموں پہ ڈال دیتی ہے۔

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

(رضا)

خطیرۃ القدس کی زیارت کو پہنچتے ہیں تو تنہا نہیں بلکہ اس سفر شوق میں ساری کائنات کو شریک سفر بنانے کا جذبہ

بیکراں چشمہ سیال کی طرح ان کے ایک ایک لفظ سے امنڈتا ہوا دعوت عام دیتا نظر آرہا ہے۔

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو
(رضا)

اور نبض حیات ڈوبنے کے بعد بھی انہوں نے اپنے نگار خانہ دل میں ایسی روشن اور درخشندہ و تابندہ شمع فروزاں کر رکھی ہے کہ اس معراج عشق پر کونین کی ساری عظمتیں قربان ہو جائیں۔

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے
(رضا)

ان کے دل دیوانہ کی آخری تمنا بھی کتنی حسین اور قابل صد رشک ہے۔

یا الٰہی! جب رضا خواب گراں سے سر اٹھائے
دولت بیدار عشق مصطفٰے کا ساتھ ہو!
(رضا)

واللہ! اس جذب و مستی، سرشاری و وارفتگی پر تو یہ سارا عالم ہی نہیں بلکہ کروڑوں جہان قربان کئے جا سکتے ہیں۔ کتنا والہانہ انداز اور ایمان افروز دیوانگی ہے یہ شیفتگی و نیاز کشی اور ذوق فدائیت اپنے پورے شباب پر ہے۔

حشر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لوں رضا
لوٹ جاؤں پا کے وہ دامان عالی ہاتھ میں
(رضا)

عاشق رسول کے فیض صحبت کا یہ عالم تھا کہ ان کے بوستان عشق و وفا کا ہر خوشہ چیں اپنے قلب میں ایسا کیف و سرور محسوس کرتا جس کی لذت روح تو محسوس کر سکتی ہے مگر الفاظ و معنی اس کا ساتھ نہیں دے سکتے اور سچ ہی کہا ہے کسی کہنے والے نے۔

رو کش مشک ختن ہے بوئے بستان رضا
رشک طوبیٰ ہے ہر اک نخل گلستان رضا

سلطان عشق کی ایک نگاہ کیمیا اثر جب ان کے دریوزہ گروں پر پڑ جاتی تو جمال محبوب خدا کی دلربائی کا نقشہ دل و دماغ کے ایک ایک رگ و ریشہ میں اس طرح رچ بس جاتا ہے کہ کسی پہلو انہیں چین نہ لینے دیتا اور زبان حال سے شمع سحر کی زبان سوختہ بھی پکار اٹھتی کہ چشم بصیرت ہو تو دیکھو کہ حقیقت میں یہی دیوانگان میخانہ حجاز اور یہی عاشقان سوختہ رونق بزم کون و مکاں ہیں۔

ملیح عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ان کا ہر زخم جگر ایک نمک دان ہونے کی فریاد کرتا ہے۔ جو آہ و فغاں اور نالہ و شیون نہیں کرتے بلکہ صبر و شکیب کا دامن تھام کر اس دولت عشق پر یوں ناز کرتے ہیں۔

دل بستہ، بیقرار، جگر چاک، اشک بار
غنچہ ہوں، گلبھوں، برق تپاں ہوں، سحاب ہوں
(رضا)

خرمن علم و فضل کے خوشہ چینوں اور میکدہ عشق و عرفان کے میکشو کے اندر آپ بادہ عشق رسول کی حرارتیں اس طرح منتقل کرتے رہے کہ ان کی روح بھی تروتازہ اور شاداب ہوگئی اور ان کا سینہ ایسا صاف و شفاف ہوا کہ عظمت رسول علیہ التحیۃ والثناء کا مدینہ بن گیا۔ چنانچہ مولانا ظفرالدین بہاری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

"حضرت (مولانا وصی احمد) محدث صاحب اور اعلیٰ حضرت (فاضل بریلوی) کے تعلقات کو دیکھ کر ایک بار حضرت محدث صاحب کے آخری تلمیذ مولانا سید محمد صاحب (اشرفی) کچھوچھوی نے پوچھا کہ آپ کی شرف بیعت حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آباد (رحمت اللہ علیہ) سے حاصل ہے، لیکن میں دیکھتا ہوں کہ آپ کا شوق جو اعلیٰ حضرت سے ہے وہ کسی سے نہیں۔ اعلیٰ حضرت کی یاد ان کا تذکرہ ان کے فضل و کمال کا خطبہ آپ کی زندگی کے لئے روح کا مقام رکھتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا!!!

"سب سے بڑی دولت وہ علم نہیں جو میں نے مولوی اسحاق صاحب محشی بخاری سے پائی اور وہ بیعت نہیں ہے جو گنج مراد آباد میں نصیب ہوئی بلکہ وہ ایمان جو مدار نجات ہے میں نے صرف اعلیٰ حضرت سے پایا میرے سینے میں پوری عظمت کے ساتھ مدینہ کو بسانے والے اعلیٰ حضرت ہیں۔ اس لئے ان کے تذکرے سے میری روح میں بالیدگی پیدا ہوتی ہے اور ان کے ایک ایک کلمہ کو میں اپنے لئے مشعل ہدایت جانتا ہوں۔"

رب قادر و قیوم اس قلب مضطر پر صبح و شام اپنی رحمت و غفران کی موسلادھار بارش برسائے جو عشق محمدی کے سوز و ساز میں مدت العمر آتش مجمو کی طرح سلگتا رہا اور داغہائے عشق احمدی کی تجلیات سے جس کا مرقد مبارک آج بھی روشن و منور ہے اور ابدالاباد تک اس عاشق رسول کی کتاب زندگی سے سینہ مومن کو عشق و محبت رسول کی گرانمایہ سوغات ملتی رہے گی۔ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

عقائد حقۂ اہلسنّت وجماعت

۱۳۶۴ھ

مقتبسہ

از تصنیفات مبارکہ

حضور پُر نور امام اہلسنت مجدد اعظم دین و ملت مرآت سرکار رسالت مظہر شانِ غوثیت اعلحضرت عظیم البرکۃ مولٰنا الشاہ عبد المصطفےٰ محمد احمد رضا خاں صاحب قبلہ فاضل بریلوی قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

المقتبس

فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخاں

قادری رضوی مجددی لکھنوی غفرلہٗ

☆ المختار پبلی کیشنز ۲۵ جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل) صدر، کراچی ۷۴۴۰۰

حضرتِ رضا کا قصیدۂ معراجیہ

علامہ سید شاہ تراب الحق قادری (امیر جماعت اہلسنت کراچی)

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت، مولانا شاہ احمد رضا خان محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ عصر حاضر کی ایک ایسی علمی شخصیت ہیں کہ جن کے متعلق اب تک بہت کچھ لکھا جا چکا اور لکھا جا رہا ہے، دنیا کی عظیم درسگاہوں سے محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے کئی علمی گوشوں پر Ph.D کے مقالے لکھے گئے، ارباب علم و دانش نے پرمغز مقالے لکھ کر ڈگریاں حاصل کیں۔ ہر محقق نے اپنے مقالے میں بڑی عرق ریزی سے کام لیتے ہوئے محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے اس علمی گوشے کو بڑے عمدہ طریقہ سے نبھایا جو اس مقالہ کا عنوان تھا، نیز دنیا کی عظیم جامعات میں ہنوز اس پر کام ہو رہا ہے اور عظیم تر مقالے زیر تکمیل ہیں۔

آج تک جو کچھ فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق چھپا، موصوف کی سیرت کے کئی گوشے اجاگر ہوئے تاہم ایسے پہلو اب بھی تشنہ ہیں جن کی طرف اہل علم و دانش کی توجہ ابھی نہیں ہوئی۔

فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ جہاں اور فنون میں یکتائے روزگار مانے جاتے ہیں، شعر و سخن کی صنف میں بھی منفرد مزاج پائے جاتے ہیں، حدائق بخشش کی دونوں جلدیں اس پر گواہ ہیں۔ یوں تو امام اہلسنت نے مختلف بحر و مختلف زمینوں میں نعتیں کہیں اور بڑی سنگلاخ زمینوں میں بھی نعتیں کہیں تاہم فاضل بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے کلام میں "قصیدہ معراجیہ" ایک خاص انفرادیت کا حامل ہے۔

ہم نے اپنے بزرگوں سے سنا کہ اس کا محرک ایک شاعر کا قصیدہ معراجیہ تھا، وہ یوں کہ ایک صاحب حاضر بارگاہ رضویت ہوئے، اور اپنا قصیدہ معراجیہ سنانے کے ملتجی ہوئے، محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا آپ بعد نماز عصر تشریف لے آیئے، میں آپ کا قصیدہ سن لوں گا۔ شاعر محترم جب حاضر ہوئے تو فاضل بریلوی نے اسی اثناء میں ایک بہت ہی پرمغز قصیدہ معراجیہ کہہ لیا تھا، شاعر کا کلام سننے سے پہلے فرمایا، اس صنف میں، میں نے بھی کچھ کہا ہے اسے سن لیا جائے۔

اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی زبان حق ترجمان سے برجستہ قصیدہ معراجیہ کے ۶۷ اشعار شاعر موصوف نے جب سنے، ان اشعار کی معنویت، لفظوں کا اتار چڑھاؤ، جملوں کی نشست و برخاست، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مختصر سفر کی جو تعریف ان اشعار میں سمودی گئی تھی، کو سن کران پر سکتہ طاری ہوگیا اور وہ اپنا کلام سنائے بغیر فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی نشست سے چلے گئے۔ یہ حقیقت ہے کہ قصیدہ معراجیہ واقعات و معجزات کا مجموعہ نہیں بلکہ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف میں ایک پروقار شب کی وہ منظر کشی کی گئی ہے کہ شعراء کی عقلیں دنگ اور حیران ہیں، یقین جانئے کہ گذشتہ صدی کے شعراء کے کلام پر صرف قصیدہ معراجیہ ہی کو رکھ دیا جائے تو بلاشبہ ان سب پر بھاری ہوگا۔

یوں تو شعری دنیا میں معراج شریف پر کئی قصیدے کہے گئے اور بلاشبہ محسن کاکوروی کا قصیدہ اپنے اندر بڑی گرانقدر معنویت رکھتا ہے، ایسا لگتا ہے کہ محسن کاکوروی نے بحیثیت شاعر عقل و خرد کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنی زندگی کا ایک ایسا شاہکار پیش کیا ہے جو قدر کی نگاہ سے آج تک دیکھا جاتا ہے مگر یہ عنوان اپنے اندر اتنی باریکیاں اور ایسی نزاکتیں رکھتا ہے کہ بڑے بڑے صاحب علم و فضل یہاں ٹھوکر کھاگئے۔ خود محسن کاکوروی بھی باوجود اتنی کاوشوں کے اپنے دامن کو نہ بچا سکے، مگر محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے باوجود تمام نزاکتوں کے، بلاشبہ کہا جا سکتا ہے کہ کہیں ٹھوکر نہیں کھائی۔ ملاحظہ ہو وہ قصیدہ کا آغاز یوں کرتے ہیں ۔

وہ سرور کشور رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کے لئے تھے

اس میں ایک شعر ملاحظہ ہو جس پر گھنٹوں لکھا جا سکتا ہے ۔

کمان امکاں کے جھوٹے نقطو! تم اول آخر کے پھیر میں ہو
محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے

اور یہ بھی ملاحظہ کیجئے کہ موسیٰ علیہ السلام بارگاہ ایزدی میں ملتجی ہیں کہ یا رب میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں، مگر نہ دیکھ پائے، اس منظر کو محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے یوں پیش کیا ہے، غور کیجئے کیسی نفاست ہے ۔

تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوش لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے

معراج شریف کا سب سے نازک ترین پہلو جہاں بڑے بڑے صوفیاء غش کھا گئے، محدث بریلوی کتنی آسانی سے یہ کہتے ہوئے گذر گئے ۔

حجاب اٹھنے میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے
عجب گھڑی تھی کہ وصل و فرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے

قصیدہ معراجیہ کا تتمہ ملاحظہ فرمایئے کہ پڑھ کر دل باغ باغ ہو جائے۔

نبی رحمت، شفیع امت رضا پہ للہ ہو عنایت
اسے بھی ان خلعتوں سے حصہ جو خاص رحمت کے واں بٹے تھے

اور اس کے بعد کہتے ہیں ۔

ثنائے سرکار ہے وظیفہ قبول سرکار ہے تمنا
نہ شاعری کی ہوس نہ پرواہ رو تھی کیا کیسے قافیے تھے

محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی فکر عشق رسول، مدحت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں کن بلندیوں پر ہے۔ ان کے مخالفین جو انہیں برا کہتے نہیں تھکتے، اس قصیدے کی معنویت پر ٹھنڈے دل سے نظر کریں تو ان پر منکشف ہوگا کہ وہ ان کے برابر تو کیا ان کی گرد تک نہیں پہنچ سکتے۔

رب کریم اپنی رحمت خاص اور اپنے پیارے حبیب کے صدقہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے مرقد پہ انوار پر کروڑہا رحمتیں نازل فرمائے۔

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیے ہیں
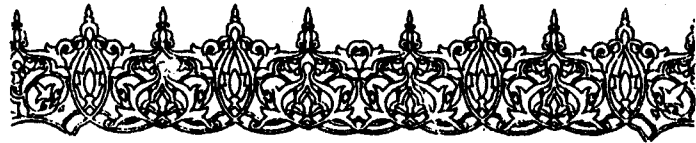
آفاقی شاعر

اعجاز انجم لطیفی (ریسرچ اسکالر، بہار یونیورسٹی، انڈیا)

امام احمد رضا کی شخصیت ہمہ گیر تھی' ان کی ذات میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شعلہ اور شریعت اسلامی کا پرچم نصب تھا۔ ان کے اندر فلسفی کا دماغ' شاعر کا تخیل اور ایک مرد مومن کا بصیرت آشنا دل تھا۔ انہوں نے اپنے پر تاثیر حسین و جمیل کلام سے ایک عالم کو گرویدہ بنایا اور اپنے حکیمانہ حیات بخش افکار سے ملت اسلامیہ میں زندگی کی نئی روح پھونک دی۔ ان کے اشعار میں اگر ایک طرف ملت بیضا کا فکری اثاثہ موجود ہے تو دوسری طرف انگریز پرست قوم اور بدمذہب کے افکار کا تجزیہ بھی بصیرت افروز انداز میں نظر آتا ہے۔ امام احمد رضا کا کلام آزمائش کی ہر گھڑی میں ہمارے دلوں کو امیدوں اور آرزوؤں سے معمور کرتا ہے۔ اور بحران کی ہر ساعت کے دوران ایک نئے جوش و ولولے کے ساتھ تمام ادیان باطلہ کے مقابلے میں سینہ سپر ہونے کی ترغیب دیتا ہے۔ امام احمد رضا ایک آفاقی شاعر تھے۔ یہاں پر میں اس بات کو واضح کردوں کہ آفاقی شاعری کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس میں مختلف علوم و فنون کی جلوہ ریزیاں بھی ہوں۔ اس دعوے کو دلائل کی روشنی میں پرکھنے کی کوشش کی جائے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی شاعری میں مختلف علوم و فنون کا عنصر ملتا ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے آخری زمانہ میں سائنس نے ایک معیاری مقام بنالیا تھا لیکن حضرت رضا نے سائنس کی ہر تھیوری اور اس کے نظریہ کو آنکھ بند کر کے نہیں قبول کیا وہ خالص مذہبی انسان تھے اور ایک زبردست عالم دین اور مصلح قوم بھی تھے۔ وہ ہر شے کی صداقت کو قرآن و حدیث کی روشنی میں دیکھتے تھے اور انہیں کی کسوٹی پر پرکھتے تھے۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی نے ویسے تو کالج یا یونیورسٹی سے علوم جدیدہ یعنی سائنس و ریاضی یا فلسفہ' منطق' نجوم و فلکیات کی تعلیم حاصل نہیں کی تھی لیکن اللہ نے انہیں ان علوم کا ایسا جامع بنایا تھا کہ اچھے اچھے ان کی قابلیت کو دیکھ کر حیران رہ جاتے تھے۔ ریاضی و سائنس کے بڑے بڑے پروفیسر نہ صرف یہ کہ ان کی علمی وجاہت کے آگے گردنیں خم کرتے تھے بلکہ ان کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے میں فخر محسوس کرتے تھے۔

امام احمد رضا کی ریاضی اور سائنس میں مہارت و قابلیت کا لوہا ڈاکٹر سر ضیاء الدین اور پروفیسر حاکم علی لاہوری جیسے ماہرین سائنس و ریاضی نے بھی مانا ہے۔

امریکی فاضلہ ڈاکٹر باربرا مٹکاف نے علی گڑھ کے پرانے وائس چانسلر ڈاکٹر سر ضیاء الدین کے امام احمد رضا

کی خدمت میں آکر ریاضی کے لاینحل مسئلہ کے حل کرانے کے واقعہ کو اپنی کتاب میں تحریر کیا ہے کہ جس مسئلہ کے حل کے لئے ڈاکٹر صاحب جرمنی کا سفر کرنے والے تھے۔

فاضل بریلوی کی دو کتابیں **الکلمتہ الملہمہ** اور فوز مبین در رد حرکت زمین علم ریاضی و سائنس پر شاہد عدل ہیں۔ فوز مبین میں انہوں نے گردش زمین کے نظریہ کا ابطال کیا ہے۔ سائنس اور ریاضی ہی کے اصولوں سے نیوٹن' وآئن اسٹائن کے نظریات کو بھی کالعدم قرار دیا ہے..... پروفیسر مسعود احمد' پروفیسر ابرار حسین' ڈاکٹر اقبال احمد اخترالقادری' ڈاکٹر مجیداللہ قادری وغیرہ نے امام احمد رضا کی سائنس اور ریاضی میں حیرت انگیز مہارت پر مقالے بھی لکھے ہیں جو مختلف جرائد و رسائل میں شائع ہو چکے ہیں۔

فاضل اہل حدیث ڈاکٹر پروفیسر محی الدین الوائی امام احمد رضا کے علم ریاضی اور شعر و ادب میں بیک وقت دسترس رکھنے کے سلسلے میں اس طرح اپنا تاثر پیش کرتے ہیں :

"پرانا مشہور مقولہ ہے کہ شخص واحد میں دو چیزیں تحقیقات **علمیہ** اور نازک خیالی نہیں پائی جاتیں۔ لیکن مولانا احمد رضا کی ذات گرامی اس تقلیدی نظریہ کے عکس پر بہترین دلیل ہے۔ آپ عالم محقق ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین نازک خیال شاعر بھی تھے۔ جس پر آپ کا دیوان "حدائق بخشش" بہترین شاہد ہے۔ اس کے علاوہ فلسفہ' علم فلکیات' ریاضی اور شعروادب میں آپ ہندوستان میں صف اول کے ممتاز علماء اور شعراء میں تھے۔"

امام احمد رضا فاضل بریلوی نے اپنی شاعری میں ریاضی اور سائنس کی **مصطلحات** کو بطور فن استعمال کیا ہے۔ جبکہ غالب' سودا اور اقبال وغیرہ نے فلکیات کی کچھ اصطلاحیں ضرور بیان کی ہیں لیکن محض تقلیدا" و رسما"۔ کہنے والے نے کہا ہے کہ ریاضی اور سائنس کا چولی دامن کا ساتھ ہے اور ریاضی کے بغیر سفر سائنس شروع ہی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے شعراء نے سائنس کے ساتھ ساتھ ریاضی کو بھی شاعری میں جگہ دی ہے۔ اعجاز احمد صدیقی اپنے کلام میں رقم طراز ہیں ؎

نہیں ہے کوئی خط مستقیم اب ایسا
کہ جس پہ ڈھونڈ سکیں ان تمام نقطوں کو
کسی طرح جو خط مستقیم پر بھی نہیں
الگ الگ کوئی جن کا نہیں وجود و عدم

اسی طرح سے جاوید دشت کا شعر بھی ملاحظہ کریں

سمجھا ہے تو ذرے کو فقط ذرہ ناچیز
چھوٹی سی یہ دنیا ہے جو سورج سے بڑی ہے

اب آپ امام احمد رضا کی شاعری میں سائنس و ریاضی کی جلوہ ریزیاں ملاحظہ فرمائیں کہ فاضل بریلوی نے کس حسین و نرالے انداز میں سائنس و ریاضی کے اصول وضوابط کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے ؎

نبوی خور علوی کوہ بتولی معدن
حسنی لعل حسینی ہے تجلا تیرا

جدید سائنس دانوں اور ماہرین ارضیات نے ہیرا اور کوئلہ کو ایک ہی فیملی کاربن کا ممبر بتایا ہے اور تجربات سے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ اگر کوئلہ کو ایک مخصوص مدت تک ایک مخصوص حرارت ملتی رہے تو کان کے اندر مختلف ری ایکشنز سے وہ بھی ہیرا بن سکتا ہے ویسے دامن کوہ میں جو ہیرا ملتا ہے وہ سورج کی حرارت اور اس کی توانائی سے ایک خاص ہیرے کی شکل حاصل کرلیتا ہے' جسے لعل کہتے ہیں۔ جس کی آب و تاب اور رنگ ہی اور ہوتا ہے۔ حضرت غوث اعظم کو امام احمد رضا نے حسنی لعل کہا ہے۔ تو ظاہر ہے یہ ہیرا علوی کوہ کے دامن میں موجود بتولی کان کا ہے اور اسے حرارت و توانائی نبوی خورشید یعنی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملی ہے۔ اس لئے کہ وہی ان کے جداعلیٰ ہیں۔ سرکار غوث پاک والد کی طرف سے حسنی اور والدہ کی طرف سے حسینی سید ہیں اور اس طرح یہ حضرت علی رضی

اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بھی اولاد ہیں اور اصل ان سب کی سرور کونین ہیں۔
اسی طرح سے آپ دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں ۔

سراغ این و متی کہاں تھا نشان کیف والی کہاں تھا
نہ کوئی راہی نہ کوئی ساتھی نہ سنگ منزل نہ مرحلے تھے
کمان امکان کے جھوٹے نقطو تم اول و آخر کے پھیر میں ہو
محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے!

خط، دائرہ اور دوسری شکلیں مثلاً" پیرابولا' ہائپربولا وغیرہ سب نقطے ہی کے راستے ہیں اور اسی سے بنے ہیں۔ یہ مختلف زاویوں سے راستہ طے کر کے مختلف شکلیں بناتا ہے نقطہ کے اس حال کو لوکس یعنی خط سفر کہتے ہیں۔ دائرہ بھی نقطہ ہی کے ایک مخصوص راستہ طے کرنے کی وجہ سے بنتا ہے اور جب دائرہ کھینچا ہوا ہو تو یہ نہیں بتایا جا سکتا کہ نقطہ نے کس مقام سے چل کر سفر شروع کیا تھا۔ اور کون اس کا نقطہ اول ہے اور کون آخر اور یہ بھی نہیں بتایا جا سکتا کہ دائرہ کی تشکیل کے لئے یہ داہنے سمت سے چلا تھا یا بائیں سمت سے۔ اس شعر میں انہیں نکتوں کو پیش نظر رکھ کر معراج کا فلسفہ پیش کیا گیا ہے یہاں کمان امکاں سے مراد دائرہ ہے۔

ایک شعر اور ملاحظہ فرمائیں۔ ـ

محیط و مرکز میں فرق مشکل رہے نہ فاصل خطوط و اصل
کمانیں حیرت میں سر جھکائے عجیب چکر میں دائرے تھے

شکل مذکور میں "م" مرکز ہے۔ ا۔د۔ب۔ج محیط ہے۔ ا۔ د۔ ب۔ ج اور خطوط واصل معراج کے بیان میں قرب کا ذکر کس خوبی سے جیومیٹری کی اصطلاحات اور وہ خاص کیفیت جسے لیمٹنگ پوزیشن کہتے ہیں اس کا نقشہ کھینچتے ہیں۔ بھلا بتائیے تو سہی کہ بغیر علم ریاضی معلوم کئے ہوئے اس طرح کا بیان شاعری میں پیش کرنا ممکن ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ فاضل بریلوی موجودہ مروجہ علوم کے ماہر فن اور ایک آفاقی شاعر تھے۔ ـ

(مادہائے وصال)

علامہ شمس الحسن شمس بریلوی

چند تاریخی مادے ملاحظہ کیجئے جو آپ کے شاگرد رشید حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر صدیقی مدظلہ العالی، سربراہ سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل مانچسٹر نے روانہ کئے۔

☆ ادیب والا جاہ علامہ شمس الحسن شمس بریلوی ۱۴۱۷ھ
☆ صاحب یگانہ ادارہ تحقیقات ۱۴۱۷ھ
☆ مخدوم من جامع الکمالات ۱۴۱۷ھ
☆ شمس ذی وقار ۱۴۱۷ھ ☆ شمس بے داغ ۱۴۱۷ھ

محترم طارق سلطان پوری کے بھی چند مادہ ہائے وصال ملاحظہ کیجئے۔

☆ عالم دولت رضویت (۱۹۹۷ء) ☆ ترجمان افکار رضا (۱۹۹۷ء)
☆ بے مثل شمس بازغہ (۱۹۹۷ء) خاصہ فکر رضا (۱۹۹۷ء)
☆ آہ شمس اوج رضا (۱۹۹۷ء) ☆ احتشام بزم تحقیق (۱۴۱۷ھ)

Mustufa
Steel
Mills
M
MUSTUFA
E/41, OPP. TELEPHONE
EXCHANGE, S.I.T.E,
KARACHI-75700,
PAKISTAN.
TEL: (92-21) 2571093
2564694
FAX: (92-21) 2572189

امام احمد رضا خاں محدث بریلوی کی بصیرت

جناب کے ایم زاہد

بسم اللہ الرحمان الرحیم

میں اس بات پر بجا طور فخر کر سکتا ہوں کہ گزشتہ چند برس سے مجھے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا میں خدمت کا موقع ملا ہے اس بات پر میں اللہ رب العزت کا بے حد شکر بجالاتا ہوں جس نے مجھے توفیق بخشی اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام اہلسنّت عظیم البرکت مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ کا نام نامی اسم گرامی اہل سنت کا سرمایۂ افتخار اور مسلک حقہ کی پہچان ہے آپ نے اپنی حیات مبارکہ میں جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں انہی کے باعث آج علم و فضل کے حوالے سے مسلک حقہ اہلسنّت و جماعت کا امتیاز قابل صد افتخار ہے مختلف موضوعات پر آپ کی سینکڑوں کتب اس بات کی دلیل ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل و کرم اور اس کے پیارے محبوب ﷺ کی آپ پر خصوصی نگاہ عنائت تھی آپ نے جس موضوع پر بھی قلم اٹھایا پڑھنے والے کو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے آپ کو اسی خاص شعبہ میں تخصیص حاصل تھا۔
اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ ایک شعر میں کیا خوب فرماتے ہیں

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیے ہیں

اپنی ظاہری حیات مبارکہ میں آپ نے علمی میدان میں جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں اس کے لئے صدیاں درکار ہوتی ہیں اور بات صرف علم و فن تک محدود نہیں بلکہ غلامی کے اس دور میں آپ نے سیاسی میدان میں بھی مسلمانان برصغیر کی بھرپور راہ نمائی فرمائی اس خطہ کے مسلمانوں پر آپ کے بے شمار احسانات ہیں آپ نے انگریز اور ہندو جیسے مکار دشمن کی چالوں سے انھیں بروقت آگاہ فرمایا یہ بات بھی تاریخ کا حصہ بن چکی ہے کہ آپ نے ایک عرصہ پہلے یہ فرما کر کہ مسلمان اور تنگ نظر ہندو کبھی بھی آپس میں اکٹھے نہیں رہ سکتے نظریہ پاکستان کی بنیاد ڈالی
آج آزادی کی پچاسویں سالگرہ مناتے وقت مسلمانان پاکستان کو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ کا احسان مند ہونا چاہئے جن کی دور اندیشی اور بالغ نظری کی بدولت وہ اپنے مقصد کے حصول کے لئے ڈٹے رہے اور انگریز کے ایجنٹوں اور ہندوؤں کے پروردہ لوگوں کی چالوں میں نہ آئے

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا نے اپنے قیام سے اب تک اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ پر جو تحقیقی کام کیا ہے وہ قابل صد تحسین ہے اللہ رب العزت سے دعا کہ وہ اس ادارہ کے کارکنان کو اپنے مقاصد کے حصول میں کامیاب و کامران فرمائے اور اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت اسلامیہ کے لئے جو خدمت ہیں ان کو صحیح طور پر متعارف کروانے کے لئے ہماری مدد فرمائے اور ہماری کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین
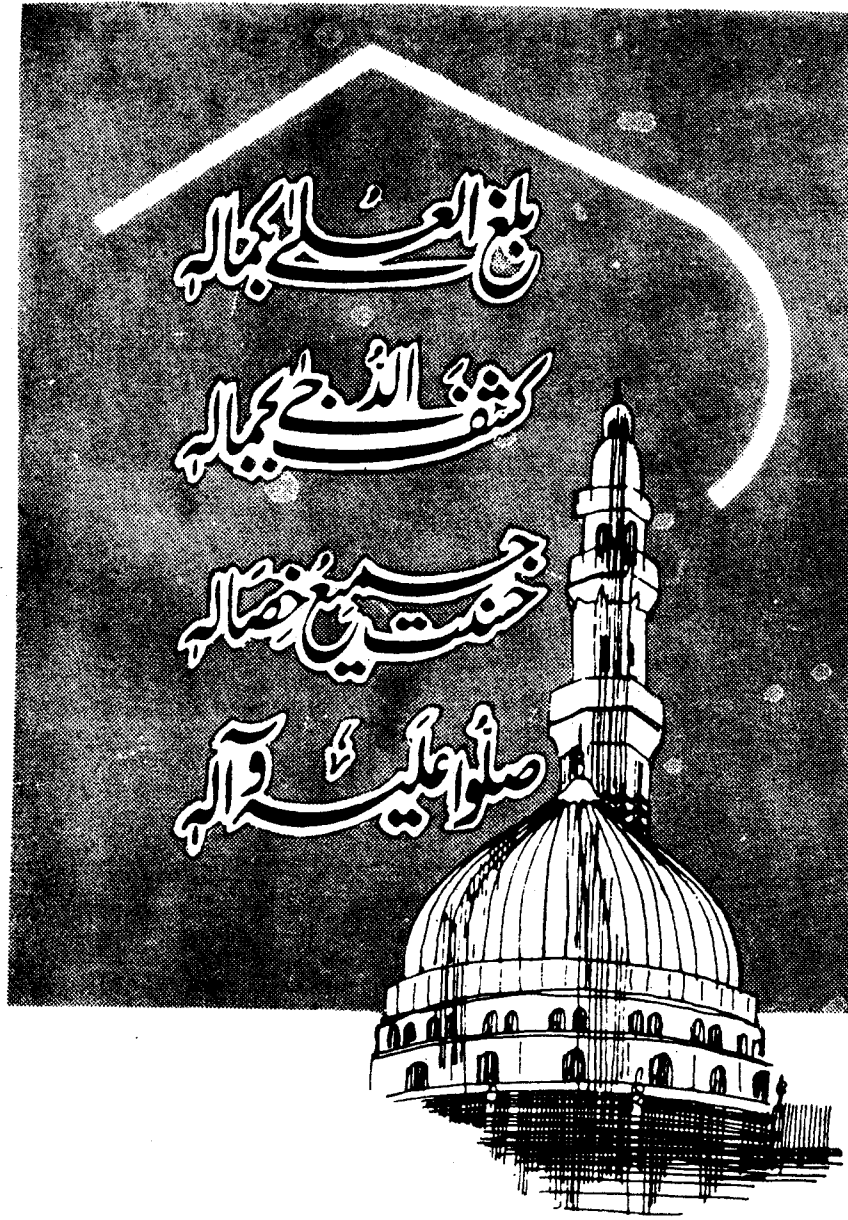
روئدادِ
امام احمد رضا کانفرنس
کراچی ــ ۱۹۹۶ء ــ اسلام آباد

رپورٹ: اقبال احمد اختر القادری

کراچی : حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک نابغہ روزگار شخصیت ہیں جنہوں نے تقریباً" ایک صدی قبل مسلمانان برصغیر کے لئے خصوصاً" اور پورے عالم اسلام کے لئے عموماً" ایک فکری انقلاب برپا کیا۔ انہوں نے علمی اور فکری میدان میں دو قومی نظریئے کو تقویت دی اور مسلمانان برصغیر کے لئے علیحدہ مملکت کے تصور کو جلا بخشی' ان خیالات کا اظہار چیئرمین سینیٹ محترم

مہمان خصوصی تھے۔

محترم فخر زمان' چیئرمین قومی کمیشن برائے تاریخ و ثقافت پاکستان نے اپنے پیغام میں کہا کہ امام احمد رضا بریلوی کے علمی و ادبی ورثے کی ترویج و اشاعت سے ملت اسلامیہ میں اتحاد و یگانگت میں اضافہ ہوگا' انہوں نے کہا کہ تحریک پاکستان کے دوران بھی ان کے افکار نے آزادی کے حصول کے لئے برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں میں نئی روح پھونک

امام احمد رضا نے مسلمانان برصغیر کے لئے علیحدہ مملکت کے تصور کو جلا بخشی ○ چیئرمین سینٹ' وسیم سجاد

وسیم سجاد نے امام احمد رضا کانفرنس کے نام اپنے ایک پیغام میں کیا جو کہ بین الاقوامی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ) پاکستان کے زیر اہتمام کراچی کے فائیو اسٹار ہوٹل میں انعقاد پذیر ہوئی..... (کانفرنس کی صدارت ملک کے ممتاز سماجی و سیاسی رہنما حاجی محمد حنیف طیب (سابق وفاقی وزیر ہاؤسنگ و تعمیرات' حکومت پاکستان) نے کی جبکہ ممتاز صنعت کار اور سماجی رہنما خواجہ قدیر احمد

دی تھی' اس عظیم ہستی کی یاد میں کانفرنس کے انعقاد پر میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔

انسپکٹر جنرل سندھ پولیس محترم محمد سعید خان نے اپنے پیغام میں کہا کہ امام احمد رضا نے مسلمانوں کی علمی' نظریاتی اور سیاسی حالت سنوارنے کے لئے عمر بھر کام کیا اور ایسے وقت میں برصغیر کے مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی جبکہ وہ غلامی کی زندگی بسر کر رہے تھے' انہوں نے کہا کہ فاضل بریلوی نے

حضرت رضا بریلوی کے علمی و ادبی ورثے کی اشاعت سے ملت مسلمہ میں اتحاد و یگانیت میں اضافہ ہوگا۔ ☆ فخر زمان

اعلیٰ حضرت کی بلند پایہ کتب آج بھی مشعل راہ ہیں ○ آئی جی سندھ پولیس

دو قومی نظریہ کی تبلیغ کی اور اپنے علم و قلم کو مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ کے لئے استعمال کیا' ان کی بلند پایہ کتب آج بھی ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر ہے' امام احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ کا احسان ہے کہ انہوں نے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مسلمانوں کو رب تعالیٰ کے

پاکستان کو نظام مصطفیٰ کا گہوارہ بنانے کے لئے مشن رضا کو عام کیا جائے ☆ حنیف طیب

سابق وفاقی وزیر حاجی محمد حنیف طیب جو کہ کانفرنس کی صدارت کر رہے تھے' نے اپنے خطبہ صدارت میں کہا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ کی تحریکات کا نتیجہ ہے۔ اس کی تعمیر میں ان کے خلفاء و تلامذہ نے بھرپور حصہ لیا اور آج جبکہ پاکستان ایک کڑے وقت سے گذر رہا ہے' امام احمد رضا کے ماننے والے آگے آئیں اور اپنے اسلاف و بزرگوں کے بنائے وطن کی حفاظت کا فریضہ انجام دیں' انہوں نے کہا کہ پاکستان نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بنایا گیا اور سے نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا گہوارہ بنانے کے لئے شن رضا کو عام کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا عاشق رسول تھے اور اس عاشق رسول کا

قریب سے قریب تر کردیا۔ آج ہم فاضل بریلوی کے طریقے پر چل کر شہر میں امن و امان قائم کرسکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فاضل بریلوی کی کتب کو عام کیا جائے اور ادارہ تحقیقات امام احمد رضا سے تعاون کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ وہ عنقریب فاضل بریلوی کے ترجمہ قرآن "کنزالایمان" کا پشتو میں ترجمہ شائع کر کے مفت تقسیم کریں گے۔ انہوں نے ادارہ کے علمی و تحقیقاتی کاموں میں بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

کانفرنس میں ملک کے مقتدر علماء و اسکالرز نے تحقیقی مقالات پیش کئے۔ چنانچہ شاہی مسجد ٹھٹھہ کے شاہی خطیب و امام اور قاضی شہر' معروف مذہبی اسکالر پروفیسر ڈاکٹر علامہ مفتی حافظ عبدالباری صدیقی نے اپنے مقالے میں فاضل

امام احمد رضا کے طریقے پر چل کر شہر میں امن و امان قائم کیا جا سکتا ہے ○ خواجہ قدیر احمد

پرچہ کرنے والے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے کارکنان بھی یقیناً" سب عاشق رسول ہیں۔ ان کی بین الاقوامی تحقیقاتی خدمات قابل تحسین ہیں۔ ہم ہر وقت ان کے اس لمی کام میں تعاون کو تیار رہیں۔

مہمان خصوصی معروف سماجی رہنما اور صنعت کار ترم خواجہ قدیر احمد نے کہا کہ امام احمد رضا کا ذکر اصل

بریلوی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کے ہر فتوے میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نمایاں ہے' انہوں نے ساری زندگی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوب کر گذاری' ان کا نعتیہ کلام اس بات کا آئینہ دار ہے' ان کی شاعری کے ہر مقطع میں عاجزی و انکساری کی جھلک نظر آتی ہے' ایسے عظیم عاشق کی یاد میں کانفرنس کے انعقاد پر میں

مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

عالمی دعوت اسلامی پاکستان کے نائب امیر محقق عصر علامہ مفتی محمد خان قادری نے امام احمد رضا اور ردبدعات کے حوالے سے نہایت پرمغز تحقیقی مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے خلاف غلط پروپیگنڈہ کیا گیا کہ انہوں نے بدعات کو عام کیا اور بدعت کو ترویج دی' انہوں نے کہا کہ تاریخی حقائق اور خود امام احمد رضا کی کتب اس بات کا ثبوت ہیں کہ بدعات کے ہر طوفان کے سامنے وہ پہاڑ بن کر کھڑے ہوگئے اور ان کا رد بلیغ کیا۔ انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا اپنی خدمات کے سبب آج ہر عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دل کی دھڑکن ہیں۔ ان کا ہر عمل صحابہ کرام کے اقوال کے مطابق ہے' ان کا نعتیہ سلام آج دنیا کے چپے چپے میں پڑھا جاتا ہے۔

تحریک مصطفائی پاکستان کے کنوینئر ڈاکٹر اقبال نوری نے کہا کہ اس صدی میں امام احمد رضا کا ادبی' علمی' سیاسی اور تصوفی کام لاثانی ہے' ایک محقق کی حیثیت سے انہوں نے جو کچھ فرمایا تھا وہ آج بھی پوری دنیا علم و فن پر غالب ہے' انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا کی فکر محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے منور ہے۔ علامہ اقبال نے امام احمد رضا کے افکار سے متاثر ہو کر ہی دو قومی نظریئے کی حمایت کی تھی۔

سہارا دیا' وہ سچے عالم اور مقبول عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ ان کی شاعری لوح محفوظ کی جھلک ہو کر تابناکی حاصل کر چکی ہے۔ ان کا دیوان' دیوان نہیں تاریخ محبت ہے جسے بطور وظیفہ پڑھنے سے دلوں کو چین و سکون میسر آتا ہے۔

صدر ادارہ' صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں کہا کہ ہندوستانی حکومت نے فاضل بریلوی کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کی یاد میں ڈاک ٹکٹ جاری کیا ہے' ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ امام احمد رضا اہل پاکستان کے دلوں کی دھڑکن ہیں لہٰذا ان کی یاد میں یہاں بھی ٹکٹ جاری کیا جائے' انہوں نے بتایا کہ دنیا بھر کی یونیورسٹیوں میں امام احمد رضا پر تحقیقی کام ہو رہا ہے اور اب تک ۱۵ اسکالرز Ph.D اور ایم۔ فل کی ڈگریاں حاصل کر چکے ہیں جبکہ ۳۵ اسکالرز کام کر رہے ہیں اور ادارہ تحقیقات امام احمد رضا ان تمام اسکالرز کو لٹریچر فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم حسب سابق امسال بھی امام احمد رضا پر Ph.D کرنے والے اسکالر جناب ڈاکٹر حسن رضا خاں اعظمی جن کا تعلق ہندوستان سے ہے کو "امام احمد رضا گولڈ میڈل ریسرچ ایوارڈ 1996ء" پیش کر رہے ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ہم عنقریب افریقہ' مانچسٹر اور امریکہ میں بھی امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد کریں گے۔

فاضل بریلوی نے جدید دنیا کے جدید تقاضوں کو سہارا دیا ○ علامہ ریاض حسین

☆ علامہ سید ریاض حسین شاہ ڈائریکٹر ادارہ تعلیمات اسلامیہ' راولپنڈی نے کہا کہ حضرت امام احمد رضا نے زمان و مکان سے ماوراء ہو کر جدید دنیا کے جدید تقاضوں کو

اس کے بعد شرکاء میں "مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 1996ء" اور دیگر پانچ کتب مفت تقسیم کی گئیں جبکہ صلوٰۃ و سلام اور دعاء خیر پر اس مجلس علمی کا اختتام ہوا۔

حکومت پاکستان' انڈین گورنمنٹ کی طرح امام احمد رضا سے منسوب یادگاری ٹکٹ جاری کرے
○ صاحبزادہ وجاہت رسول قادری ○

اسلام آباد : اس پرفتن دور میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی عظیم عبقری شخصیت کی یاد ہمارے احساسات کو جلا بخشنے کا موثر ذریعہ ہے۔ فاضل بریلوی نے تحریک پاکستان کی تحریکی اور فکری بنیادیں رکھیں۔ ان خیالات کا اظہار پاکستان کے سابق وزیراعظم، ممتاز سیاستدان اور علم پرور شخصیت ملک معراج خالد، ریکٹر انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، نے حضرت امام احمد رضا کے یوم وصال ۲۵ر صفر المظفر کی مناسبت سے منعقد ہونے والی "امام احمد رضا کانفرنس

شاہد و عادل ہیں۔ جنہیں ادارہ گذشتہ سولہ برس سے شائع کر کے دنیا بھر میں مفت تقسیم کررہا ہے۔ انہوں نے یہ اعلان بھی کیا کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا ہر سال امام احمد رضا پر کسی بھی موضوع پر Ph.D کرنے والے اسکالرز کو "امام احمد رضا گولڈ میڈل ریسرچ ایوارڈ" اور ایم۔ فل کرنے والوں کو "امام احمد رضا سلور میڈل ریسرچ ایوارڈ" پیش کیا کرے گا۔

ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے سینئر ریسرچ اسکالر پروفیسر علامہ جی۔ اے۔

فتاویٰ رضویہ کی ہر ہر جلد فقہ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا ہے ○ علامہ جی۔ اے۔ حق۔ محمد

1996ء" اسلام آباد سے بحیثیت صدر محفل خطاب کے دوران کیا جوکہ بین الاقوامی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ) پاکستان کے زیر اہتمام اسلام آباد کے ایک فائیو اسٹار ہوٹل میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کے مہمان خصوصی ملک کے ممتاز ادیب و دانشور اور شاعر و مصنف جناب افتخار عارف، صدر نشین مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد تھے جبکہ مقتدر علماء و مشائخ اور اسکالرز نے حضرت امام احمد رضا کی خدمات کے حوالے سے انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے نہایت پر مغز تحقیقی مقالات پیش کئے۔

اس مجلس علمی کا آغاز تلاوت قرآن حکیم اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوا۔ سب سے پہلے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا اسلام آباد شاخ کے ناظم جناب محمد افسر خان القادری نے سپاس نامہ پیش کرتے ہوئے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا کی ہزار سے زائد کتب و رسائل ان کی جلالت علمی پر

حق۔ محمد نے اپنے مقالہ میں کہا کہ حضور اکرم علیہ الصلوة والسلام نے فرمایا تھا کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مثل ہوں گے اور حضرت امام احمد رضا کا شمار بھی انہی علماء کرام میں ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فاضل بریلوی کو تجدید دین کے لئے پیدا فرمایا تھا اور انہوں نے یہ کام باحسن و خوبی سرانجام دیا۔ انہوں نے امام احمد رضا کے فتاویٰ کے مجموعہ "فتاویٰ رضویہ" کے حوالے سے کہا کہ اس کی ہر ہر جلد فقہ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا ہے اور اس پر تحقیقی کام کرنے پر میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

سندھ کے ممتاز مذہبی اسکالر و محقق علامہ پروفیسر ڈاکٹر حافظ عبدالباری صدیقی، شاہی امام و خطیب بادشاہی مسجد ٹھٹھہ (سندھ) نے کہا کہ فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی تاریخ ساز شخصیت ملت اسلامیہ کی اساس کی ضامن ہے، انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا کو نہ صرف ان کے چاہنے

امام احمد رضا ساری دنیا کے لئے اعلیٰ حضرت ہیں ☆ شاہی امام و خطیب ٹھٹھہ ڈاکٹر عبدالباری

اسلامیات، مطالعہ پاکستان اور اردو ادب کی نصابی کتب میں امام احمد رضا کی خدمات کو شامل کیا جائے۔
.... صاحبزادہ وجاہت رسول قادری ....

والے اعلیٰ حضرت کے لقب سے یاد کرتے ہیں بلکہ ساری دنیا ان کی گرانقدر خدمات کے اعتراف میں انہیں "اعلیٰ حضرت" کہتی ہے چنانچہ وہ ساری دنیا کے اعلیٰ حضرت ہیں۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے مرکزی صدر نشین سید وجاہت رسول قادری نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا گزشتہ سولہ برس سے تحقیقی کاموں میں مصروف ہے۔ ادارہ دنیا کی تقریباً

دیوان "حدائق بخشش" پڑھنے سے پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ ان کے نعتیہ سلام کا ہر ہر حرف اور مصرعہ عشق رسولؐ سے سرشار ہے۔

صدر محفل، ملک معراج خالد نے کہا کہ حضرت امام احمد رضا نے تحریک پاکستان کی تحریکی و فکری بنیادیں تیار کیں۔ برصغیر کے مسلمانوں نے اپنے معاشرتی تمدن کو فاضل بریلوی کے بتائے اصولوں پر چل کر ہی قائم رکھا۔ ان کی

"حدائق بخشش" کو پڑھنے سے پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔
فاضل بریلوی کا ترجمہ قرآن عظمت رسول کا پاسبان ہے ○ صدر نشین مقتدرہ قومی زبان، افتخاب عارف

۲۵ر یونیورسٹیوں میں امام احمد رضا پر Ph.D کرنے والے اسکالرز کی معاونت کر رہا ہے، انہوں نے ادارہ کی سالانہ کارکردگی کا ذکر بھی کیا۔ انہوں نے کانفرنس کے توسط سے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ جس طرح انڈین گورنمنٹ نے امام احمد رضا سے منسوب یادگاری ڈاک ٹکٹ جاری کیا ہے، یہاں بھی یادگاری ٹکٹ جاری کیا جائے، انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ فتاویٰ رضویہ کو جامعات کے نصاب میں شامل کیا جائے اور اردو نصاب کی کتب میں فاضل بریلوی کے دیوان "حدائق بخشش" کو شامل کیا جائے۔

تقریب کے مہمان خصوصی جناب افتخاب عارف، صدر نشین مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، نے کہا کہ حضرت امام احمد رضا کی ساری زندگی اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہمہ وقت ڈوبی رہی۔ حضرت رضا رحمتہ اللہ علیہ کا

تعلیمات کے بدولت ہمیں آزاد اسلامی خط میسر آیا اور آج استحکام پاکستان کے لئے امام احمد رضا کی قربانیوں سے سبق حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اہل پاکستان کو حضرت امام احمد رضا کی تعلیمات کی روشنی میں بیدار کرنے کی ضرورت ہے۔ ایسے میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کا بین الاقوامی سطح پر ریسرچ ورک قابل تحسین ہے انہوں نے کہا کہ اس پرفتن دور میں امام احمد رضا کی یاد ہمارے احساسات کو جلا بخشنے کا ذریعہ ہے۔

اس موقع پر پٹنہ یونیورسٹی، انڈیا سے امام احمد رضا پر Ph.D کرنے والے اسکالر ڈاکٹر حسن رضا اعظمی کو "امام احمد رضا گولڈ میڈل ریسرچ ایوارڈ 1996ء" پیش کیا گیا۔

شرکاء کانفرنس میں سالانہ "مجلہ امام احمد رضا کانفرنس 1996ء" اور دیگر کتب تقسیم کی گئیں اور یوں دعا خیر اور صلوٰۃ وسلام پر اس محفل علمی کا اختتام ہوا۔

امام احمد رضا نے تحریک پاکستان کی تحریکی و فکری بنیادیں رکھیں ○ ملک معراج خالد

اگر آپ ترقی کی رفتار تیز
... اور تیز
... اور تیز کرنا چاہیں
تو اپنے کارکنوں میں کام کا جذبہ اور لگن پیدا کیجئے
اور اُن کے کڑے وقت میں مالی تحفظ کا احساس بڑھایئے۔
ای او بی ایکٹ میں نئی ترامیم
۱۔ محنت کشوں کی بیواؤں اور پسماندگان کو پنشن ٪ ۶۰ کے بجائے پوری ٪ ۱۰۰ ادا کی جائے گی۔
۲۔ اب کسی بھی کمپنی، کارخانے، صنعتی و تجارتی ادارے کے تمام ملازمین بشمول منیجر، ایڈمنسٹریٹر، پیشہ ورانہ ڈگری کے حامل افراد پنشن کے حقدار ہوں گے۔
۳۔ آجر کی طرف سے کنٹری بیوشن کی ادائیگی کے لئے تنخواہ کی حد ڈیڑھ ہزار سے بڑھا کر تین ہزار روپے کردی گئی۔
ای او بی آئی چار قسم کے مالی فوائد مہیا کرتا ہے:
۱۔ ضعیف العمری پنشن
۳۔ پسماندگان پنشن
۲۔ معذوری پنشن
۴۔ ضعیف العمری گرانٹ
یہ تو آپ جانتے ہیں کہ اپنے ملازمین کی فلاح اور مالی تحفظ کے لئے آج آپ جو کچھ کریں گے
اس سے آپ کے محنت کشوں کے ساتھ باہمی تعلقات اور اعتماد میں اضافہ ہوگا
جس سے صنعتی پیداوار میں ترقی اور صنعتی ماحول میں خوشگوار تبدیلی آئے گی۔ آپ بھی صنعتی ترقی کے لئے
حکومت کی پُرخلوص کوششوں میں ہاتھ بٹایئے اور وہ محنت کش جو ابھی تک ای او بی آئی میں
رجسٹرڈ نہیں ہوئے انھیں رجسٹرڈ کروایئے۔
کنٹری بیوشن کی نئی حد کے مطابق اپنے ملازمین کا کنٹری بیوشن جمع کرواکے ان کے کارڈ (PR-04) کو
مکمل Update کروالیجئے۔
ای او بی آئی ـــــ کڑے وقت کا ساتھی!
EOBI
ایمپلائز اولڈ ایج بینی فٹس انسٹی ٹیوشن
ہیڈ آفس: ای او بی آئی ہاؤس، 190/1/B بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس، کراچی 75400
ORIENT/McCANN
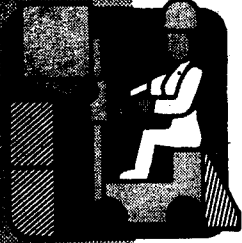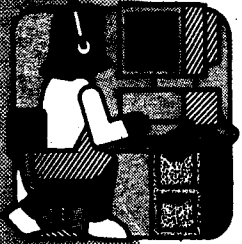
سید محمد خالد قادری / سید زاہد اللہ قادری

خدا رحمت کند ایں مردان پاک طینت را

بین الاقوامی شہرت کے حامل ادیب و شاعر اور ممتاز مذہبی اسکالر و محقق علامہ شمس الحسن شمس بریلوی ۳ر ذی القعد ۱۴۱۷ھ / ۱۲ر مارچ ۱۹۹۷ء کی شب انتقال فرما گئے۔ کراچی کے قدیمی "سخی حسن قبرستان" میں آسودہ خاک کیا گیا...... ۹ر رجب المرجب ۱۴۱۷ھ / ۲۱ر نومبر ۱۹۹۶ء کو مخدوم و محترم سید محمد مختار اشرف اشرفی **الجیلانی** کچھوچھوی (سجادہ نشین خانقاہ اشرفیہ) فیض آباد' ہندوستان میں وصال فرما گئے...... ادارہ ہذا کے فنانس سکریٹری جناب منظور حسین جیلانی کے والد محمد حسین صاحب کا ۱۱ر رجب المرجب ۱۴۱۷ھ / ۲۳ر نومبر ۱۹۹۶ء کو کراچی میں انتقال ہوگیا...... محترم سید نور محمد قادری صاحب بھی ۱۴ر نومبر ۱۹۹۶ء کو گجرات میں رحلت فرما گئے...... علامہ معین الدین رضوی شافعی بھی گذشتہ دنوں فیصل آباد میں خالق حقیقی سے جا ملے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

○

"امام احمد رضا گولڈ میڈل ریسرچ ایوارڈ ۱۹۹۷ء"

ادارہ اپنی دیرینہ روایات کے مطابق امسال امام احمد رضا پر ڈاکٹریٹ (Ph.D) کرنے والے ہندوستان کے اسکالر ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی (بریلی) کو "امام احمد رضا گولڈ میڈل ریسرچ ایوارڈ ۱۹۹۷ء" پیش کر رہا ہے' موصوف نے روہیل کھنڈ یونیورسٹی بریلی سے پروفیسر ڈاکٹر وسیم بریلوی (صدر شعبہ اردو) کی زیر نگرانی درج ذیل عنوان پر تھیسس لکھا تھا۔

"اردو نعت گوئی کی تاریخ میں امام احمد رضا خاں بریلوی کا مقام و مرتبہ"

○

امام احمد رضا پر ڈاکٹریٹ (Ph.D) / ایم فل

امسال امام احمد رضا پر ایم فل /Ph.D کے لئے درج ذیل اسکالرز کا رجسٹریشن ہوا ہے۔

○.... جامعہ الازہر (مصر) کے "**شعبہ اللغتہ العربیہ و ادابہا**" سے محمد ثناء اللہ "امام احمد رضا کی عربی شاعری" کے عنوان پر ایم فل کا مقالہ عربی زبان میں تیار کررہے ہیں۔

○.... غلام جابر مصباحی (ڈائریکٹر ادارہ افکار حق' پورنیہ' انڈیا) "مگدہ یونیورسٹی" گیا' (انڈیا) سے پروفیسر علیم اللہ حالی کی زیر نگرانی درج ذیل موضوع پر ڈاکٹریٹ کا مقالہ لکھ رہے ہیں۔

"امام احمد رضا اور ان کے مکتوبات"

○.... محمد حسن امام (لکچرار وفاقی اردو کالج' کراچی) کراچی یونیورسٹی سے درج ذیل عنوان پر ایم۔ فل کا مقالہ تیار کر رہے ہیں۔

"تحریک پاکستان میں خلفاء امام احمد رضا کا کردار"

○.... کراچی یونیورسٹی کے شعبہ اردو کے استاد پروفیسر ڈاکٹر یونس حسنی کی زیر نگرانی آنسہ اسماء نظام' ایم۔ فل کا مقالہ لکھ رہی ہیں ان کا موضوع درج ذیل ہے۔

"اردو نثر کے فروغ میں مولانا احمد رضا خاں بریلوی کا حصہ"

○.... مولانا محمد اشفاق جلالی (لکچرار گورنمنٹ کالج لاہور) امام احمد رضا کی عربی تصنیف "**الزلال الانقی من بحر سبقتہ**

الاتقی" کے حوالے سے پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر (ڈین/ پرنسپل اوری اینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور) کے زیر اہتمام پنجاب یونیورسٹی لاہور سے Ph.D کر رہے ہیں۔

محمد امجد صاحب کا اسلامیہ یونیورسٹی' بہاولپور سے امام احمد کے حوالے سے Ph.D **تھیسس** کے لئے رجسٹریشن ہو گیا ہے۔

○

"ملکی اور غیر ملکی علماء' فضلا' اسکالرز و دانشوروں کی آمد"

۹۷-۱۹۹۶ء میں بے شمار علماء و فضلاء' اسکالرز و دانشور حضرات نے ادارہ کا دورہ کیا۔ ان میں سے بیشتر نے ادارہ کی لائبریری "گوشہ محققین" سے استفادہ کیا۔ نیز ادارہ کے بین الاقوامی سطح پر ہونے والے تحقیقی کام کو سراہا۔ جن میں بعض مقتدر شخصیات درج ذیل ہیں۔

☆.... پروفیسر ابرار حسین (راولپنڈی) ☆....پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین نوری (کراچی) ☆....علامہ مفتی مظفر احمد داتا گنجوی (بدایوں' انڈیا) ☆....علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی (مبارکپور' انڈیا) ☆....علامہ فیض احمد اویسی رضوی (بہاولپور) ☆....علامہ مفتی محمد خان قادری (لاہور) ☆....علامہ عبدالحکیم شرف قادری (لاہور) ☆....ڈاکٹر ایم۔ ایس۔ ناز (اسلام آباد) ☆.... مفتی قمرالدین سیالوی (شرقپور) ☆....مولانا ذاکر علی (بنگلہ دیش) ☆....حاجی محمد حنیف طیب (سابق وفاقی وزیر پاکستان) ☆....علامہ مفتی محمد حسین قادری (سکھر) ☆....علامہ سید ریاض حسین شاہ (راولپنڈی) ☆.... محمد عبدالقیوم طارق سلطان پوری (حسن ابدال) ☆....مولانا محمد یٰسین نقشبندی (واہ کینٹ) ☆....ڈاکٹر سید اظہر علی (کراچی) ☆.... خلیل احمد رانا (منڈی بہاؤالدین) ☆....شہزاد احمد (ڈیرہ غازی خان) ☆....پروفیسر انوار احمد خاں (حیدر آباد) ☆....پروفیسر فیاض احمد کاوش (میرپور خاص) ☆....عابد حسین شاہ (چکوال) ☆....شاہ الحمید ملباری (کیرالہ انڈیا) ☆....مشتاق احمد شاہ (مصر) ☆....علامہ سید حامد سعید کاظمی (ملتان) وغیرہم۔

○

امام احمد رضا کی عربی تصنیف "الزلال الاتقی من بحر سبقتہ الاتقی" کا نبیرہ اعلیٰ حضرت مفتی محمد اختر رضا الازہری قبلہ نے اردو ترجمہ فرمایا ہے۔ جسے "ادارہ سنی دنیا" بریلی نے شائع کیا ہے...... جامعہ کراچی کے ڈاکٹر محمد عمر چھاپرا' امام احمد رضا کے پیش کردہ معاشی نکات پر تحقیقی کام کر رہے ہیں...... پروفیسر سید محمد ابرار حسین (سابق استاد' علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد) امام احمد رضا کے رسالے "البدور فی اوج المجذور" کی جدید خطوط پر تدوین کر رہے ہیں...... اسی طرح ڈاکٹر سید خضر نوشاہی (مدیر شعبہ مخطوطات بیت الحکمۃ ہمدرد یونیورسٹی کراچی) امام احمد رضا کے رسالہ "الزمزمتہ القمر" کو جدید خطوط پر مرتب کر رہے ہیں۔ آپ اس پر ایک جامع مقدمہ بھی تحریر فرما رہے ہیں۔ ادارہ عنقریب اسے شائع کرے گا...... مفتی محمد مکرم احمد (شاہی امام و خطیب مسجد فتحپوری) نے "ایم احمد پبلی کیشنز" کے نام سے دہلی میں ایک اشاعتی ادارہ قائم کیا ہے جس نے امام احمد رضا کے ترجمہ قرآن "کنزالایمان" بمعہ حاشیہ "خزائن العرفان" کی اشاعت سے اپنی مطبوعات کا آغاز کیا ہے۔

○

"جامعہ کراچی کے نصاب میں فاضل بریلوی کی خدمات کی شمولیت"

الحمد للہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی شبانہ روز

کوششوں کے نتیجے میں کراچی یونیورسٹی کے نصاب برائے ایم۔ اے علوم اسلامیہ' سال اول (پرچہ اول) میں "قرآن و تفسیر القرآن" میں فاضل بریلوی کا ترجمہ القرآن "کنزالایمان" اور مولانا نعیم الدین مراد آبادی کا تفسیری حاشیہ "خزائن العرفان" شامل کرلیا گیا ہے...... ایم۔ اے علوم اسلامیہ' سال آخر (پرچہ پنجم' الف) میں عالم اسلام کے مشہور صوفیاء میں امام احمد رضا کا نام بھی شامل ہو گیا ہے۔ جبکہ گذشتہ برس کراچی یونیورسٹی کے پرچہ بی۔ اے فائنل (مطالعہ پاکستان) میں امام احمد رضا سے متعلق درج ذیل سوال آچکا ہے۔

سوال : غیر منقسم ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی خدمات کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟ بیان کیجئے۔

○

☆...... رضا اکیڈمی ممبئی نے حسب سابق امسال بھی امام احمد رضا کے نعتیہ اشعار کی عکاسی کے مناظر سے مزین کیلنڈر شائع کیا ہے...... علامہ فیض احمد اویسی رضوی کی "شرح حدائق بخشش" کی دسویں جلد بھی شائع ہو گئی...... رضا فاؤنڈیشن لاہور کے زیر اہتمام فتاویٰ رضویہ (جدید مع تخریج و ترجمہ) کی دس جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ جبکہ اسے ہندوستان میں رضا اکیڈمی ممبئی نے بھی شائع کر دیا ہے...... ممبئی کی "تحریک فکر رضا" جناب محمد زبیر قادری کی نگرانی میں سہ ماہی مجلّہ "افکار رضا" کے علاوہ دیگر مفید لٹریچر شائع کر رہی ہے...... رضا اکیڈمی ممبئی نے کنزالایمان بمعہ خزائن العرفان (اردو/انگریزی) اور بخاری شریف (متن) کثیر تعداد میں چھاپ کر تقسیم کیا ہے...... امام احمد رضا کے ترجمہ قرآن "کنزالایمان" اور مولانا نعیم الدین مردا آبادی کے حاشیہ "خزائن العرفان" کا الحاج علامہ عبدالمنان نے بنگلہ زبان میں ترجمہ مکمل کرلیا ہے جسے گلشن حبیب اسلامیہ کمپلکس' چاٹگام (بنگلہ دیش) نے شائع کیا ہے اس کا ایک نسخہ ادارہ کی لائبریری میں بھی موجود ہے...... علامہ ڈاکٹر حافظ عبدالباری صدیقی' فتاویٰ رضویہ کے استفتاء کو ماہوار تاریخ کی مناسبت سے ترتیب دے رہے ہیں...... ڈاکٹر مجیداللہ قادری کا مقالہ "امام احمد رضا اور علماء بلوچستان" امسال کے معارف رضا کی زینت ہے...... اٹک کے سید صابر حسین شاہ بخاری کے امام احمد رضا پر چار مقالات رضا اکیڈمی لاہور نے شائع کئے ہیں...... ڈاکٹر اقبال احمد اخترالقادری کا مشہور زمانہ رسالہ "بول کہ لب آزاد ہیں تیرے" کا حال ہی میں حیدر آباد کے گلزار علی بھٹی نے سندھی ترجمہ کیا ہے جسے ادارہ نے نہایت دیدہ زیب سرورق کے ساتھ شائع کردیا ہے...... رضا اکیڈمی انگلینڈ سے حاجی محمد الیاس کشمیری کی ادارت میں ماہنامہ "ISLAMIC TIMES" برابر شائع ہو رہا ہے۔ نیز فاضل بریلوی کی کتب کے انگریزی تراجم بھی شائع ہو رہے ہیں...... رضا فاؤنڈیشن لاہور فتاویٰ رضویہ کے علاوہ "صحیح البہاری" اور "الدولتہ المکیہ" کی جدید تدوین و تخریج کر رہی ہے...... مفتی محمد خان قادری (لاہور) نے فاضل بریلوی کے رسالہ "الزبدۃ الزکیۃ" کا عربی ترجمہ کیا ہے...... مولانا جلال الدین قادری (کھاریاں) کی عنایت سے امام احمد رضا کے ۹ مکتوبات کا عکس موصول ہوا ہے جوکہ مولانا احمد بخش چشتی نظامی تونسہ شریف کے نام ہیں...... ڈیرہ غازی خان کے ڈاکٹر محمد ملک نے ایک اچھوتے عنوان پر مقالہ تحریر فرمایا ہے۔ جو کہ امسال کے معارف رضا میں مندرجہ عنوان کے تحت شامل ہے۔

"امام احمد رضا کا مقیاس ذہانت"

تصنیفات و تالیفاتِ رضا

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری۔ کراچی

امام احمد رضا کی تصنیفات و تالیفات کے جائزہ سے ثابت ہوتا ہے کہ امام احمد رضا تقریباً" ایک ہزار یا اس سے زائد کے مصنف ہیں...... فاضل بریلوی کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ تصانیف دنیا کے مختلف مقامات میں محفوظ ہیں'

قلمی کتابوں کا ذخیرہ ہندوستان میں خانوادۂ امام احمد رضا میں محفوظ ہے...... ماہنامہ اعلیٰ حضرت' بریلی نے اپنے شمارہ اکتوبر ۱۹۶۲ء میں "۲۵۰" قلمی کتابوں کی تفصیلات شائع کی تھیں۔ جبکہ پاکستان میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کی لائبریری "گوشہ محققین" میں تقریباً" "۱۵۰" قلمی مسودات کے **عکوس** موجود ہیں جن میں "ترجمہ القرآن کنزالایمان" اور "حاشیہ بخاری شریف" سرفہرست ہیں۔ ان میں اکثر حواشی اور شروح ہیں...... "گوشہ محققین" میں تقریباً" "۳۵۰" مطبوعہ کتب موجود ہیں......

پاکستان کی قومی اسمبلی لائبریری میں امام احمد رضا کی "۱۲۵" کتب شامل ہیں...... اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان کی مرکزی لائبریری واقع اسلام آباد میں تقریباً" "۱۷۵" کتب و رسائل ہیں...... ایشیاء کی سب سے بڑی جدید لائبریری "**مدینتہ الحکمتہ**" میں "**گوشہ اعلیٰ حضرت**" کے نام سے باقاعدہ ایک الگ سیکشن قائم ہے جہاں تقریباً" "۱۶۵" کتب و رسائل اور قلمی مخطوطات کے **عکوس** محفوظ ہیں...... لاہور کے یٰسین رضا قادری کی ذاتی لائبریری میں "۲۲۵" کتب و رسائل ہیں......

علامہ کوکب نورانی اوکاڑی (کراچی) کی ذاتی لائبریری میں تقریباً" "۱۰۰" کتب و رسائل ہیں...... ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے پاس تقریباً" "۳۰۰" کتب و رسائل اور قلمی مخطوطات و مکتوبات کے **عکوس** ہونگے......

کانپور کے محمد جمیل اختر رضوی نے فقیر کو اپنی لائبریری کی ایک مرتبہ فہرست کا عکس بھیجا ہے جس میں "۲۲۳" کتب و رسائل درج ہیں' موصوف نے "تحریک تلاش کتب رضویہ" کے نام سے باقاعدہ مہم شروع کی ہے...... جامعہ الازہر (مصر) کے ریسرچ اسکالر مشتاق احمد شاہ نے اپنی ایک فہرست کا عکس بھیجا ہے جس میں "۱۳۸" کتب کا ذکر ہے...... سندھ ہائیکورٹ بار لائبریری' کراچی میں بھی تقریباً" "۱۰۰" سے متجاوز کتب ہیں...... اسلامک ایجوکیشن ٹرسٹ کراچی کی "شاہ احمد رضا لائبریری" میں بھی تقریباً" "۱۷۵" کتب ہیں......

ان تمام مقامات کی کتب آپس میں قدرے مشترک ہیں' فقیر کے خیال میں ان تمام لائبریریز کی مخزونہ کتب "گوشہ محققین" میں موجود ہیں' دینی مدارس اور ہندستان کی لائبریریوں تک فقیر کی رسائی نہ ہوسکی البتہ صرف اتنا علم ہوسکا کہ فاضل بریلوی کی تصانیف مطبوعہ کی پوری تعداد خانقاہ برکاتیہ' مارہرہ شریف میں محفوظ ہے۔

Our Best Congratulation
on
Imam Ahmed Raza Conference
from
M/s. Haji Razak Haji Habib Janoo
13th Floor, Chapal Plaza, Hasrat Mohani Road
P.O. Box No.4202, Karachi-2 (PAKISTAN)

With Best
Compliments
from
LAKHANY SILK MILLS
(PVT) LIMITED
Manufacturer and exporters
of 100% Polynla fabrics / printed /
dyed jacquard and poly +
viscoss shirting fabrics
1-A, Sindh Cloth Market, M.A. Jinnah Road,
Karachi (Pakistan)
Ph: 2436966. 2438356 / 2438425
Fax: 2418639
Tlx: 25203 KARIM PK
Fac: 330207-330429

Islamic
Printer - Publisher - Bookseller
Al-Mukhtar Publications
25-Japan Mansion, Raza Chowk (Regal) Saddar,
Karachi-74400. P.O. Box 489
Telegrams: "ALMUKHTAR"
Phone: 7771219-7725150
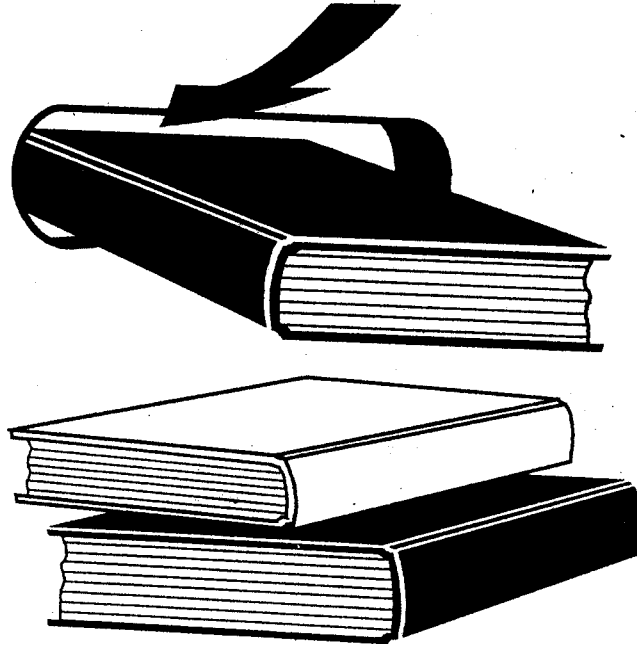
A
LEADING
MANUFACTURER
&
EXPORTER
OF
TEXTILES
&
MADE-UPS
GOWNS • APRONS • TABLE CLOTHS • HANDKERCHIEFS • DUSTER
FITTED SHEETS • FRILLED SHEETS • BOLST

And do not corrupt the land after it has been
reformed; and pray to Him in awe and expectation.
The blessing of Allah is at hand for those who do good.
Al-A'raf 56

Habib Bank Limited

Title Cover Processed by **LASERDOT** *Printed by Hamdard Press Tel. 2638090-2*